صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر پشاور میں بروزبدھ مورخہ 3 ستمبر 2008 بمطابق 2 رمضان 1429ہجری صبح گیارہ بجکر پانچ منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔
اَلرَّحمٰنُO عَلَّمَ الْقُرْءَانَO خلقَ الانسان عَلَّمَہُ الْبَیَانَO الشَّمسُ وَالْقَمَرُ بِحُسبَانٍO وَالنَّجمُ وَالشَّجَرُ یَسجُدَانِO وَالسَّمَآءَ رَفَعَھَا وَوَضَعَ الْمِیزَانَO أَلَّا تَطْغَوْاْ فِی الْمِیزَانِO وَأَقِیمُواْ الْوَزْنَ بِالْقِسطِ وَلَا تُخسِرُواْ الْمِیزَانَ۔ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیم۔

(ترجمہ): (خداجو) نہایت مہربان۔ اسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی۔ اسی نے انسان کو پیدا کیا۔ اسی نے اس کو بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک حساب مقرر سے چل رہے ہیں۔ اور بوٹیاں اور درخت سجدہ کر رہے ہیں۔ اور اسی نے آسمان کو بلند کیا اور ترازو قائم کی۔ و آخِرُ الدَّعوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر صاحب۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: After 'Questions' Hour'. Question No. 80, Dr. Zakir Ullah Khan, MPA, please.

* 80 _ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر زراعت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ زراعت نیشنل پروگرام کھالوں، واٹر چینلز، واٹر پانڈز تعمیر کروانے کا کام کرتا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ یہ کام اصلاح آبپاشان (زمینداروں) کی ایک کمیٹی کے ذریعے انجام دیا جاتا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) مذکورہ کمیٹی اور محکمہ کے طریقہ کار کی معلومات فراہم کی جائیں؛

(2) ضلع دیر پائیں میں حلقہ وائز کاموں کی تفصیل، کمیٹیوں کے چیئرمین و صدر، سیکرٹری اور ہر تعمیر شدہ واٹر چینل (واٹر کورس) پر خرچ شدہ رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؟

ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت): (الف) ہاں یہ درست ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے۔

(ج) کمیٹی ہر کھال کی اصلاح سے پہلے 1981 آرڈیننس کے تحت Water users کی تنظیم (کمیٹی) تشکیل کر کے رجسٹر کی جاتی ہے۔ ہر تنظیم اصلاح آبپاشان، چیئرمین، سیکرٹری، خزانچی اور دیگر ممبران پر مشتمل ہوتی ہے۔ طریقہ کار: (1) زمیندار کا کھال کی اصلاح کیلئے ضلع دفتر 'آن فارم واٹر مینجمنٹ' کو درخواست دینا۔

(2) محکمہ کی طرف سے واٹر کورس کی Feasibility تیار کرنا۔

(3) محکمہ کی طرف سے Water users کی تنظیم 1981 آرڈیننس کے تحت تشکیل و رجسٹر کرنا۔

(4) محکمہ کی طرف سے واٹر کورس کا سروے و ڈیزائن اور زمیندار کے مشورے سے تخمینہ لاگت تیار کرنا۔

(5) تنظیم کی طرف سے چیئرمین اور خزانچی کے نام بنک میں مشترکہ اکاؤنٹ کھولنا۔

(6) تنظیم کی طرف سے مستری اور مزدور کیلئے درکار رقم مشترکہ اکاؤنٹ میں جمع کرنا۔

(7) محکمہ کی طرف سے تخمینہ لاگت کی منظوری اور تنظیم کو ورک آرڈر کا اجراء کرنا۔

(8) تنظیم کی طرف سے منظور شدہ ریٹ کے مطابق واٹر کورس پر درکار سامان کی خریداری کرنا۔
(9) محکمہ کی جانب سے مناسب اقساط میں فنڈز کی فراہمی بذریعہ کراس چیک بنام چیئر مین، خزانچی۔
(10) محکمہ کی ٹیکنیکل سٹاف کی طرف سے واٹر کورس کی تعمیر کے کام کی نگرانی کرنا۔
(11) وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ کے پی ایم یو اور کنسلٹنٹ نیسپاک کی طرف سے گاہے بگاہے کام کا معائنہ کرنا۔
(12) واٹر کورس کی تکمیل پر کنسلٹنٹ کی طرف سے کام کی مقدار اور معیار کی مکمل تصدیق کرنا۔
(13) محکمہ کی طرف سے آخری قسط جاری کرنا۔
(نوٹ: تفصیل اسمبلی لائیبریری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔)

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: جناب سپیکر، په دے کوئسچن کښے ما حلقه وائز د دے کارونو تفصیل غوښتے دے خو که په دے بل پیج باندے تاسو اوګورئ نو دا حلقه وائز نه دے بلکه دا ټول، دیر یو دے، د تیمرګرے دا بل دے او د ثمر باغ دے نو حلقه وائز ئے خو یو دا تفصیل نه دے راکړے او دویمه خبره دا ده چه د دے دا کوم طریقه کار چه دوئ ښودلے دے د ایک نه تر دس پورے، د دس نه تیره پورے دا کوم ئے ښودلے دے چه د واټر کورس فیزیبلټی تیارول، بیا په هغے کښے مختلف کمیټئ جوړول او بیا هغه کمیټئ په بینک کښے اکاؤنټ کهلاؤ کړی او هغه کمیټی بیا د هغے د پاره میټریل پرچیز کوی او دوئ هغوی ته بیا Payment کوی، د دے طریقه کار سره زهٔ بالکل متفق نه یمه جی۔ دا څه چه دوئ لیکلی دی نو په دے باندے عملدرآمد نه کوی بلکه دا هر څه ټول دوئ پخپله باندے کوی، سپلائی هم دوئ کوی او دغه هم کوی۔ دغه خبره ټهیک ده چه د زمیندار نه هغه په ایډوانس کښے اخلی هغه کوم چه لیبر دے یا چه کوم د مستری پیسے دی، هغه ترینه اخلی خو دا کوم چه دوئ اووئیل چه په بینک کښے اکاؤنټ کهلاوئ او مونږه هغوی ته Payment کوؤ نو دا خبره ئے خطا ده جی، دا نه کوی جی۔ دا دوئ پخپله باندے میټریل سپلائی کوی۔ که د هغے د پاره سیمنټ وی نو هم ئے دوئ اخلی، که پائپونه وی نو هم ئے دوئ اخلی او دا یو فرضی غوندے یو شیز دے چه هغه ئے جوړ کړے دے او دویم دا ډیر د انتهائی اهمیت حامل خبره ده جی۔ دا د کروړونو روپو پیسے دی او دا ضائع کیږی او د دے ضائع کیدو په وجه باندے زهٔ دا ریکوسټ کومه چه د مزید تحقیق د پاره ئے کمیټئ ته اولیږئ۔

Mr. Speaker: Minister for Agriculture, please.

وزیر زراعت: جناب سپیکر صاحب، جیسا کہ ذاکراللہ صاحب فرما رہے ہیں، انہوں نے پورے ضلع کی تفصیلات مانگی ہیں اور ہم نے وہاں درج کر دی ہیں۔ شکر ہے کہ پورے این ڈبلیو ایف پی کی تفصیلات اگر یہ مانگیں تو وہ بھی ہم دیں گے لیکن ڈاکٹر صاحب سے میری یہ گزارش ہے کہ جو کام ہو چکے وہ تو ہو چکے ہیں، اگر ان سے آپ Satisfied نہیں ہیں یا آپ کی تسلی نہیں ہوئی ہے تو میں بالکل انکوائری کرنے کیلئے تیار ہوں، آپ مجھے بتائیں۔ لیکن ریکویسٹ ان سے یہ ہو گی کہ یہ جو کام ہو چکے ہیں پچھلے سالوں میں، ان کو چھوڑ دیں، آگے ہمیں بتائیں۔ ہماری رہنمائی کریں کہ ہم آگے جا کر آپ کیلئے کیا کام کر سکتے ہیں؟ دوسرا مسٹر سپیکر سر، انہوں نے کہا ہے کہ یہ محکمہ جو ہے، یہ میٹریل خود خرید لیتا ہے۔ بعض اوقات، یہ ٹھیک فرما رہے ہیں، 100% زمیندار کبھی خریدتا ہے، کبھی نہیں خریدتا ہے، تو اس کی بھی میں انکوائری کر لونگا۔ یہاں میرے حلقے میں کام ہو رہے ہیں، آپ کے حلقے میں کام ہو رہے ہیں تو ہم یا ہماری جو سوسائیٹیاں بنی ہوئی ہیں، وہ کہہ دیتی ہیں کہ ہمیں آپ خرید کر دے دیں، لیکن جہاں سوسائیٹیاں کہتی ہیں کہ ہم خریدیں گے تو It's up to them، انکو سو فیصد اجازت ہے کہ میٹریل سوسائیٹیوں کے ذریعے خریدا جائے۔ تو ڈاکٹر صاحب کا میں مشکور ہوں، جہاں کہیں ڈاکٹر صاحب، اگر آئندہ کیلئے آپ کے پروگرام ہوں، یہاں پر ہمیں کہنا چاہیں کہ واٹر چینلز Develop کئے جائیں، تیمر گرہ، لوئر دیر، اپر دیر، تو ہم Ready ہیں لیکن یہ گزشتہ جو تفصیلات مانگ رہے ہیں، تو ٹھیک ہے، وہ بھی جو خامی ہو گی، ہم پوری کریں گے لیکن آگے کی سکیمیں آپ بتائیں کہ ہم آگے جا کر ترقی کریں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب ـــــ۔

جناب سپیکر: جی، سپلمنٹری کوئسچن عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: کیا وزیر صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ جو جواب دیا گیا ہے، یہ سارے صوبے میں اور ساری کمیٹیوں میں یہ پروسیجر Adopt کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی منسٹر ایگریکلچر پلیز۔

وزیر زراعت: جناب سپیکر، جیسا کہ عبدالاکبر خان نے کہا، یہی طریقہ کار ہے صوبہ کی سطح پر۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا جناب سپیکر صاحب، کمیٹیاں بنائی جاتی ہیں ویلج لیول پر، جہاں زمیندار چاہیں کہ ہم خود میٹریل خریدنا چاہتے ہیں، ان کو اجازت ہے۔ جہاں بعض اوقات مجبوری ہوتی ہے، جیسے کہ باہر سے لانا پڑتا ہے میٹریل، تو کمیٹیاں، ویلیج کمیٹیز جو ہیں، وہ نہیں خرید سکتیں، مجبوری ہوتی ہے تو ڈیپارٹمنٹ خریدتا ہے

لیکن آپ کو یہ اجازت ہے کہ جہاں کہیں، جہاں پر ہو، جہاں کوئی معلوم ہو، آپ کوئسچن کریں، ہم اس کی انکوائری کرنے کیلئے بالکل تیار ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، آپ Practically جا کر دیکھیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، آپ خود Practically جا کر دیکھیں اور ان سے معلوم کریں کہ کیا ہو رہا ہے؟۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان کا مائیک ذرا آن کریں۔

جناب عبدالاکبر خان: میں یہ سمجھتا ہوں کہ ارباب صاحب، چونکہ یہ ان کی منسٹری کے وقت کی بات نہیں، جو کوئسچن پوچھا گیا ہے، یہ گزشتہ جو کام ہوئے، ان کے متعلق پوچھا گیا ہے۔ میں تو اس کا ذاتی گواہ ہوں کہ اس طرح کوئی چیز نہیں ہوئی تو آنریبل ممبر نے جو کوئسچن put کیا ہے، میرے خیال میں جی یہ بہت Important ہے، Billions of rupees اس فنڈ میں آتے ہیں ہر سال اور Billions of rupees خرچ اس صوبے میں ہوتے ہیں۔ ایسا کوئی پروسیجر Adopt نہیں کیا گیا جو Answer میں دیا گیا ہے تو اگر منسٹر صاحب Agree کرتے ہیں تو ہم ایک دو Examples ان کو دے دیں گے، تو پھر وہ کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ان کے خلاف؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر ایگریکلچر، پلیز۔

وزیر زراعت: بالکل جناب سپیکر، میں نے تو یہ پہلے کہہ دیا ہے کہ اگر ڈاکٹر صاحب یہ کہتے ہیں کہ جہاں پر غلطی ہوئی ہے، ان کی نشاندہی کریں، ابھی عبدالاکبر خان نے کہہ دیا ہے کہ اگر ہم نشاندہی کریں، آپ نشاندہی کریں، ہم انکوائری کریں گے۔ جس نے غلطی کی ہے، یہ وعدہ ہے کہ اس کو سزا دی جائے گی۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ ډاکټر صاحب، ستاسو تسلي او نه شوه؟

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: زهٔ وايمه جي چه دا کوم طريقه کار چه دوئ بيان کړے دے، دا د سره Adopt کيږي نه جي۔ زهٔ به بينک اکاؤنټ کهلاومه، د دوئ د دے طريقه کار مطابق زهٔ چيئرمين جوړيږمه، د چيئرمين او د سيکرټري په نوم باندے اکاؤنټ وي او اوپن چيکونه د غريبو عاجزو نه اغستلے کيږي او ډيپارټمنټ به ئے کيش کوي، ولے جي؟ لکه دا ډير زيات د اهميت خبره ده، خلق بالکل جي۔۔۔۔۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، سکندر خان شیر پاؤ۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر، عبدالاکبر او ډاکټر صاحب چه کوم پوائنټ راوچت کړے دے، زۂ هم دا سپورټ کومه ځکه چه هلته چارسده کښے هم دا پروسیجر Adopt شوے نه دے۔ ارباب صاحب خو چونکه اوس دا منسټری اغستے ده، په تیر وخت کښے دا کارونه شوی دی او په هغے کښے پروسیجر هیڅ قسمه نه دے Follow شوے نو زما خو به دا درخواست وی چه د دے که دوئ کمیټی جوړه کړی او پوره Investigations اوکړی نو دغه به زیات ښه وی او که کمیټئ ته دا حواله شی نو لا ښه ده چه پوره تحقیقات اوشی چه دا فنډ چه کوم Purpose د پاره راغلے دے چه صحیح طریقے سره استعمال شی او په هغے باندے اولګی، جناب سپیکر صاحب۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، زمین خان۔

جناب محمد زمین خان: سر، ډیره مننه او شکریه چه تاسو په دے اهم سبجیکټ باندے ما ته د خبرو موقع راکړه ځکه چه ایګریکلچر خو د یو ملک ډیر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کوئسچن ته راځه، څه کوئسچن کول غواړے ؟

جناب محمد زمین خان: راځمه جی، هم دغه له راځمه سر۔ څنګه چه دے نورو، عبدالاکبر خان، ډاکټر صاحب او سکندر خان دا خبره اوکړله نو دا د انتهائی اهمیت حامل خبره ځکه ده او دا Irregularities ځکه شوی دی چه زما په خیال دا خو صرف زمونږه د دیر پائین متعلق دا ډیټیل Provide شوے دے خو دا دومره Mis-appropriation شوے دے جی، دا فنډ جی او دومره Irregularities شوی دی چه دا ټول دغه چه ښکاری جی، دا یو پیج دے، دا بل پیج دے، دا بل پیج دے، په دے دریو پیجو کښے صرف په دے یو ځائے کښے که تاسو اوګورئ نو زما په دے ټوله حلقه کښے صرف دا یو سکیم په دیکښے شوے دے، دا نور ټول په دے نورو حلقو کښے شوی دی، نو هیڅ څه پروسیجر ئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دے معزز وزیر زراعت صاحب خو تسلی تاسو له درکړله، ستاسو تسلی په هغے باندے او نه شوله؟ هغوی خو Assurance درکوی، ډاکټر صاحب ته او تاسو ته۔۔۔۔

جناب محمد زمین خان: زما دا خیال دے ، سر۔۔۔۔

جناب سپیکر: چه مونږ ته Pinpoint کړئ۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب، زهٔ د دے اسمبلئ ایگریکلچر کمیټئ ته۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی،ڈاکٹر صاحب۔ڈاکٹر ذاکر اللہ خان کا مائیک آن کریں۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: زهٔ جی درخواست کومه چه دا به زهٔ ایگریکلچر کمیټئ ته خلق راولمه، زهٔ پنځوس کسان چئیرمینان څنګه راولمه جی؟ دا به زهٔ کمیټئ ته مخامخ کړم که په هغے کښے دا ثابت نه شو، ما ثابته نه کړه نو زهٔ جرمانه جی چه هغوی ته نه Payment شوے دے او چیکونه ترینه دغه شان اغستے شوی دی او یو غلط طریقه کار Adopt شوے دے جی، نو چه څوک غلطی اوکړی نو هغه به معاف کوؤ که نه د هغه نه تپوس کوؤ جی چه آئنده د پاره دا بیا نه کیږی؟

جناب سپیکر: ارباب صاحب۔

وزیر زراعت: جناب سپیکر صاحب، ما خو د ډاکټر صاحب په خدمت کښے دا عرض اوکړو او ډائریکټر جنرل ایگریکلچر واټر مینجمنټ ناست دے ، په دے باندے هفته هم نه لګی، لس ورځے هم نه لګی، دوئ د مونږ ته اووائی چه کوم ځائے کښے Irregularities شوی دی۔ په یو هفته کښے د ننه د ننه که څوک ذمه وار افسر وی، مونږ به د هغه خلاف پوره کارروائی کوؤ نو زما خو دا خواست دے چه دا کمیټئ ته حواله کړئ۔ زهٔ درته وایمه چه دغه دے ناست دے ، ډاکټر صاحب، تهٔ پاڅه او هغوی سره کښینه چه کوم ځائے کښے ته وایے چه دلته کښے غلطی شوے ده ، هلته به مونږه ازاله هم کوؤ او چه چا غلطی کړی وی نو هغوی ته سزا به هم ورکوؤ۔ د دے نه زیات زهٔ څه اووایم؟ اوس ته انښتے ئے هغے پسے چه سټینډنګ کمیټئ ته ئے اولیږئ، زما هیڅ اعتراض نشته ډاکټر صاحب، خو هغه دومره لوئے پروسیجر دے ، مونږه خو دا وایو چه دا یو منټ کښے درته، په

دوه ورځو کښې د اسمبلۍ اجلاس نه مخکښې مخکښې چه تا ته به مونږه جواب درکړو۔ که ستا تسلی وی نو ټهیک ده۔ که کوم کوم ځائے د ایګریکلچر ډیپارټمنټ انجینئرنګ نه کوتاهی شوے ده، هغه په ګوته کړه، زهٔ درسره آن دی فلور آف دی هاؤس Commitment کومه چه دا څه چه تهٔ وایے نو په هغے باندے عملدرآمد کیږی۔

<u>جناب سپیکر:</u> زما خیال دے ډاکټر صاحب کافی مطمئن شو۔

<u>ڈاکٹر ذاکراللہ خان:</u> زهٔ ریکوسټ کومه جی چه دا سات او آټه نمبر، د دوئ خپل جواب دے، دا تاسو اوګورئ چه په آټه کښې وائی چه "*تنظیم کی طرف سے منظور شدہ ریٹ کے مطابق واٹر کورس پر درکار سامان کی خریداری کرنا*" دا به تنظیم کوی جی۔ "*محکمہ کی جانب سے مناسب اقساط میں فنڈز کی فراہمی بذریعہ کراس چیک بنام چیئر مین و خزانچی*"، زهٔ دا وایمه چه په دیر کښې هډو نه خزانچی ته او نه چیئرمین ته چیک ورکړے شوے دے۔ زهٔ صفا ستهره په دے اسمبلۍ کښې دا خبره کوم جی، د دے به څه تحقیقات کوئ جی؟ دا کمیټۍ ته حواله کړئ چه زهٔ ورله خلق راولمه چه دوئ کړی دی که نه دی کړی داسے؟

<u>جناب سپیکر:</u> جی، ارباب صاحب!

<u>وزیر زراعت:</u> ما خو جی جواب ورکړو، اوس تاسو پورے ده چه کمیټۍ ته حواله شی نو زهٔ خو پرے خوشحاله یمه خو دوئ۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> د هاؤس نه به تپوس اوکړو جی۔ Is it the desire of the House that Question No. 80 asked by the Honourable Member may be referred to the concerned Committee. Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee.

<u>محترمہ شازیہ اورنگزیب:</u> سر، ایک ضروری۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> 'کوسچن آور' کے بعد۔ کوسچن نمبر 81، ڈاکٹر ذاکراللہ خان۔

* 81 _ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ زراعت کے مختلف اضلاع میں زمینداروں و کاشتکاروں کو سہولت اور زراعت کے جدید طریقوں سے روشناس کرانے کیلئے دفتر اور افسران موجود ہیں:

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ محکمہ مختلف بیماریوں سے فصل کو بچانے اور اعلیٰ قسم کا بیج فراہم کروانے کا کام بھی انجام دیتا ہے:

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو جنوری 2005 سے جون 2008 تک مذکورہ محکمے نے چکدرہ سرکل کے زمینداروں کو کیا کیا سہولیات فراہم کیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر زراعت: (الف) جی ہاں، محکمہ زراعت شعبہ توسیع کی مختلف جگہوں پر دفاتر اور افسران موجود ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

(1) ای ڈی او زراعت، تیمرگرہ ہیڈ کوارٹر؛

(2) ڈی ای او زراعت، تیمرگرہ ہیڈ کوارٹر؛

(3) اے پی پی او؛

(4) زرعی افسران چکدرہ، واڑی، تیمرگرہ؛ اور

(5) فیلڈ اسسٹنٹ چکدرہ سرکل، دیگر سرکلز۔

(ب) جی ہاں، فصلات کو بیماریوں سے بچانے کیلئے مفت زرعی مشورے و ہدایات زمینداروں کو بہم فراہم کی جاتی ہیں اور ساتھ ہی اعلیٰ قسم کا بیج سرکاری نرخ پر زمینداروں کو دیا جاتا ہے۔ جہاں تک بیج کی تقسیم کا تعلق ہے، سال 2006 میں ضلعی حکومت کے تعاون سے 118 من جبکہ سال 2007 میں 57 من گندم کا بیج بذریعہ ناظمین چکدرہ سرکل میں تقسیم کیا گیا جس سے پیداوار میں اضافہ ہوا۔ ساتھ ہی زمینداروں کو اپنا بیج پیدا کرنے کیلئے تربیت بھی فراہم کی گئی۔ فصلات کو بیماریوں سے بچانے کے اور زرعی زہروں کے سپرے کیلئے 77 عدد پلاسٹک باڈی کے سپرے پمپ بھی ضلعی حکومت کے تعاون اور مشاورت سے تقسیم کئے گئے ہیں۔

(ج) جنوری 2005 سے جون 2008 تک مذکورہ محکمہ نے چکدرہ سرکل کے زمینداروں کو جو سہولیات فراہم کیں ہیں، ان کی تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: پہ دے باندے مے څه سوال نشته دے جی۔ 84 ته مخکښے لاړ شئ، دے 84ته مخکښے لاړ شئ جی۔

جناب سپیکر: ایجنڈے میں تو81 ہے، ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: بس جی پہ دے باندے مے-----

جناب سپیکر: 84دوسرا کوئسچن ہے۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: پہ دے باندے مے نشته دے، دا پاتے شو جی۔

Mr. Speaker: 81, satisfied. Question No. 84. Dr. Zakir Ullah Khan, please.

* 84 _ ڈاکٹر ذاکراللہ خان: کیاوزیر زراعت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ محکمہ زراعت آبپاشی کے نظام کو بہتر بنانےاور پانی کو ضائع ہونے سے بچانے کیلئے واٹر کورسز کو پختہ کروانے کا کام انجام دیتاہے اور ساتھ ہی مذکورہ محکمہ پہاڑی علاقوں میں پائپ واٹر کورسز تعمیر کرواتاہے:

(ب) اگر(الف) کاجواب اثبات میں ہوتو:

(1) ضلع دیرپائین میں 2004 سے تاحال کتنے واٹر کورسز پائپ مکمل کئے جاچکے ہیں اور مذکورہ تمام واٹر کورسز پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہے، ہر ایک پر اٹھنے والے اخراجات کی تفصیل، جگہوں کا تعین، کمیٹی کے صدر، سیکرٹری کے نام بھی فراہم کئے جائیں؛

(2) حکومت پہاڑی علاقوں میں آبپاشی کے نظام کو مزید بہتر بنانے کیلئے واٹر پانڈز تعمیر کروانے کیلئے کیا اقدامات کررہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر زراعت: (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ ''آن فارم واٹر مینجمنٹ'' آبپاشی کے نظام کو بہتر بنانےاور پانی کو ضائع ہونے سے بچانے کیلئے کھالوں کو پختہ کروانے کا کام سرانجام دیتاہے اور ساتھ ہی پہاڑی علاقوں میں پائپ واٹر کورسز تعمیر کرواتاہے۔

(ب) (1) محکمہ ہذانے ضلع دیرپائین میں 2004ء سے جون 2008ء تک انسٹھ سکیمیں مکمل کی ہیں اوراس پر خرچ شدہ رقم ایک کروڑ، چونسٹھ لاکھ، چوالیس ہزار نوسو چھپن روپے ہے۔ علاوہ ازیں ہر سکیم پر معزز رکن اسمبلی کے تمام مطلوبہ سوالات کے جوابات کی تفصیل اسمبلی لائبریری میں موجود ہے۔

(2) فی الحال کوئی ایسا منصوبہ نہیں ہے جس سے آبپاشی کیلئے پہاڑی علاقوں میں واٹر پانڈز کی تعمیر ممکن ہو البتہ محکمہ کی یہ کوشش ہے کہ اس مقصد کیلئے صوبائی حکومت سے مطلوبہ فنڈز حاصل کرے۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: جناب سپیکر صاحب، دا کوئسچن چه دے ، په دیکښے هم لکه ما د پائپ واټر کورس خبرے کړے دی، د هغے تپوس مے ترینه کړے دے۔ په هغے کښے ایک کروړ ، چونسټھ لاکھ ، چوالیس هزار نو سو چھپن روپۍ صرف په پائپ واټر کورسز باندے لګیدلی دی چه پائپونه پکښے لګیدلی شوی دی۔ دا کوئسچن هم د دغے کوئسچن سره بالکل Related دے ، څه پائپ واټر کورسز او څه پکښے بیا Segments جی، نو زما خیال دے چه هغے سره Same to same question دے ، د هغے په شان دے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر ایگریکلچر، پلیز۔

وزیر زراعت: سپیکر صاحب، څنګه چه ذاکر الله صاحب اووئیل چه Same question دے ، که دوئ څه وینا غواړی نو ما ته د اووائی چه ضمنی کوئسچن پرے ، سپلمنټری پرے -----

جناب سپیکر: کلیئر ہے، Satisfied؟

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: جی ہاں مطمئن ہوں۔

Mr. Speaker: Satisfied.

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر! ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: کله کله لږ خپل کوئسچن هم را لیږه کنه۔ جی، زمین خان۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر، په دے کوئسچن نمبر 84 کښے زما صرف دا ضمنی سوال دے چه کیا وزیر موصوف صاحب یہ بتائیں گے کہ حلقہ پی ایف۔96 میں 2004 سے لے کر 2008 تک کل کتنے واٹر کورسز پر خرچہ کیا گیا ہے؟ بس صرف یہی پوچھنا ہے۔

جناب سپیکر: دا خو تهٔ فریش کوئسچن کوے۔

جناب زمین خان: نه جی دا په ډیټیل کښے شته سر ، صرف زما عرض دا دے سر-----

Mr. Speaker: Fresh question is not allowed.

جناب محمد زمین خان: دا جی په دے ډیټیل کښے شته دے۔

جناب سپیکر: ضمنی کوئسچن۔

جناب محمد زمین خان: دا د دیر سره Related دے-----

جناب سپیکر: Related ہو، فریش کوئسچن نہ کریں۔

جناب محمد زمین خان: دا انفارمیشن شته دے سر، په دے تفصیل کښے۔

Mr. Speaker: Question No. 109. Dr.Zakir Ullah Khan, please.

*109 _ ڈاکٹر ذاکراللہ خان: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ زراعت ملک کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی جیسی حیثیت رکھتی ہے اور حکومت اس کی اہمیت کے پیش نظر زراعت پر زیادہ سے زیادہ رقم خرچ کرتی ہے:

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ سرحد میں مناسب نہری نظام نہ ہونے کی وجہ سے زیادہ تر آبپاشی کا انحصار ٹیوب ویلز پر ہے:

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ٹیوب ویلز کیلئے بجلی کے بلوں پر 25 فیصد سبسڈی کا مرکزی حکومت نے اعلان کیا تھا اور صوبہ سرحد نے تیس لاکھ روپیہ (اپنا نصف حصہ) مختص کر کے بعد میں چار کروڑ روپیہ تک انرجی مانیٹرنگ سیل کی درخواست پر بڑھایا ہے:

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ زراعت کو دو کروڑ روپیہ کے فنڈز بھی ریلیز کئے گئے ہیں:

(ہ) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو صوبہ سرحد کے جن اضلاع کے زمینداروں کو مذکورہ رقم دی گئی، ان کی تفصیل فراہم کریں؟

وزیر زراعت: (الف) جی ہاں۔

(ب) جہاں پر نہریں نہیں ہیں، وہاں پر آبپاشی کیلئے انحصار ٹیوب ویلوں، کنوؤں اور بارش کے پانی پر ہے۔

(ج) جی ہاں۔

(د) محکمہ زراعت شعبہ زرعی انجینیئرنگ کو پورے 4 کروڑ روپے ریلیز کئے گئے جن میں سے 23.42 ملین پیسکو کو سبسڈی کی مد میں ادا کئے گئے جبکہ اشتہارات، عملہ کے اعزازیہ اور رجسٹریشن فارم کی چھپائی پر 0.592 ملین خرچ کئے گئے۔ اسی طرح چار کروڑ میں سے 24.012 ملین منہا کر کے باقیماندہ 15.988 ملین روپے واپس کر لئے گئے۔

(ہ) مذکورہ رقم سے تقریباً تمام اضلاع کے 10900 تک زمینداروں نے استفادہ کیا۔ طریقہ کار کے مطابق مذکورہ رقم کو زمینداروں کو براہ راست ادا نہیں کرنا تھا بلکہ پیسکو کو ادا کرنا تھا۔ تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ ہو۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: جناب سپیکرصاحب، دا د بجلئ په بلونو باندے سبسډی ورکوی، ما تپوس د منسټر صاحب نه کړے دے چه صوبه سرحد تیس لاکھ روپئ خپله حصه ورکړے وه او مرکزی حکومت به هغے له نوره ورکوله خو روستو بیا د ملټری مانیټرنگ سیل په درخواست دا د شلورو کروړو پورے برهاؤ شوے وه او چار کروړ روپئ دوئ پخپله منی چه دوئ واپډا ته د بلونو په مد کښے هم په دغه سبسډی کښے ورکړی دی۔ زۀ تپوس دا کول غواړمه چه دوئ دلته کښے جواب راکوی نو پخپله خو منی چه چار کروړ روپئ ورکړے شوی دی۔ بیا 24.012 ملین چه داخلے شوی دی پیسکو ته او دا بقایا پاتے دی نو زۀ وایمه چه هغه دوه کروړه روپئ نورے چرته لاړے دا ولے Lapse شوی دی دا زمیندارو ته ولے نه دی ورکړے شوی؟ دویم ما ترینه د اضلاع تپوس کړے دے چه په کومو کومو ضلعو کښے ورکړے شوی دی او کوم کوم زمیندارو ته ورکړے شوی دی نو دوئ صرف۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی منسټر ایگریکلچر، پلیز جواب ورکړئ۔

وزیر زراعت: جناب سپیکر، د دے ډیټیل خو په دیکښے شته دے۔ دا خومره چه زمونږ د ایگریکلچر ډیپارټمنټ دی جناب سپیکر صاحب، دا هغه وخت کښے مونږه، اول خومره ټیوب ویلونه چه دی، هغه رجسټر شی، بیا هغه چه مونږ سره رجسټر شی او بیا خومره سبسډی چه کومه منظوره شوے ده، هغه په یو صحیح طریقه باندے مونږه ورکړو، په هغے کښے هم اعداد و شمار ډاکټر صاحب ته به پته وی خو بیا پیسکو والا دس هزار کسانو ته سبسډی ورکړله جی او بعضے، په دیکښے ډیټیل دے چه پانچ چھ لاکھ روپئ مونږه په خپل سټاف باندے په رجسټریشن او دا او هغه، نو دا ټول په دے کښے، پوره دا یو خط دے وروستو انگریزئ کښے لیکلے شوے دے، ډاکټر صاحب، تاسو دا اوگورئ جی، نو تاسو ته به پوره پته اولگی۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کتلے مے دے جی۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: سپلمنٹری کوئسچن جی۔

جناب سپیکر: جی، سپلمنٹری کوئسچن، سکندر حیات خان۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: دا پیسے خو جی دوئ پیسکو ته داخلے کړے، بیا د هغے دا Ten thousands، دا سلیکشن چه دے دا چا اوکړو؟ دا پیسکو اوکړو که دا دوئ څه دغه کړے دے ؟-----

جناب سپیکر: سلیکشن ډیپارټمنټ اوکړو که پیسکو کړے دے ؟

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: که پیسکو دغه کوی------

وزیر زراعت: جناب سپیکر صاحب، دا ډیر ښه کوئسچن دے د سکندر خان۔ مونږه دا پیسکو ته وئیلی وو چه مونږ ته اول پکار ده چه دا پته اولګی چه څومره ټیوب ویلے دی چه مونږه ئے ځان سره رجسټر کړو۔ بیا کال په کال هغوی ته هم تکلیف نه وی، مونږ سره به رجسټریشن پروت وی۔ PESCO department jumped in او هغوی اووئیل چه دا دس هزار کسانو ته به مونږه سبسډی ورکوؤ نو مونږه ډیپارټمنټ ته اووئیل چه ټهیک ده هغه خبرے خو اوشوے، مخکښے خو، دا ځل تاسو دا خپل هوم ورک مکمل کړئ چه مونږ سره یو اعداد و شمار پوره پروت وی چه ټیوب ویل خرابیږی، هغه به هم ټهیک کوؤ او سبسډی به مونږ چا چا ته ورکوؤ؟

جناب سپیکر: جی، سکندر خان۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: پیسے زمونږه صوبه ورکوی او په سلیکشن کښے زمونږه د محکمے هډو څه اختیار نشته دے او هغه پیسکو والا په خپله مرضئ سره کوی-----

جناب سپیکر: سلیکشن-----

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: زما خو دا خیال دے چه زما به وزیر صاحب ته دا تجویز وی چه دے د پاره یو طریقه کار د جوړ کړی۔ پکار دی چه دوئ ته پته لګی چه کوم زمیندار دی او چا ته دا ضرورت دے چه د هغے مطابق دغه اوشی۔

جناب سپیکر: تاسو وایئ چه ډیپارټمنټ د دا۔۔۔۔۔۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: په دیکښے خو بالکل د ډیپارټمنټ دغه پکار دے جناب سپیکر۔

جناب عبدالاکبر خان: ان کو چاہیئے کہ کریں۔

جناب سپیکر: ارباب صاحب کا مائیک آن کریں۔

وزیر زراعت: جناب سپیکر صاحب، دا بالکل ټهیک وائی سکندر خان۔ زهٔ دوئ سره Agree کیږمه خو تاسو ته پته ده چه دلته اوس د بلدیاتو محکمه ده، اوس هغه غریبانان په پیښور ښار کښے ټیوب ویلونه به لګوی، هغه پیسے ورکوی او بیا هغه بند کړی۔ اوس پیسکو، دا تاسو ته پته ده چه هلته پته اولګی چه یره دومره کروړه روپئ راغلی دی، مونږه هغه ته اووئیل چه مونږه پریږدئ چه مونږه خپل هوم ورک اوکړو، پوره تیارئ سره تاسو ته به دا لسټ درکړو د صوبه سرحد په سطح باندے چه دومره دومره ټیوب ویلونه مونږ سره شته دے خو هغوی اووئیل چه نه، دا وخت اوړی او بیا تاسو دا ټیوب ویلونه به مونږه بندؤ نو دے ځل له، څنګه چه اووئیل عبدالاکبر خان، مونږه پوره خپل هوم ورک به کوؤ او چه د چا چا ټیوب ویلونه دی، هغه خو تیر شوی دور کښے شوی دی، خو هغه پیشو ته چه غوښنه اوښایئ نو بیا پیشو چرته صبریږی؟ هغه پیسے چه هغوی اوکتلے نو دا خو بلور صاحب کوششونه کوی، دا دوئ دی چه دا ټیوب ویلونه کهلاوئ، د دوئ په ځائے که زهٔ وومه نو والله که مے ټیوب ویلونه کهلاؤ ساتلے وے۔ پیسکو چه پیسے اوګوری نو بیا نه صبریږی۔

Mr. Speaker: Jee, Question No. 110, Dr. Zakir ullah Khan Sahib.

* 110 _ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ زراعت کی اہمیت کے پیش نظر حکومت کاشتکاروں اور زمینداروں کو زمین ہموار کروانے کیلئے ٹریکٹر اور بلڈوزر فراہم کرتی ہے:

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس مقصد کیلئے ملاکنڈ ڈویژن میں مینگورہ کے مقام پر ایک زرعی انجینئرنگ دفتر قائم کیا گیا ہے:

(ج) اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) مذکورہ دفتر مین تعینات عملہ کی تفصیل فراہم کی جائے:
(2) زیر استعمال مشینری اور مالی سال 08-2007 میں ان پر اٹھنے والے اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے:
(3) جہاں پر زمینداروں اور کاشتکاروں کو مشینری فراہم کر کے سہولت دی گئی ہے، ان جگہوں کے نام، کام کی تفصیل اور مشینری پر اخراجات کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

وزیر زراعت: اس وقت محکمہ زراعت شعبہ زرعی انجینئرنگ کاشتکاروں اور زمینداروں کو زمین ہموار کروانے کیلئے صرف بلڈوزر فراہم کرتی ہے جبکہ ٹریکٹروں کا یونٹ ختم ہوئے کافی عرصہ گزر چکا ہے۔
(ب) جی ہاں۔
(ج) (1) مینگورہ (کوکڑئی) کے دفتر میں تعینات عملہ کی تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ ہو۔
(2) زیر استعمال مشینری 6 عدد بلڈوزروں پر مشتمل ہے۔ مالی سال 08-2007 میں ان پر اٹھنے والے اخراجات 312200 روپے ہیں جبکہ آمدنی 5320651 روپے ہے۔
(3) تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ ہو۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: جناب سپیکر صاحب، په دے کوئسچن زۀ د منسٹر صاحب د جوابونو نه خو، ډیر زیات زبردست جوابونه ئے راکړی دی خو حیران دا یمه چه د دے جز (ج) په دے سکینډ جز کښے تاسو اوګورئ جی چه په دے 08-2007 کښے په دے باندے خومره اخراجات شوی دی او خومره د دے آمدن دے؟ نو دوئ په 08-2007 کښے اخراجات ښائی تین لاکھ، باره هزار او دو سو روپئ او آمدنی ښائی ترپن لاکھ، بیس هزار او چھ سو اکاون روپئ جی، ما د منسټر صاحب نه مخکښے یو تپوس کړے وو چه تاسو ګهنټه مونږ ته څو باندے د بلډوزر راکوئ نو دوئ وئیلی وو چه مونږه په درے سوه روپئ درکوؤ۔ تین سو روپئ خو جی ډیر ښکلے ریټ دے۔ زمیندارو ته سهولت او یو ریلیف ورکولو د پاره، د ایګریکلچر د مخکښے کولو د پاره ډیر زیات ښه اقدام ئے کړے دے-----

جناب سپیکر: خو دا خو زړے خبرے--------

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: خو دے ځائے کښے دا تپوس کومه چه تین سو روپئ خو دوئ ګهنټه اخلی، ټوټل ګهنټے دوئ په دے آخره کښے جی، چه زۀ تاسو ته دا پاڼړه

راواړومه، دا آخیرنے سر ئے نو دوئ ټوټل کار کړے دے په دغه کښے چھ هزار ایک سو سړسټھ گھنټے ، په تین سو روپئ باندے گھنټه چه واچومه نو جی اتھاره لاکھ ، پچاس هزار او ایک سو ترینه جوړیږی، په تین سو روپئ چه گھنټه واچوم، نو حیران دا یمه چه دا ترپن لاکھ، بیس هزار او چھ سو اکاون روپئ آمدن ئے د کوم ځائے نه کړے دے ؟ که دا نمونه آمدن هم کوی چه په یوه گھنټه کښے سات سو روپئ دوئ د ډیزلو خرچه د خپل ډیپارټمنټ نه ورکوی ځکه چه هزار روپئ گھنټه خو په ډیزلو باندے خرچه کیږی او تین سو دوئ د زمیندار نه اخلی نو بیا زهٔ حیران دا یمه چه دا دومره گټه پکښے ده نو بیا خو زهٔ منسټر صاحب ته درخواست کومه چه د هر یو ممبر په حلقه کښے د یو یو دفتر کھلاؤ کړی چه دا دومره گټه کیږی۔

جناب سپیکر: جی ارباب صاحب، منسٹر ایگریکلچر، پلیز۔

وزیر زراعت: جناب سپیکر صاحب، د تیر شوی حکومت په دور کښے دا کارونه شوی دی خو ټھیک ده، زهٔ خو دومره زیات خوشحاله یمه چه ایگریکلچر ډیپارټمنټ کښے ډاکټر صاحب ډیره زیاته دلچسپی اخلی او زما راهنمائی هم کوی، نو زهٔ تاسو ته دا ریکوسټ کوم، On behalf of the Honourable Member of the House you are requested چه دا کوئسچن تاسو کمټئ ته واستوئ چه دا کمیټئ ته لاړ شی چه پته ئے اولگی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that Question No. 110 asked by the Honourable Member may be referred to the concerned Committee as desired by the Minister also? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Question is referred to the concerned Committee. Question No. 135, Mohtarma Saeeda Batool Nasar Sahiba. Not present. Question No. 48, Dr. Zakirullah Khan, please.

* 48 _ ڈاکٹر ذاکراللہ خان: کیا وزیر مال از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع سوات کے علاقہ کالام میں اراضی کا باقاعدہ بندوبست ہو چکا ہے:

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ مال کے ریکارڈ کے مطابق کالام فارسٹ ڈویژن کے کولالئی بلاک کمپارٹمنٹ نمبر 1 بالاکوٹ کو باقاعدہ طور پر حفاظت شدہ Protected forest قرار دیا گیا ہے؛ نیز یہ بھی بتایا جائے کہ مذکورہ بالا Protected جنگلات کی اراضی میں 100 کنال خرید کنندہ کے نام الاٹ ہو چکی ہے:

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ اراضی کی الاٹمنٹ کا قانونی جواز (Justification) کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

الحاج حبیب الرحمان تنولی (وزیر مال): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ ضلع سوات کے علاقہ کالام (کالام سب تحصیل کالام) میں اراضیات کا بندوبست سال 82-1981 سے شروع ہو کر دسمبر 1986 میں مکمل ہو چکا ہے لیکن بوجہ عدم تعاون اہلیان تحصیل کالام میں صرف اراضی پیمائش از میدانی علاقہ تا پہاڑی علاقہ ہو چکی ہے اور خانہ ملکیت انفرادی اندرجات خالی پڑا ہے اور ساری کی ساری اراضیات وغیرہ شاملات دیہہ درج ہو چکی ہیں کیونکہ کسی بھی مالک نے سوائے چند افراد کے اپنی مقبوضہ اراضی کی نشاندہی نہیں کی، لہذا سرکاری اراضیات و تعمیرات بنام صوبائی حکومت اور جنگلات بنام Protected forest درج ہو چکی ہیں۔ تحصیل کالام کا کل رقبہ پانچ لاکھ، دو ہزار اور تین سو دو ایکڑ پر مشتمل ہے۔

(ب) محکمہ مال کے ریکارڈ کے مطابق فارسٹ ڈویژن کولالئی کمپارٹمنٹ نمبر 1 بالاکوٹ تحصیل بحرین کے انتہائی شمالی حد متصل حدود تحصیل کالام میں واقع ہے۔ مذکورہ کمپارٹمنٹ تحصیل بحرین کا حصہ ہے اور محکمہ مال کے ریکارڈ میں بنام Protected Forest درج ہے۔ ریونیو ریکارڈ مذکورہ کے مطابق کھاتہ نمبر، کمپارٹمنٹ کھاتہ نمبر 22-12 نمبرات خسرہ 220,222,224,225,226,230,232,234,235 اور 236، قطعات 10 تعدادی 77k-11m سالم اور کھاتہ نمبر 482-416 نمبر خسرہ 218 تعدادی 135k-01m میں سے حصہ منتقلہ 2701-720 بقدر 36 کنال کل رقبہ 113k-11m بحوالہ انتقال نمبر 296 مصدقہ مورخہ 30-03-2000 بحکم جناب ڈپٹی کمشنر صاحب سوات، محررہ 02-03-2000 منجانب Protected Forest مقبوضہ، محکمہ جنگلات سے بنام اعظم خان آفندی ولد ارحم آفندی، قوم افغان ساکن باغ ڈھیری فتح پور تحصیل خوازہ خیلہ کے نام منتقل شدہ ہے۔

(ج) (الف)اور(ب) کے جوابات مفصل ہیں۔نقول حکم نامہ سپریم کورٹ آف پاکستان مورخہ 21 جنوری،2000 اور حکم نامہ ایکسٹرااسسٹنٹ کمشنر سوات مورخہ 16 فروری 2000 اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: جناب سپیکر صاحب، په دیکښے هم لکه یو غیر قانونی غوندے کار شوے وو خو چونکه سپریم کورټ پکښے فیصله کړے ده نو په دے وجه زهٔ دا Withdraw کومه جی۔

Mr. Speaker: Question No. 152, Israrullah Khan Gandapur Sahib.

* 152 _ جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: کیاوزیرمال ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف)آیایہ درست ہے کہ رود کوہی نظام آبپاشی کے تحت عارضی بنیادوں پرفیلڈ سٹاف بھرتی کیاجاتا ہے:

(ب) عارضی بنیادوں پر تعیناتی کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے اور 1990 سے لےکر اب تک اگر فیلڈ سٹاف میں اضافہ ہوا ہے تواس وقت کے سٹاف کی تفصیل سالانہ بنیادوں پراب تک بمعہ کوائف نام،پتہ، کام کی نوعیت اور تنخواہ بتائی جائے:

(ج)آیایہ بھی درست ہے کہ رود کوہی نظام آبپاشی میں سیزن کے چھ ماہ یعنی جون،جولائی،اگست اور فروری،مارچ،اپریل میں اضافی عملہ کی عارضی بنیادوں پر تعیناتی کی جاتی ہے یاان کو سال بھرکیلئے تعینات کیاجاتاہے:

(د)اگر(الف)تا(ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تومذکورہ عارضی بنیادوں پرسٹاف کی سال بھر بھرتی کا کیاجوازبنتاہے نیزحکومت اس طریقہ کار کوبدلنے کاارادہ رکھتی ہے:

(ہ)آیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالاسٹاف بجائے کام کرنے کے کاغذات میں موجودہےاور بیشتراوقات افسران صاحبان کے امور خانہ داری میں کام آتا ہے;اگر جواب نفی میں ہو تو سٹاف کی تعیناتی اوران کی حاضری کاپچھلے پانچ سالوں کاریکارڈ بمعہ مجازافسران کے نام فراہم کیاجائے؟

وزیرمال:(الف)یہ درست ہے۔

(ب) یہ کہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کا رود کوہی رقبہ 547242 ایکڑ اور پانچ زام اور 33 رودیں ہیں، مواضعات 278 جن کاانحصار رودکوہی آبپاشی پر ہے۔ مستقل عملہ آبپاشی کی کمی کی وجہ سے رودکوہی میں عارضی عملہ آبپاشی کی تعیناتی عمل میں لائی جاتی ہے۔ تفصیل بھرتی زائد عملہ آبپاشی،1979 تاحال،اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ ہو۔

(ج) (1) بوجہ کمی مستقل عملہ آبپاشی رود کوہی زائد عملہ آبپاشی کی تعیناتی سال بھر کی جاتی ہے جو کہ ماہ جون تا اگست اور فروری تا اپریل نوزات کی نگرانی کرتے ہیں اور فلڈ کے پانی کو بمطابق کلیات ورود اجات آبپاشی مواضعات زمینداران کی سیرابی کرتے ہیں۔

(2) ماہ ستمبر تا جنوری وماہ مئی زائد عملہ آبپاشی کام کمارہ جات بذریعہ بلڈوزران کی نگرانی کرتے ہیں۔

(د) بوجہ کمی مستقل عملہ آبپاشی نظام آبپاشی کو کلیات ورود اجات آبپاشی چلانے کیلئے عارضی عملہ بھرتی کیا جاتا ہے جس کی منظوری ہر سال بذریعہ ایس این ای فنانس ڈیپارٹمنٹ سے لی جاتی ہے۔ موجودہ طریقہ کار درست ہے، اس کو بدلنے کی ضرورت نہیں۔

(ہ) (1) فیلڈ سٹاف کا حاضری رجسٹر مرتب نہیں کیا جاتا بلکہ برادرد تنخواہ ہر ماہ مرتب کیا جاتا ہے جس میں فیلڈ سٹاف کی پورے ماہ کی حاضری ظاہر کی جاتی ہے۔ تمام عملہ فیلڈ میں کام کرتا ہے، افسران کے امور خانہ داری میں بالکل کام نہیں آتا اور فیلڈ سٹاف مختلف جگہوں پر کام کرنے کی وجہ سے رجسٹر حاضری مرتب نہیں کیا جا سکتا۔

(2) زائدہ عملہ آبپاشی زیر نگرانی تحصیلدار کلاچی، نائب تحصیلدار آبپاشی نالہ گومل و نائب تحصیلدار آبپاشی پرواڈیوٹی سرانجام دیتا ہے۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور</u>: سر، پہلے تو آپ نے مجھے بولنے کا موقع نہیں دیا، میں نے کہا کہ ایک ایسی Amendment لے آئیں کہ 'ڈاکٹر ذاکر اللہ خان بنام حکومت صوبہ سرحد' ، تو وہ سارے جتنے بھی ان کے کوئسچنز (تالیاں / قہقہے) وہ سارے اس میں ہو جائیں گے۔ سر، یہ جو میرا سوال نمبر 152 ہے۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: (قہقہہ) ابھی کوئسچن پر آ جائیں، 152۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور</u>: سر، اس میں میری گزارش ہے کہ یہ ہمارا رود کوہی سسٹم ہے جس سے ہمارے جو منسٹر صاحب ہیں، آہستہ آہستہ آگاہی پیدا کر رہے ہیں۔ میں نے سر، یہ سوال بھیجا تھا، Basically وہ جو عملہ وہی پر تعینات ہوا ہے چونکہ سر، یہ ایک Unique system ہے اور ڈی آئی خان میں میرے حلقے میں ٹانک میں بھی پایا جاتا ہے۔ اس میں سر، جو رقبہ ہے، وہ وہی ہے لیکن میں نے ان سے یہی پوچھا تھا کہ 1990 سے لیکر اب تک اس پر وہ فیلڈ سٹاف Temporary basis پر آپ Appoint کرتے ہیں، ان کی تعداد کتنی ہے؟ انہوں نے گول مول جواب دے کر آگے پیچھے اس میں

بھرتیاں ڈالی ہیں جو کہ انہتر کے قریب بنتی ہیں جس کی لسٹ اس کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ اس میں سر، بات یہ ہے کہ جو ہمیں پیسے ریلیز ہوتے ہیں، وہ Basically kamarah works جو ہوتا ہے جو کہ بلڈوزر وہاں پر کام کرتے ہیں، جتنا فیلڈ سٹاف زیادہ ہوگا سر، Kamarah works اتنا ہی تھوڑا ہوگا۔ ماضی میں یہ پریکٹس تھی کہ چھ ماہ کیلئے جو ہمارا فلڈ سیزن ہوتا ہے، اس فلڈ سیزن کے دوران سٹاف کو Hire کیا جاتا تھا۔ اب بھی یہ اس سوال کے جز (ج) میں مانتے ہیں کہ جو فلڈ سیزن ہے، وہ جون تا اگست اور فروری تا اپریل ہے لیکن اس کے باوجود سر، ان کو تنخواہیں سارا سال دی جاتی ہیں، نمبر ایک۔ ساتھ سر، اس میں بات یہ ہوتی ہے کہ اگر Suppose ہمیں ساٹھ لاکھ، ستر لاکھ روپے Kamarah works کیلئے مل جائیں اور اوپر سے یہ انہتر آدمیوں کی تنخواہیں جو ہیں، وہ بھی سالانہ کی بنیاد پر اس سے نکلیں تو آج کل سر، جو بلڈوزر کا ریٹ ہے، وہ پہلے ہوتا تھا تین سو انتیس روپے فی گھنٹہ۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ ممبر صاحب کا انتہائی اہم کوسچن ہے، بشیر بلور صاحب آپ بیٹھ جائیں جی۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور</u>: پہلے سر، وہ ہوتا تھا تین سو انتیس روپے بلڈوزر کا فی گھنٹہ، ابھی وہ چلا گیا ہے سات سو پچھتر پر، ایک تو بلڈوزر کے گھنٹے کی قیمت اوپر چلی گئی ہے کیونکہ تیل بھی مہنگا ہو گیا ہے، دوسرا یہ ہے کہ ساٹھ لاکھ کے بجٹ سے جب انہتر آدمیوں کی تنخواہیں سالانہ نکلتی ہیں تو چونتیس لاکھ وہ نکل جاتا ہے تو اس میں وہ جو نقصان ہوتا ہے، وہ زمیندار کو ہی ہوتا ہے اور اس میں بہت سا ایریا ایسا ہے کہ جو ابھی نہر کے نیچے آگیا ہے، وہ Catchment's area رود کوہی سے نکل گیا ہے جس میں انہوں نے جگہ جگہ این ٹی آئی پروہا، پروہا شاؤاللہ خان میانخیل کا حلقہ ہے، وہ تقریباً سارے کا سارا ابھی نہر کے نیچے آگیا ہے اور سٹاف اگر وہ وہاں سے لیتے ہیں اور سالانہ بنیادوں پر ان کی تنخواہیں نکلتی ہیں، زمیندار ان سے Suffer ہو رہا ہے۔ میں نے اس کا سر، Break up نکالا ہے، انہوں نے تو مجھے گول مول جواب دیا تھا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: انہوں نے جو جواب دیا ہے، اس سے آپ Satisfied نہیں ہیں؟

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور</u>: نہیں سر، اس میں 1979 سے ابھی تک۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ کے سامنے ان سے لیتے ہیں۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور</u>: سر، میں آپ کے سامنے رکھ لوں پھر یہ دیکھ لیں، 1979 سے 1990 تک پندرہ افراد تھے، 1991 سے لیکر 1999 تک انتیس افراد اس میں مزید آئے، 2000 سے لیکر 2008 تک پچیس افراد، تو یہ مل ملا کر اس کا Break up انہتر تک پہنچتا ہے۔ میری منسٹر صاحب سے یہ گزارش

ہے کہ اس کو کمیٹی کو ریفر کر دیں کیونکہ یہ جو اضافی تنخواہیں ہیں، وہاں پر جو ڈی آر او بیٹھا ہوتا ہے، وہ Basically ممبران کو خوش کرتا ہے۔ کوئی آتا ہے، میں آپ کا ایک بندہ لگا دیتا ہوں، اگر بندہ لگانا ہے تو کسی اور ہیڈ سے لگائیں، غریب زمینداروں کے فنڈ سے کیوں لگاتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر ریونیو، پلیز۔

وزیر مال: جناب سپیکر، میں جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے ایک ایسا کوئسچن اٹھایا ہے کہ جس میں تیس آدمیوں کی بجائے انہتر لوگ بھرتی ہوگئے ہیں۔ ان سے میں Agree کرتا ہوں کہ یہ ناجائز ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں آپ کے نوٹس میں لاتا ہوں کہ کوئی پندرہ دن پہلے ثناء اللہ میاخیل صاحب اور اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب، میں اور محکمہ کے افسران ڈی آئی خان سے، ہم نے میٹنگ کی اس بات پر بھی اور اس میں میں آپ کے نوٹس میں لاؤں کہ چھ لاکھ ایکڑ رقبہ ہے رود کوہی کا اور میں چاہتا ہوں کہ اس ڈیپارٹمنٹ میں اور تو کچھ نہیں ہو سکتا، کم از کم یہ ایک پی سی ون ہم بنائیں بیٹھ کر کہ یہ چھ لاکھ ایکڑ رقبہ اگر رود کوہی سے کوئی بہتر پراجیکٹ ہم پیدا کر سکیں، کچھ ڈونرز اس کیلئے تلاش کر سکیں، جب ہم چھ لاکھ ایکڑ رقبے کو سیراب کر پائیں گے تو میرا خیال ہے کہ ڈی آئی خان کا ایک بہت بڑا حصہ ہمیں فائدہ دے گا۔ تو میں نے ابھی بات بھی کی ہے بھائی اسرار اللہ خان گنڈاپور سے کہ ہم اس کو کمیٹی میں Linger on کرنے کی بجائے، کل بھی ہم نے اس پر میٹنگ کی ہے کہ اس کو جتنا جلد ہو سکے، آپ کی وساطت سے، گورنمنٹ کی وساطت سے اس کیلئے ہم ڈونرز تلاش کریں اور اس پراجیکٹ کو ہم آگے بڑھائیں۔ تو اس کو، جو معاملہ ہے، جس پر ایشو بنا ہوا ہے کہ یہ جو تعداد زیادہ ہے، میں بھی اس میں Agree کرتا ہوں کہ چھ مہینے کیلئے ہمیں آدمی چاہئیں تو اس میں بارہ مہینے کیلئے کیوں ہے؟ تو ہماری جو Sitting ہوگی، اس میں ہم اس کا فیصلہ کر لیں گے اور اس کو انشاء اللہ Deduct کر لیں گے۔

جناب سپیکر: جی اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: منسٹر صاحب کی مہربانی ہے لیکن سر، اصل میں مجھے جو تجربہ ہوا ہے، Last time، 29 جولائی کو غالباً ان کی اور ہماری جو میٹنگ ہوئی تھی، اس میں انہوں نے واضح ان کو ہدایات دی تھیں لیکن اس کے باوجود بھی انہوں نے کوئی اس پر عملدرآمد نہیں کیا اور یہاں پر یہ کہتے ہیں سوال کے جز (د) میں کہ موجودہ طریقہ کار درست ہے، اس کو بدلنے کی ضرورت نہیں ہے تو جب منسٹر صاحب خود کہتے ہیں کہ طریقہ کار غلط ہے اور محکمہ کہتا ہے کہ طریقہ کار درست ہے، اس کو بدلنے کی ضرورت نہیں ہے،

یقیناً جب یہ کوئسچن ہاؤس میں آتا ہے تو منسٹر صاحب کی Concurrence اس میں ہوتی ہے، اب یہاں پر ٹیبل ہوتا ہے اور چونکہ منسٹر صاحب کی Stated position بھی یہی ہے کہ یہ چیز غلط ہے تو میری ان سے ریکویسٹ ہوگی کہ اس کے دو Components ہیں، ایک تو آپ ایریگیشن کرتے ہیں، وہ بڑی اچھی بات ہے لیکن جہاں تک یہ فیلڈ سٹاف کے متعلق ہے، اگر اس کو کمیٹی کو ریفر کردیں کیونکہ محکمہ تو خود کہتا ہے کہ طریقہ کار درست ہے، اس کو بدلنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میرا خیال بہت ہی کم ہے کہ وہ منسٹر صاحب کے کہنے پر اس چیز کو بدلیں گے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر ریونیو، پلیز۔

وزیر مال: جی میں نے محکمے کی اس بات کو سپورٹ نہیں کیا کہ یہ طریقہ درست ہے بلکہ میں گنڈاپور صاحب سے متفق ہوں کہ ہم بیٹھ کر اس کو Curtail کرلیں گے۔ اگر وہ مجھ سے اتفاق کریں تو اسی کمیٹی میں ہم معاملے کو، جو ہم خود اپنے طور پر اس کو چلا رہے ہیں آگے زراعت کیلئے، اس کو بھی Curtail کرلیں گے، میں Commitment کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اسرار اللہ خان۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: میری اس میں یہ ریکویسٹ ہے کہ پھر آپ اگر اس کو پینڈنگ رکھ لیں اور منسٹر صاحب نے جو Specific time دیا ہے، اگر اس میں وہ تسلی ہو جاتی ہے تو ٹھیک ہے، نہیں تو پھر-----

Mr. Speaker: Okay, the Question is kept pending for next session.

Mr. Israrullah Khan Gandapur: Thank you, Sir.

غیر نشاندار سوال اور اس کا جواب

135 _ محترمہ سعیدہ بتول ناصر: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے محکمہ لائیو سٹاک میں ڈائریکٹر جنرل کی آسامی کی منظوری دی ہے جو تا حال خالی ہے:

(ب) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ تحقیق اور توسیع کے شعبوں میں ہم آہنگی لانے کیلئے ڈائریکٹر جنرل کا ہونا ضروری ہے:

(ج) آیا یہ درست ہے کہ لائیو سٹاک اور زراعت دونوں بہت وسیع شعبے ہیں جن کے ساتھ ریسرچ کے شعبے بھی مربوط ہیں جس کیلئے ہر ایک کے الگ الگ وزیر بنائے گئے ہیں:

(د) آیا محکمہ زراعت اور لائیو سٹاک کا سیکرٹری پروفیشنل ہونے سے اس محکمہ کی کارکردگی مزید بہتر بنائی جاسکتی ہے:

(ہ) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت لائیو سٹاک کے ڈائریکٹر جنرل کی منظور شدہ پوسٹ پر تعیناتی عمل میں لانے اور محکمہ کیلئے علیحدہ سیکرٹری کی تعیناتی کا ارادہ رکھتی ہے؟

<u>وزیر زراعت:</u> (الف) جی ہاں، یہ درست ہے لیکن بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر تاحال ڈائریکٹر جنرل کی تعیناتی نہ ہو سکی، تاہم ترقی کیلئے کیس زیر کارروائی ہے۔

(ب) اس ضمن میں مطلع کیا جاتا ہے کہ ہر دو شعبہ جات (تحقیقی اور توسیعی) پچھلے تیس، چالیس سالوں سے علیحدہ علیحدہ ڈائریکٹر کے زیر نگرانی کام کر رہے ہیں تاہم حکومت صوبہ سرحد نے دوسرے صوبوں کی طرز پر چار درجاتی فارمولے کے تحت دونوں شعبوں کیلئے الگ الگ ڈائریکٹر جنرل کی آسامیاں منظور کی ہیں۔ نیز کام کے لحاظ سے ہر دونوں شعبے جناب سیکرٹری زراعت لائیو سٹاک اور امداد باہمی کے زیر نگرانی پہلے سے ہی ہم اہنگ ہیں اور عوام الناس کو بہترین تحقیق اور توسیعی سہولیات بہم پہنچائی جارہی ہیں۔

(ج) جی ہاں، درست ہے۔

(د) یہ ضروری نہیں کیونکہ آج تک محکمہ نان پروفیشنل ایڈمنسٹریٹر کے ذریعے بہتر کارکردگی کا حامل رہا ہے۔

(ہ) اس ضمن میں مطلع کیا جاتا ہے کہ دونوں شعبہ جات (تحقیقی اور توسیعی) کے علیحدہ علیحدہ ڈائریکٹر جنرل کی آسامیوں پر ترقی و تعیناتی کیلئے نئے سروس رولز بنائے گئے ہیں جو اس وقت محکمہ قانون کو ضروری توثیق کیلئے بھیجے جارہے ہیں۔ وہاں سے اس توثیق کے بعد ڈائریکٹر جنرل کی آسامی پر بہت جلد ترقی و تعیناتی عمل میں لائی جائے گی۔ مزید برآں محکمہ کا موجودہ حجم فی الحال علیحدہ سیکرٹری کے تقرر کا متقاضی نہیں ہے۔ دوسری بات یہ کہ دونوں شعبہ جات میں گہرا ربط اور تعاون بڑھانے کیلئے ان کا ایک ہی سیکرٹری کے زیر نگرانی رہنا از حد ضروری ہے۔

اراکین کی رخصت

<u>جناب سپیکر:</u> چند معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں آئی ہیں: جناب حاجی قلندر خان لودھی صاحب، 3 ستمبر تا 4 ستمبر 2008ء: محترمہ نعیمہ شاہین نثار صاحبہ، 3 ستمبر 2008ء یعنی آج کیلئے:

محترمہ سعیدہ بتول ناصر صاحبہ، 3 ستمبر 2008ء یعنی آج کیلئے: بغرض منظوری ایوان کو پیش کرتا ہوں۔ Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted. Ji Shazia Aurangzeb Bi Bi.

محترمہ شازیہ اورنگزیب: جناب سپیکر، زهٔ نن سحر راتلمه اسمبلۍ ته نو پشاور کلب سره یو فواره لګیدلے ده، د هغے هغه Sprinklers خراب شوی دی، د هغے وجے نه هغه ټولے اوبه په هغه چوک کښے رابهیږی۔ هغه د موټرز د پاره، د Bikes د پاره، د Cycles د پاره یو ډیر لوئے Threatد ے او جی که دا نن ما دا خبره اونکړه نو I am sure چه سبا پرے زهٔ دوباره راځمه، هغه به هم هغسے وی.،So it need to be checked. دویمه ما دا وئیل چه زهٔ راتلم د چیف منسټر هاؤس نه مخکښے چه هغه کوم چوک دے ، په هغے کښے جی ټریفک پولیس ولاړ وو، یو په Bike باندے وو، یو ورسره بل ولاړ وو، یو ګاډے وو چه هغه یو ټریفک سګنل هم کراس کړو، په دویم باندے ئے هم هغه کراس کړو، هغوی ورته بالکل داسے کتل چه لکه هډو پرواه ئے اونکړه۔ لږ دا زهٔ تپوس کوم چه دا ټریفک پولیس ته دا یونیفارم ورکړے شوے دے، دا Bike ورته ورکړے شوے دے، دا ګاډی، Is it just an eye wash، که نه دغه خلقو باندے بس هسے یو Impressionچه جی تاسو دا اوغوښتو، مونږ درله اوکړو، د هغوی به څه کار هم وی که نه؟ ما ترے سوال اوکړو، ما ورله آواز کړو، ما ورته وئیل چه تاسو ولے دا ګاډے اونه درولو، تاسو ولے هغوی ته بل سګنل ته کال اونکړو، تاسو تپوس اونکړو؟ وئیل ئے جی چه که مونږ ئے اودروؤ نو بیا مونږ افسران بے عزته کوی چه تاسو ولے خلق اودروئ؟ نو جی زهٔ دا تپوس کوم چه دا صرف یو Eye wash دے که نه دا ټریفک پولیس به کار کوی؟

جناب سپیکر: جی، ٹریژری بنچز سے کوئی جواب دے دیں۔

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر): شازیه صاحبے چه دا د پولیس کومه خبره اوکړه نو د ټریفک والا نه به تپوس کوؤ چه څنګه دوئ اووئیل چه مونږه Eye wash، زمونږ خو کوشش دا دے چه مونږ خو ټریفک ډیر ښه، تقریباً دا وروستو ورځو کښے خاصکر کینټ د پاره مونږ سپیشل پولیس فورس د دے د پاره کړے دے چه خلقو

ته تکلیف نه وی او دوئ چه څنګه خبره اوکړه، انشاء الله د دے خلاف ایکشن اخلو خو سپیکر صاحب، زما یو بل ریکویسټ دے که ما ته اجازت مو را کړو۔ سپیکر صاحب، تاسو اولیدل چه دا تقریباً دوه درے ورځے اوشوے چه اخبار کښے او ټیلیویژن کښے راځی چه بلوچستان کښے پینځه زمونږ خوئیندے درګور کړے دی ژوندئ، نو دیکښے زما دا ریکویسټ دے سپیکر صاحب، چه دومره ظلم، د جهالت دور، د دے وخت خبره او نن سبا مونږ یویشتمه صدئ کښے اوسیږو او یویشتمه صدئ کښے داسے حالات کیږی خلقو سره او زمونږ خوئیندو سره، د دے چه څومره مذمت زیات نه زیات اوشی او نن مونږ د مرکزی حکومت نه هم دا مطالبه کوؤ چه دا هر چا چه کړی دی، چه د هغوی خلاف سخت نه سخت کارروائی اوشی او که تاسو اجازت راکوئ، مونږه خپلو کښے Understanding کړے دے، ټول لیډرانو او پارلیمانی لیډرانو سره او که زهٔ تاسو ته یو ریکویسټ اوکړم چه 240 لاندے د رول Suspend شی 124 چه مونږ یو قرارداد Unanimous راولو چه دے باندے مونږ لږ مرکزی حکومت ته اوواَیو چه د دے خلاف د ایکشن واغستے شی۔

<u>جناب سپیکر</u>: دے باندے Already یو قرارداد هم راغلے دے۔

<u>محترمه نگهت یاسمین اورکزئی</u>: اوس هم ستاسو دا ګورنمنټ دے جی نو دیکښے دا د ګورنمنټ نه ګورنمنټ اجازت؟ مرکزی ګورنمنټ ته پکار وو چه هغوی پرے پخپله ایکشن اغستے وے۔ د سرحد اسمبلئ نه مونږه بالکل مذمت کوؤ لیکن۔۔۔۔۔

<u>سینئیر وزیر (بلدیات)</u>: هم دا وایم کنه۔ نور څه وایم لګیا یم؟

<u>محترمه نگهت یاسمین اورکزئی</u>: نه نو دا خو هغوی له پکار وو کنه چه هغوی پرے، د دے مطلب دا دے چه مرکزی حکومت او صوبائی، یعنی صوبے به صرف خیال ساتی، مرکزی حکومت چه دے نو هغه به اللے تللو کښے پریوتے وی، هغوی به پوره د عوامو خیال نه ساتی؟

<u>Mr. Speaker</u>: Please.

سینئیر وزیر(بلدیات): سپیکر صاحب، همیشه طریقه کار دا دے چه مرکزی حکومت چه دے ، تاسو ته پته ده مرکزی حکومت Already action اغستے دے ، هلته آئی جی پولیس تلے دے ، د هغوی قبرونه، هغه بنځے ئے هم ویستے دی، هغه ئے د پوسټ مارټم د پاره هم لیږلے دی خو مونږ هم د هغے مذمت کوؤ چه سبا دا اونه وائی چه دے صوبائی اسمبلئ چه دے ، دومره لویه واقعه اوشوه، صوبائی حکومت خاموش ناست وو، صوبائی اسمبلی خاموشه ناسته وه۔ سبا به دا هیومن رائټس والا هم وائی چه دا دوئ ناست وو او دوئ کښے چا خبره اونکړله۔ مونږه هغے د پاره دا خبره، حکومت پرے ایکشن اغستے دے ، زما دا خواست دے چه رول د Suspend کړے شی چه مونږ Unanimous یو قرارداد پیش کړو۔ رول 240 لاندے رول 124 د Suspend شی، سر۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه جی، دیکښے Already یو قرارداد د عظمیٰ خان راغلے دے ، هم دے سلسله کښے ، دا زما په خیال که تاسو Unanimous غواړئ نو۔۔۔۔

سینئیر وزیر(بلدیات): مونږ هم یو په دے باندے لیکلے دے جی۔

جناب سپیکر: نو دا یو بل ستاسو انفارمیشن د پاره، دا قراردادونه یا نور څه ریزولیوشن په خیرن کاغذونو، کوئی گندے کاغذوں پر نہیں لکھنا ہے۔آج سے Members Facilitation Room بنا ہے،اس میں کمپیوٹرز لگے ہیں، فکس بھی لگا ہے،آپ Proper طریقے سے اس پر وہ Form کریں تو آپ کی Facilitation کیلئے(تالیاں) یہ میرے خیال میں آپ ادھر۔

سینئیر وزیر(بلدیات): سپیکر صاحب، مونږ دا لیکلے دے او مونږ ټولو لوستے دے او مونږ ټولو دستخطونه پرے کړی دی، که ستاسو اجازت وی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا دے 'Noes Lobby' کښے لږ کمپیوټرائز ئے کړئ، لږ ښائسته ئے کړئ چه چا ته ئے لیږو چه لږ د دے اسمبلئ څه لږ حیثیت خو جوړیږی کنه۔

سینئیر وزیر(بلدیات): ټهیک شوه جی، ټهیک شوه۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔جی، محمد علی شاہ باچا۔محمد علی شاہ باچا صاحب کا مائیک آن کریں۔

سید محمد علی شاہ باچا: مهربانی، سپیکر صاحب۔ یعنی دا سے مسئلے بعضے راشی چه کال اټینشن باندے ئے مونږه نه شو راوړے ځکه چه هغے باندے ټائم تیرېږی۔ دا یو ارجنټ مسئله ده جی۔ دا میرټ لسټ دے 'Candidates for the training of midwives under National MNCH Program NWFP' جی۔ دا میرټ لسټ کښے چه کومے جینکئ راغلے دی او دا چالیس آرډرونه ما سره دی جی، د پیښور نه شوی دی، دا زمونږه ډسټرکټ ملاکنډ کښے میرټ لسټ لګیدلے دے جی او دا چالیس آرډرونه د پیښور نه کیږی جی، نو زما د شاه صاحب نه دا ریکویسټ دے جی چه دیکښے د فوراً کمیټی جوړه شی، انکوائری د اوشی چه دا کسان نه په میرټ لسټ کښے شته، نه په انټرویو کښے شته، نه دوئ ټیسټ ورکړے وو، دا آرډر د هغوی ما سره په لاس کښے دے جی نو زما شاه صاحب ته دا ریکویسټ دے چه دیکښے پراپر انکوائری اوشی۔

جناب سپیکر: (قہقہہ) جی، منسٹر ہیلتھ پلیز۔

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ جو بات ہوئی، معزز ممبر نے کہی ہے تو انشاءاللہ میں جلد ہی اس کے اندر ایک انکوائری کرکے اور جو بھی حقائق ہیں، وہ آپ کے سامنے رکھوں گا کہ اس کے پیچھے اس کا Background کیا ہے اور اس کا ہم ضرور حل نکالیں گے۔ اگر ایسا ہوا ہے تو جس نے بھی کیا ہے تو اس کو اس کے Consequences بھگتنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: جی، باچا صاحب۔ محمد علی شاہ باچا صاحب کا مائیک ذرا آن کریں۔

سید محمد علی شاہ باچا: جناب سپیکر صاحب، په دے فلور آف دی هاؤس د ما له دا یقین دهانی راکړی او دا د راته اووائی چه آرډرز به مونږ کینسل کړو۔ دا آرډرز دی او دا میرټ لسټ دے جی، دا به زهٔ تا سو ته اوښایم جی۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر ہیلتھ پلیز۔

وزیر صحت: جناب سپیکر صاحب، انہوں نے یہ بات ابھی میرے نوٹس میں لائی ہے تو میں ان کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ اگر یہ غلط کام ہوا ہے تو ہم اس کو Reverse کریں گے اور اس کا جو صحیح پروسیجر ہو، وہ Adopt کریں گے۔ یہ میں ان کو یقین دلاتا ہوں۔ (تالیاں)

ڈاکٹر حیدر علی: جناب سپیکر صاحب، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب! ڈاکٹر حیدر علی صاحب۔

ڈاکٹر حیدر علی: مننه، سپیکر صاحب۔ زۀ جی د هاؤس توجه یو ډیر اهم مسئلے ته راګرځول غواړم۔ د تیرو لسو ورځو نه ضلع سوات چه د مخکښے نه ځپلے ده، دلته پرے بحث هم شوے دے، د منګلور نه واخله تر کالام پورے او ورسره د شانګلے ضلع د بجلئ نه محرومه ده چه ورسره د اوبو مسئله هم پیدا شوے ده، خلقو ته ډیر زیات تکلیف دے۔ دا یواځے د اوبو او د رنړا مسئله نه ده، خو د دے په آړ کښے د شپے چه کوم واقعات کیږی نو دا تیاره هغے له یو Coverورکوی۔ د بجلئ چه کوم متعلقه اهلکار دی، هغوی ته د ضلعے په سطح او د صوبے په سطح بار بار دا وینا شوے ده، ریکویسټ ورته شوے دے خو په هغے باندے هیڅ نوټس نه شی اغستے کیدے۔ د دے باوجود چه خلق رااوځی، هغوی ورسره هم تیار دی چه هغه کوم پلونه غورځیدلے دی، هغه ورسره ټهیک کړی، تارونه ورسره راکاږی خو هلته جی دا مسئله مسلسل د تیرو لسو ورځو نه د بجلئ انتهائی سنګینه ده۔ زۀ د دے هاؤس په وساطت سره دا خواست کوم متعلقه حکامو ته چه په دے فوری طور عمل اوشی چه دا بجلی بحال شی۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: هم دا خبره ده که بله ده؟

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر صاحب، زۀ ستاسو په خدمت کښے دا یو ریکویسټ کوم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ظاہر شاہ صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: لس دولس ورځے اوشوے جی، تقریباً دولسمه ورځ ده جی چه د چارباغ سره دا پلونه Damageشوی دی او د سوات بعضے حصے او د شانګلے چه کوم پورن تحصیل دے یا د الپورئ تحصیل دے، هلته بالکل بجلی نشته دے او خلق په ډیر لوئے تکلیف کښے او تشویش کښے مبتلا دی جی۔ مخکښے دومره کار وو چه خلق هلته باقاعده خپله څوکیداری کوی، هغه ګارډز ګشت کوی نو د دے بجلئ په وجه دا هم ډیر لوئے پرابلم پیدا شوے دے۔ بل په دغه ځائے زمونږ دا کوز طرف چه دے، په تهاکوټ ګرډ سټیشن کښے هم اته نهه

ورځے اوشوے چه غټ ټرانسفارمر سوے دے او په هغه وجه د شانګلے باقاعده نیمه حصه او د بټګرام او کوهستان دا علاقے په تیاره کښے پرتے دی جی۔ بار بار مونږ واپډا ته وینا کوؤ، هیڅ بندوبست نشته۔ د خدائے د پاره د واپډا والو ته لږ غوندے وینا اوکړئ جی، دا خلق ډیر په تشویش کښے دی جی۔

جناب سپیکر: جی، فضل اللہ خان۔ فضل اللہ خان کا مائیک آن کریں۔

جناب فضل اللہ: هغه بله ورځ ستاسو په سربراهئ کښے میټنګ شوے وو چیف ایګزیکټیو صاحب سره او مونږ له ئے یقین دهانی راکړه او د هغے باوجود زما په حلقه خصوصاً ټوله شانګله کښے، د سوات یوه حلقه هم راځی، د ډاکټر صاحب حلقه، مکمل هلته بجلی نشته د لس دولس ورځو نه او روژه هم ده او خلق په تکلیف کښے هم دی۔ بل د لاء اینډ آرډر مسئله هم ده۔ هلته د شپے خو ډیر زیات ضرورت وی ولے چه زمونږ هغه لوکل خلق راوتی دی پخپله ګشت هم کوی نو هغوی ته ډیر زیات پرابلم وی۔ نو دا یو زمونږ د ټولو مسئله ده اهمه، که دا ئے حل کړه؟

جناب سپیکر: ڈاکٹر فنا صاحب۔ ڈاکٹر صاحب کا آن کریں مائیک۔

ڈاکٹر اقبال دین: مهربانی۔ محترم سپیکر صاحب، زهٔ د------

جناب سپیکر: هم دا ایشو ده که بله ده؟ ډاکټر صاحب! دا ایشو ده که بله ده؟ هم دا واپډے والا ایشو ده که بله ده؟

ڈاکٹر اقبال دین: نه جی، بله ایشو ده جی۔

جناب سپیکر: او دریږه چه د دوئ والا خبره خو لږه مخکښے لاړه شی کنه۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب، زهٔ هم په دے باندے لږ څه وئیل غواړمه۔

جناب سپیکر: دا هم د بجلئ خبره ده که بل څه ده؟ بشیر بلور صاحب ئے جواب درکوی۔ هم د بجلئ خبره ده؟ صرف د بجلئ خبره اوکړئ جی خو دے باندے خو مخکښے هم ډیر ډسکشن شوے دے خو بیا هم تاسو اوکړئ، مختصر غوندے اووایئ۔

ملک قاسم خان خٹک: تھینک یو، جناب سپیکر۔ جناب والا، لکه څه رنګه زما د شانګلے ملګری، د سوات ملګری کوم کمپلینټ کوی، جناب والا، دے هاؤس خو د بجلئ باره کښے ډیرے خبرے اوکړے، ډیر اهم اهم فیصلے اوشوے، جناب والا، آیا دا بجلی چه د واپډا پیسکو، د مرکزی حکومت او د صوبائی حکومت د دسترس نه بهر ده چه دا مونږ سره دا دیده دانسته، تاسو دا خپل شیډول اوګورئ چه په دے روژه کښے منسټر صاحب بار بار وائی چه لوډ شیډنګ ختم، دورانیه ختم جی، یوه ګهنټه بجلی په پیښور ستی کښے او بیا د دیهاتو جی، تاسو خپل سوچ ورته کوئ، زهٔ د حکومت نه دا جواب غواړم چه آیا دا ستاسو وس نه رسیږی جی، که دا څه وجه ده جی؟ شکریه، ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: جی، بشیر بلور۔

سینیئر وزیر (بلدیات): زهٔ وایم چه دا زمونږ خوش قسمتی ده چه مرکزی وزیر نجم الدین خان هم ناست دے ګیلرئ کښے او زهٔ د هغوی توجه دے طرف له راولم چه زمونږ دا هاؤس، تاسو اوګورئ چه ټول هاؤس چه دے، هغه د بجلئ والا دومره خلاف، او بجلی نشته، لوډ شیډنګ دے، حالات داسے دی نو پکار ده چه مرکزی حکومت کښے دوئ زمونږ دا خبره اورسوی او فیډرل منسټر ته اووائی چه خدائے د پاره زمونږ دے صوبه کښے لوډ شیډنګ کم کړی، زمونږ دے خلقو ته اوبه نه ملاویږی او ورته دا زمونږ چه کوم خلق، د سوات والا خاصکر هغوی ته لوډ شیډنګ دے، ډیر تکلیف دے چه ورته نیشنل اسمبلئ کښے هم اووائی او حکومت کیبنټ میټنګ کښے هم اووائی چه زمونږ دا مسائل چه دی، دا د حل کړے شی۔

ډاکٹر اقبال دین: جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریه جی، ڈاکٹر فنا صاحب۔ نجم الدین خان که ناست وی دلته، نو زهٔ هم ورته سوال کومه د دے هاؤس د طرف نه چه دا مسئله زمونږ د دے فرنټیئر، د پختونخوا حل کړی۔ (تالیاں)

ډاکٹر اقبال دین: ډیره مهربانی، سپیکر صاحب۔ زما عرض دا دے۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جب اس صوبے کا نام پختونخوا نہیں رکھا گیا ہے تو آپ اس کو پختونخوا کیسے کہہ سکتے ہیں؟

(شور)

ڈاکٹر اقبال دین: پختونخوا خو زما زړه دے-----

جناب سپیکر: ڈاکٹر فنا صاحب۔

ڈاکٹر اقبال دین: پختونخوا خو زمونږ زړه دے، زمونږ ځان دے، پت پښتو زمونږ ایمان تصور کیږی۔ (تالیاں)

پختونخوا خو زمونږ زړه دے زمونږ ځان دے پت پښتو زمونږ ایمان تصور کیږی

آوازیں: بیا اووایه۔

ڈاکٹر اقبال دین: ؎ پختونخوا خو زمونږ زړه دے زمونږ ځان دے
پت پختو زمونږ ایمان تصور کیږی

(تالیاں)

محترم سپیکر صاحب، د ټول پختونخوا ټولو سکولونو ته، بچو ته مفت کتابونه رسیدلے دی خو زمونږ ضلع کوهاټ سکولونو ته بچو د پاره تر اوسه پورے مفت کتابونه نه دی رسیدلی۔ بچو ته، د هغوی والدینو ته او استاذانو ته سخت تکلیف دے۔ زه د محترم وزیر تعلیم صاحب او محترم سیکرټری تعلیم صاحب توجه دے طرف ته راګرځول غواړمه چه مهربانی د اوکړی او دا مفت کتابونه د ضلع کوهاټ د سکولونو بچو ته اورسوی، مهربانی۔

جناب سپیکر: منسٹر ایجوکیشن، پلیز۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ثانوی تعلیم): مهربانی، سپیکر صاحب۔ اول خو د اقبال فنا صاحب د پختونخوا په حواله باندے چه کوم شعر اووئیلو، ډیره زیاته مننه، ډیره زیاته شکریه۔ سپیکر صاحب، بالکل دا د بجلئ د لوډشیډنګ چه کومه مسئله وه نو په پرنټنګ کښے لږ تاخیر راغلے دے خو انشاء الله اوس په دے باندے Day night کار شروع دے او چه کومو کومو حصو کښے د کتابونو لږ لږ کمے دے، د بجلئ هغه لوډشیډنګ هم کم شوے دے، هغوی پرے کار هم سیوا

کړے دے نو ډیر زر به انشاء اللہ هغوی ته هغه کتابونه چه دی، د هغے به رسائی اوشی انشاء اللہ او دغسے به څه مسئله نه وی که خیر وی۔

جناب سپیکر: کشور صاحب، کشور صاحب۔

جناب کشور کمار: تھینک یو، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں ایک اہم مسئلے کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ پچھلے ایک ہفتہ پہلے مردان سے ایک ہندو تاجر پوم راج کو اغواء کیا گیا تھا جو کہ ابھی تک بازیاب نہیں ہو سکا۔ میں حکومتی بنچز سے ریکویسٹ کروں گا کہ اس کو جلد سے جلد بازیاب کرایا جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

سینئیر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، دا څنگه چه دوئ خبره اوکړله، رښتیا خبره دا ده چه دلته دوه درے نور داسے کیسونه شوی دی۔ حکومت انشاء اللہ پوره کوشش کوی، ورته تسلی ورکوؤ چه کوشش به کوؤ چه زر تر زره خدائے د اوکړی چه مونږ بازیاب کړو دا سړے او دا اغواګانے چه دی، زمونږ بدقسمتی دا ده چه دا داسے حالات پیدا دی، چه حالات داسے مونږ ته جوړ دی خو میں آپ کو تسلی دیتا ہوں کہ انشاء اللہ جلد سے جلد ان کو بازیاب کرائیں گے۔

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب سپیکر: ایک خصوصی اعلان: معزز اراکین اسمبلی! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ صدر اسلامیہ جمہوریہ پاکستان کے عہدے کیلئے انتخاب بروز ہفتہ 6 ستمبر 2008ء صبح دس بجے تا سہ پہر تین بجے منعقد ہوگا۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کے رولز کے مطابق تمام معزز اراکین صوبائی اسمبلی صدر کے انتخاب کیلئے ووٹ دینے کے اہل ہیں۔ انتخاب کے دن پریذائیڈنگ آفیسر اراکین صوبائی اسمبلی سے ان کی شناخت کی خاطر صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ سے جاری شدہ کارڈ کا مطالبہ کر سکتے ہیں بلکہ کریں گے، لہذا جن معزز اراکین صوبائی اسمبلی نے تاحال اسمبلی کارڈز نہیں بنوائے ہیں، ان سے گزارش ہے کہ وہ اسمبلی سیکرٹریٹ سے رابطہ کریں تاکہ ان کیلئے الیکشن سے پہلے یعنی آج ہی کارڈز بنوائے جا سکیں۔ برائے مہربانی کارڈ کے حصول کیلئے دو عدد تصاویر اسمبلی سیکرٹریٹ میں ابھی، آج ہی جمع کروائیں تاکہ بروقت کارڈ کا حصول یقینی بنایا جاسکے اور ووٹ ڈالتے وقت آپ کو کسی قسم کی دشواری کا سامنا نہ ہو۔ شکریہ۔

جناب عالمزیب: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، عالمزیب خان۔

جناب عالمزیب: زما د خپل منسټر صاحب، د ایجوکیشن منسټر صاحب نه یو ریکویسټ دے، هغه دا دے چه د تیر درے کالو نه زمونږ د پیښور په ضلع کښے چه کوم فنډ د بچو د ټاټونو د پاره او د فرنیچر د پاره ملاویږی، هغه هم هغه شان کال په کال واپس Lapse شی او هغه بچو ته هغه ټاټونه او هغه فرنیچر نه ملاویږی۔ پرون زهٔ بیا هم د خپل ډسټرکټ ایجوکیشن افسر دفتر ته لاړم، معلومات مے اوکړل، د ساټھ هزار ټاټونو د پاره چه کوم ټینډر ورکړے شوے وو، هغے کښے صرف اووه زره ټاټونه راغلی دی او د هغے Last date چه کوم وو نو هغه د دے تیرے میاشت تیس تاریخ آخری تاریخ وو۔ زهٔ د منسټر صاحب نه دا سوال کوم چه مهربانی اوکړئ، ضروری نه ده چه هم یو کس د شپیته زره ټاټونه راوړی، سپلائی د کړی، دا مهربانی د اوکړی چه دا ټاټونه د په څلور پینځه نور ټھیکیدارانو باندے تقسیم کړی او چه په دے میاشت کښے دننه دننه، زما چه کوم د دے پیښور ضلعے او د باقی پوره صوبه پختونخوا څومره بچی چه هغه په دے فرش ناست وی او هغوی سبق وائی، مهربانی د اوکړے شی، ژمے بیا راروان دے، یخنی ده، په فرش دا بچی نور نه شی کښیناستے۔ د حکومت د طرفه چه کوم وو، هغے ته فنډنګ شوے دے، صرف په هغه طریقه کار کښے ئے دا فرق دے چه افسران نه غواړی چه دغه ټاټونه او دغه فرنیچر راشی۔ په فرنیچر کښے چه کومه مسئله ده، هغه دا ده چه د حکومت وینا دا ده چه د پاک جرمن نه بغیر دلته بل سړے فرنیچر نه شی ورکولے۔ مهربانی اوکړئ د هغے د پاره کم ازکم څلور پینځه نور فرمونه داسے اوګورئ چه هغه دا ایجوکیشن ډیپارټمنټ یا دا کمیټئ یا دا ممبران په دے باندے مطمئن کړی چه د هغوی کوالټی د ښه وی۔ یو پاک جرمن ته ایډوانس کښے د کال غونډے پیسے Round about ایک ارب روپئ ملاؤ شی او چه کله د جون هغه میاشت ختمه شی، د بل کال د جون میاشت، نو هغوی دا وینا اوکړی چه جی سوری، مونږ باندے کار ډیر وو، مونږ تاسو ته فرنیچر تیار نه کړے شو۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر ایجوکیشن پلیز۔ منسٹر ایجوکیشن۔

جناب عالمزیب: مهربانی اوکړئ دا انتهائی اهم او ضروری خبره ده۔ د دے سره سره زما دویم کوئسچن دا دے چه تیرو ورځو کښے مو وینا اوکړه چه زما د پیښور د ضلعے هغه بچی او بچیانے چه کومو لسم پاس کړے دے او په کالجونو کښے هغوی ته ایډمشن نه ملاویږی، ستاسو نوټس کښے دا راولم چه په نن ورځ هم د دے پیښور لس زره بچی د دے ایجوکیشن د فرسټ ایئر نه پاتے کیږی۔ که تاسو دا غواړئ چه دغه بچی د سبق اووائی نو د هغے د پاره ښه خبره دا ده، پرون هم د ستی ګرلز کالج ګلبهار وزټ ما کړے دے، په هغے کښے کلاس رومز هم شته، په هغے کښے یو بهترین بلډنګ شته دے او د افسوس خبره هغے کښے دا ده چه د پری میډیکل او پری انجینئرنګ چه کوم فرسټ ائیر دے، هغے کښے صرف تیس بچیانو د پاره انرولمنټ کوی۔ ډیره د افسوس خبره دا ده چه دغه د تیس په ځائے دا د سو انرولمنټ هم په دغه کالج کښے کیدے شی او دغه شان د آرټس بچیانے شپیته کړئ، چه هغه د دوه سوه نه نور هم سیوا کیدے شی۔ دغلته نه د بلډنګ ضرورت شته، صرف د لکچررانو کمے دے، زهٔ هائر ایجوکیشن منسټر صاحب ته دا ریکویسټ کوم چه هغوی د خپل ډیپارټمنټ ته زر تر زره وینا اوکړی، دغه کالج ته د غه ایډمشن انرولمنټ د کم ازکم ایک نسبت تین سیوا کړی-----

جناب سپیکر: دا کوم کالج کښے ؟

جناب عالمزیب: دا جی ګلبهار کښے۔ شاه صاحب ته زهٔ درخواست کوم چه د هغوی په حلقه کښے دے او په هغے کښے انتهائی کم انرولمنټ دے، که مونږه اوغواړو، ستی ډسترکټ ګورنمنټ په هشنګرئ کښے چه کوم کالج د نن نه پینځه کاله مخکښے جوړ کړے دے جناب سپیکر صاحب، په نن ورځ باندے هلته ایک هزار ایډمشن کیږی او د دے کالج لس کاله اوشو خو چونکه فرق دا دے چه د هغے راهنمائی په صحیح طریقه کیږی، د دے په صحیح طریقه نه کیږی۔ زهٔ غواړم چه د دے انرولمنټ هم کم ازکم ایک هزار شی۔

جناب سپیکر: بابک صاحب! ایک جواب آپ دیں گے، دوسرا قاضی صاحب دے گا۔ جناب بابک صاحب،وزیر تعلیم۔

سردار حسین (وزیر برائے ثانوی تعلیم): مهربانی، سپیکر صاحب۔ عالمزیب خان چه د دے فرنیچر او د دے ټاټونو طرف ته توجه رااوګرځوله او په نوټس کښے ئے دا خبره راوسته، بالکل دا حقیقت دے چه زمونږ د فرنیچر او دا د پاک جرمن سره د ګورنمنټ خبره ده، دیکښے جی دوه خبرے دی۔ یو طرف ته خو معیار هم برقرار ساتل دی چه داسے معیاری فرنیچر وی او بل طرف ته Productپه نظر کښے ساتل دی، نو بالکل په دے باندے زمونږ د تیرو پیځلس ورځو نه مخکښے، د اکثرو ضلعو نه مونږ ته دا رپورټ راغلے دے چه دا فرنیچر هغوی In time نه شی برابرولے، نو د دے د پاره مونږه یو Suitable فارموله رااوباسو انشاء الله، دا فرمز چه دی دا هم سیوا کوؤ خو بنیادی مسئله، څنګه چه سپیکر صاحب، ما خبره اوکړه، دا د سټینډرډ ده، چه معیار مونږ برقرار اوساتو د هغه فرنیچر۔ نو انشاء الله د دوئ د پاره مونږ یو موزوں حل رااوباسو او عالمزیب خان به هم په هغے کښے ځان سره کښینوؤ۔ د دوئ سره چه کوم ښه تجویزونه وی نو انشاء الله د دوئ د تجاویزو د لاندے به مونږه د دے د پاره یو داسے حل رااوباسو چه سټینډرډ به هم زمونږ بحال وی او چه کوم پراډکټ دے، د پیداوار، د هغه فرنیچر چه سپلائی ده، هغه به هم In time ټولو ضلعو ته برقرار اوساتو انشاء الله، که خیر وی۔

جناب سپیکر: قاضی صاحب! دوسرا کوئسچن آپ سے ہے جی، قاضی صاحب۔

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): شکریہ، سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سکندر عرفان: جناب سپیکر، زهٔ هم دے باره کښے څه وئیل غواړم که تاسو ما له اجازت راکړئ۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، آپ کا بھی اسی طرح سے ہے، ایجوکیشن کا ہے، اسی کا ہے؟

جناب سکندر عرفان: جی ہاں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں قاضی صاحب، آپ بیٹھ جائیں تھوڑا سا۔ پہلے سکندر خان، آپ شروع کریں۔

جناب سکندر عرفان: ډیره مننه، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ایجنډا ډیره غټه ده جی، مختصر یوه خبره به کوے۔

جناب سکندر عرفان: بس مختصر۔ سپیکر صاحب، ستاسو په وساطت زهٔ خپل ایجوکیشن منسٹر ته وایم چه زمونږ په حلقه کښے او ضلع کښے د بے جا مداخلت نه کوی۔ زما د حلقے نه ئے درے کسان بدل کړی دی، نه زهٔ خبر یم، نه زمونږه د صوابئ ایم پی اے گان خبر دی۔ کله د دوئ تره راځی، کله ئے د تره ځوئے راځی، په صوابئ کښے زمونږ په حلقه کښے بدلئ کوی۔ زهٔ ستاسو په وساطت دوئ ته وایم چه دا بے جا مداخلت د بند کړی او چه کوم زما د حلقے نه ئے درے کسان ټرانسفر کړی دی بغیر زما د Consent نه، زهٔ ستاسو په وساطت ورته وایم چه دا کینسل کړی گنی د دے خلاف به مونږه بهرپور احتجاج کوؤ۔ ما سره به دا ټول ملگری په دیکښے شریک وی (تالیاں) دے زمونږ په حلقو کښے او زمونږ په ضلعو کښے بے جا مداخلت کوی او زه سپیکر صاحب، ستاسو په وساطت ورته دا ریکویسټ کوم چه دا آرډرز د کینسل کړی او زمونږ په حلقو کښے د بے جا مداخلت نه کوی۔ ډیره مننه، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، خانه، اودریږه، ده پسے جی، هغه فلور مے، څه نوم ئے دے، احمد خان بهادر صاحب۔ دا Recreation مسئلے خو د ټولو دی که دا وی نو بیا به یو ورځ دے له ور کړو نو۔

جناب احمد خان بہادر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، زهٔ په دے طمع ووم چه تاسو له زما نوم درځی او که نه؟ (قہقہے) زهٔ د سکندر عرفان حمایت کوم۔ جناب سپیکر صاحب، یواځے دا نه چه ایجوکیشن منسټر، هر یو منسټر به د متعلقه ایم پی اے نه تپوس کوی۔ د متعلقه ایم پی اے د اجازت نه بغیر یو کار نه دی کول پکار۔ بشیر بلور صاحب، ستاسو توجه غوارم۔ بشیر خان، زهٔ شا ته ولاړ یم جی، ستاسو توجه غوارم جی۔ هره حلقه کښے چه که ټرانسفرز کیږی، که پوسټنگ کیږی، که څه کار وی، متعلقه ایم پی اے د په اعتماد کښے اغستلے کیږی۔ که چرے متعلقه ایم پی اے په اعتماد کښے نه اخلی نو بیا ضرورت څه دے دلته (تالیاں) بیا مونږ څه د پاره دلته ناست یو جناب سپیکر؟ بیا خو د منسټر خپله خوښه ده چه څه کوی هغه د کوی۔ دویمه خبره، جناب سپیکر صاحب، زما دے ملگری دغلته نه آواز اوکړو چه مردان نه یو تاجر اغواء شوے دے۔

جناب سپیکر، دا زما ووتړ وو، د خپل کور مخے نه اغواء شوے دے، د ورځے اغواء شوے دے، ماښامی ټائم کښے، د دے د باقاعده تپوس اوکړے شی چه دا ولے تر اوسه پورے برآمد نه شو؟ د هغه کم از کم اووه اته ورځے اوشوے۔ چونکه هغه اقلیت برادری سره تعلق ساتی، سکھ وو هغه، د دے د پاره په دے باندے ټول هاؤس له پکار دی چه متفقه خپل قرارداد د پیش کړی او که هر څه کوی چه متعلقه حکامو ته اووائی چه دا کسان برآمد کړه ځکه که مونږه دغه خلقو سره په شا نه اودریږو نو د هغے خلقو دلته څوک دی؟ دریم جناب سپیکر صاحب، دا د کالجونو په حوالے سره۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس بس، جی، بس درے پوائنټه نه۔۔۔۔

جناب احمد خان بہادر: نه اودریږه جی، د کالج هغه خبره خو مے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: افتخار صاحب، افتخار صاحب۔

جناب افتخار خان: زهٔ جناب سپیکر، ډیر زیات مشکور یم۔ زهٔ هم سکندر عرفان چه کومه خبره اوکړه، هغه سپورټ کوم او هغے سره تړلے یوه خبره، جناب سپیکر، په مردان کښے هم داسے واقعات سټارټ دی، پرون نه هغه بله ورځ دلته په مردان کښے زمونږه ای ډی او ایجوکیشن چه د چا گناه صرف دا وه چه 1999 کښے چه کومه پالیسی بدله شوے ده او هغه د بیچ وائز او دا د میرټ والا پالیسی چه کومه جوړه شوے ده، د هغه گناه صرف دا ده چه هغه میرټ Follow کوی، هغه د میرټ Follow کولو نه د بچ کولو د پاره د هغوی یو نوے کس راروان دے، راځی هغه ځائے ته۔ پته نه لگی چه کوم صاحب بهادر هغه دغه دے؟۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب! زما خیال دے د دے جواب تسلی تاسو ورکړئ دے ټولو ممبرانو له۔ هم دغه یوه خبره ده۔۔۔۔۔ (شور)

جناب افتخار خان: مونږه غواړو جی، چه هغه ای ډی او صاحب د واپس راوستے شی هغه ځائے ته۔۔۔۔ (شور)

جناب سپیکر: آرډر پلیز، د مختصر خبرے د پاره زۀ تاسو له اجازت درکوم، لوئے تقریر د پاره نه دے۔ مختصر خبره کوئ جی، افتخار شاګئ۔

جناب افتخار خان: مونږه دا غواړو جی چه هغه ای۔ډی۔او، ایجوکیشن کوم چه د هغه ځائے نه ټرانسفر شو، صرف شپږ میاشتے اوشوے چه هغه راغلے وو دغه ځائے ته، صرف شپږ میاشتے اوشوے دغه ځائے ته راغلے وو۔ لږه مهربانی د اوشی یو میرټ د Follow کولو د پاره د یو داسے سړے چه زما په خیال هغه ای۔ډی۔او صاحب باره کښے زۀ قسم خوړے شم چه هغسےFair سړے ای۔ډی۔اوز کښے نشته دے۔ (تالیاں) نن هغه خلق راځی او د هغه ټرانسفر صرف۔۔۔۔

جناب سپیکر: انور خان! ستا هم دا خبره ده که بله ده؟

(شور)

جناب سپیکر: بیا کښینه، بیا کښینه لږ۔ د ده څه نوم دے یار؟ یو تن خو کښینئ کنه۔ عدنان وزیر صاحب۔ باقی بیٹھ جائیں، باقی بیٹھ جائیں۔

جناب عدنان خان: ډیره مهربانی، سپیکر صاحب۔ زۀ سپیکر صاحب، ستاسو په وساطت سره ایجوکیشن منسټر ته دا خواست کومه چه نورے ګلے په خپل ځائے خو زما خپل کلی والا سکول چه کوم دے، ګورنمنټ هائی سکول جانی خیل، هغه د 2003 نه بند دے۔ په هغے کښے ټیچران نه راځی۔ نن هم ما ای ډی او سره خبره اوکړه نو ای ډی او نه وو، ډپټی ای ډی او سره زما خبره اوشوه نو هغه ما ته اووئیل چه د اسمبلئ په فلور باندے اووایه نو دوئ ته خواست کومه چه دا څومره ټیچران چه کوم دی، هغوی ته د سزا ورکړی، د هغوی تنخواګانے د بند شی۔ زما د کلی سکول دے، زما خپل جانی خیل والا سکول دے، نور سکولونه خو هم بند دی خو زۀ صرف د خپل ځان تپوس کومه چه آخر دا لاپرواهی ولے ده؟ او د 2003 نه دا کار لګیا دے او هلته کښے وائی چه دا لاء اینډ آرډر سیچویشن دے۔ نو سپیکر صاحب، زۀ ستاسو په وساطت سره ایجوکیشن منسټر صاحب ته دا خواست کومه چه په دے باندے د فوری ایکشن واخلی۔ مهربانی۔ (شور)

تحریک التواء پر بحث

جناب سپیکر: کبنیئئ جی، تاسو ٹول کبنیئ۔ یو منٹ، پہ دے باندے موقع وروستو درکوم، وروستو درکوم درتہ۔ دا یو آئٹم نمبر 14 ھم ایجوکیشن باندے یو ایڈجرنمنٹ موشن دے۔ آئٹم نمبر14، مسٹر جاوید عباسی صاحب کا، چونکہ کئی دنوں سے یہ ڈیفر ہوتا آ رہا ہے تو اس کو میں پہلے لیتا ہوں۔ یہ ایجوکیشن سے Related ہے۔ بابک صاحب، آپ کے ڈیپارٹمنٹ سے وہ جواب بھی ذہن میں رکھیں اور اس پر بھی۔ Mr. Javed Abbasi, MPA, to please start discussion on your adjournment motion No. 31, admitted for discussion under rule 73 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Mr. Javed Abbasi, please.

جناب محمد جاوید عباسی: Thank you very much. جناب سپیکر، میں آپ کا بہت مشکور ہوں۔ کافی دنوں سے میں نے یہ توجہ دلاؤ نوٹس لایا تھا جو کہ بعد میں تحریک التواء میں Convert ہوا، تمام ہاؤس نے کہا کہ یہ بہت ضروری آئٹم ہے جس کو ہم ڈسکس کرنا چاہ رہے ہیں اور آج آپ نے، تمام ہاؤس ممبران صاحبان نے دیکھا ہو گا کہ اس پوائنٹ پر کتنے زیادہ ان کے مسائل ہیں اور اس پہ بات کرنا چاہتے ہیں۔ میں جو آج بات کرنے جا رہا ہوں، میں نہ تو حکومت کو Criticize کرنے کے حق میں ہوں اور نہ ہی منسٹر ایجوکیشن کو کیونکہ وہ بھی اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہے ہیں اور ہاؤس میں سب سے زیادہ جس آدمی نے ہاؤس میں تعاون کیا ہے ممبران کے ساتھ۔ جناب سپیکر، چونکہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ایک بہت بڑا ڈیپارٹمنٹ ہے اور ہر ضلع میں بہت زیادہ پرابلمز ہیں۔ جو سب سے زیادہ بڑا میرا پرابلم ہے جناب سپیکر، پانچ سو اساتذہ کی آسامیاں وہاں خالی ہیں اور پچھلے کئی سالوں سے وہ آسامیاں خالی چلی آ رہی ہیں۔ میں بشیر بلور صاحب اور منسٹر صاحب کی گفتگو کے بعد اپنی گفتگو شروع کروں کیونکہ دونوں سینیئر لوگ ہیں، تو اجازت ہے جناب؟ یہ کئی دفعہ ہم نے ایجوکیشن منسٹر صاحب کے نوٹس میں بات لائی ہے کہ اس حکومت کا سب سے پہلا جو اس صوبے کے لوگوں سے وعدہ تھا، وہ یہ تھا کہ ہر طالبعلم کے ہاتھ میں کتاب اور قلم ہو گی اور مجھے یقین ہے کہ آج بھی وہ اپنے اس وعدے پر قائم ہے انشاء اللہ لیکن میرا تعلق اس ضلع سے ہے، ضلع ایبٹ آباد سے، جہاں پچھلے کئی سالوں سے نہ تو کسی ہائیکورٹ کا کوئی آرڈر ہے، نہ سپریم کورٹ نے ایسا Restraining order دیا ہوا ہے، جناب، ہر سال تمام اضلاع میں Appointments ہوتی ہیں، آپ ایک منٹ کیلئے جناب سپیکر، اندازہ لگائیں کہ اگر آپ ضلع ایبٹ آباد کے کسی حلقے کے ایم پی اے ہوں

اور پانچ سو اساتذہ کی آسامیاں وہاں خالی ہوں، کوئی ایبٹ آباد ڈسٹرکٹ کا ایک سکول بھی نہیں ہے جہاں اساتذہ کرام کی تعداد پوری ہو، وہاں زلزلے نے سکون کو تباہ کر دیا تھا، بچے عمارتوں کے بغیر بیٹھے ہوئے تھے، عمارتوں کا خواب ایرا نے دکھایا ہے جو ابھی تک پورا نہیں ہو سکا۔ وہاں اساتذہ کرام کی اتنی بڑی تعداد، تین دفعہ جناب سپیکر، اس میں ایڈورٹائزمنٹ ہوئی ہے، تین دفعہ لوگوں کے انٹرویوز اور ٹیسٹ ہوئے ہیں، مجھے یقین ہے کہ جناب منسٹر صاحب اٹھیں گے اور یہ کہیں گے کہ چونکہ یہ کیس Sub judice ہے کسی عدالت میں۔ جناب سپیکر، ہوا اس طرح کہ جب پچھلی دفعہ ریکروٹمنٹ، آخری دفعہ انہوں نے کرنے کی خواہش ظاہر کی اور شروع کی تو کچھ تین چار طالبعلم چلے گئے ہائیکورٹ میں اور انہوں نے کہا ہے کہ جی یہ ریکروٹمنٹ چونکہ نیچ وائز نہیں ہو رہی ہے، لہذا عدالت Stay دے دے۔ عدالت نے ان کی بات سنی اور انہوں نے کہا ہے جی کہ آپ کا جو کیس ہے، وہ نہیں بنتا، آپ جائیں ڈیپارٹمنٹ سے یہ بات Take up کریں۔ انہوں نے ریکروٹمنٹ والوں کو کہا، کوئی پابندی نہیں لگائی، انہوں نے دوبارہ پراسس شروع کیا۔ وہ لڑکے جناب سپیکر، سپریم کورٹ میں چلے گئے۔ سپریم کورٹ نے کوئی Stay order جاری نہیں کیا۔ جناب سپیکر، یہ بالکل اس طرح ہے کہ آدمی بلڈنگ بنا رہا ہو اور عمارت بنا رہا ہو اور دوسرا سول کورٹ میں چلا جائے اور سول کیس لے آئے اور عدالت کوئی Stay grant نہ کرے اور ان کو ڈیپارٹمنٹ اسلئے زور دے گا کہ ہم بلڈنگ نہیں بنا رہے ہیں کہ عدالت میں کیس ہے۔ عدالتوں میں یہاں چالیس چالیس سال کیس ہو رہے ہیں۔ اب تین سالوں سے پانچ سو اساتذہ کرام کی چونکہ ہمیں بہت اشد ضرورت ہے تو میری Humble request ہو گی جناب، آپ کے ذریعے منسٹر صاحب کو کہ وہ اس بات پہ نہ لائیں کہ عدالت میں، میں نے سارا ریکارڈ ان کے ساتھ شیئر بھی کیا اور اب بھی کروں گا تاکہ فوری طور پر، پچھلی دفعہ جس دن میں نے اپنا یہ توجہ دلاؤ نوٹس لیا تو منسٹر صاحب نے ہاؤس میں کھڑے ہو کر کہا ہے کہ ہم پندرہ سے بیس دنوں کے اندر اندر، اگر وہ حساب لگایا جائے تو آج تیرہ دن جناب سپیکر، گزر چکے ہیں، میں پہلی دفعہ یہاں یہ لایا تھا تو مجھے یقین ہے کہ منسٹر صاحب میری اس بات کو سپورٹ کریں گے۔ وہ اس بات کو Positive لیں گے، وہ اس بات کو لیں گے کہ جو ہماری حکومت کا وعدہ ہے اور حکومت کی نیک نامی میں اضافہ تب ہی ہو گا کہ وہاں انہوں نے کوئی سیٹیں ہمیں نہیں دینی، کوئی فنانس کا مسئلہ نہیں ہے، صرف انہوں نے آج ہی زیادہ سے زیادہ اپنے ای ڈی او کو لکھ کر کہنا ہے جی کہ اگر کوئی Restraining order نہیں ہے، تو جناب، Stay order جو نہیں ہے تو اس پر فوری طور پر بھرتی کی جائے۔

جناب سپیکر: ہاں، ہاں۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، میری بات ابھی ختم نہیں ہوئی ہے، میں اپنا وقت دوسروں کو بھی دوں گا۔ ایک Interesting بات میں اس ہاؤس کے ساتھ شیئر کر رہا ہوں کہ ابھی حال ہی میں ایک سروے ہوا ہے۔ اس سروے رپورٹ کے مطابق جو حکومت کے سکولوں کے طالبعلم تعلیم حاصل کر رہے ہیں، ایک طالبعلم پر چھ ہزار روپے مہینہ خرچہ آتا ہے جناب سپیکر، اور اسی سروے ٹیم نے کہا، میں آپ کو کاپی بھی جناب، پیش کروں گا کہ برن ہال ایک Well Institution ہے ایبٹ آباد کے اندر اور ایک اچھا تعلیمی ادارہ ہے، وہاں جو طالبعلم تعلیم حاصل کرتا ہے، اس کا خرچہ ایک ہزار سے پندرہ سو روپیہ آتا ہے جناب سپیکر۔ اگر ہماری حکومت کے ایک طالبعلم کے اوپر چھ ہزار روپے کا خرچہ آتا ہے تو پھر جناب، ان کی تعلیم دوسرے پرائیویٹ سکولوں سے کہیں بہتر ہونی چاہیئے کیونکہ وہاں صرف ایک ہزار سے پندرہ سو، برن ہال کی میں بات کر رہا ہوں جو بہت، اس سے اگر دوسرے سکول ہوں پرائیویٹ، تو ان سے بھی تھوڑا تعلیم کا خرچہ آئے گا تو کیا وجہ ہے جناب سپیکر، کتنا بڑا اور اتنی Huge amount اس ڈیپارٹمنٹ کے اوپر خرچ ہو رہی، حکومت دے رہی ہے؟ اور یہ خرچہ ہر روز اور ہر مہینے ہو رہا ہے لیکن پچھلے پانچ، چھ، دس سالوں میں اپنے اور پرائیویٹ سکولوں کے رزلٹس اٹھا کر دیکھ لیں، یہ رزلٹس، آج بہت سے سکول صرف اسلیئے بند ہو رہے ہیں، ہمارے گورنمنٹ کے سکول۔۔۔۔

جناب سپیکر: کہ سٹاف نہیں ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: اور اساتذہ کرام بھی ہوں گے، وہاں شاید Facilities بھی موجود ہیں اور وہ اساتذہ کرام زیادہ کوالیفائیڈ ہیں ان سے جو پرائیویٹ سکولوں میں پڑھاتے ہیں لیکن لوگ اپنے بچوں کو نکال کر پرائیویٹ سکولوں میں لے جا رہے ہیں۔ یہ سب سے زیادہ تکلیف دہ عمل ہے اس ملک کیلئے کہ اپنے تعلیمی اداروں، جو حکومت کے تعلیمی ادارے ہیں، جو سرکاری سکول ہیں، جن پہ سب سے زیادہ اعتماد ہونا چاہیئے، پر سے لوگوں کا اعتماد اُٹھتا جا رہا ہے۔ میری ایک اور ریکویسٹ بھی ہو گی جناب سپیکر، کہ جو بھرتی کا طریقہ کار انہوں نے اختیار کیا ہوا ہے، اس کو مہربانی کر کے بیچ وائز ہونا چاہیئے۔ آج کسی لڑکی یا لڑکے نے اگر پی ٹی سی کورس پاس کیا ہے، کسی نے سی ٹی کا کورس پاس کیا ہے اور اگر یہ بھرتی کی اجازت نہیں دیتے تو جب چار سال بعد دیتے ہیں تو یہ اس طرح کرتے ہیں کہ صرف فریش جو لوگ ہیں، ان کو لیا جائے، ان تین سالوں میں جو

لوگ پیچھے رہ گئے ہیں، ان کے ساتھ بہت زیادہ ظلم ہو گا۔ یہ بھی میری ایک ریکویسٹ ہے کہ ان کو دیا جائے۔ جناب سپیکر، جو ایک اور بڑا مسئلہ ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مختصر، Sum up، Sum up کریں جی، کریں۔

جناب محمد جاوید عباسی: جی میں Sum up کر رہا ہوں۔ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے جس کی وجہ سے اساتذہ کرام آج پوری توجہ نہیں دے رہے ہیں۔ وہ یہ کہ پچھلی حکومت نے اساتذہ کرام کو چھ مہینے کے کنٹریکٹ پر بھرتی کرنا شروع کر دیا ہے۔ اب میں سمجھتا ہوں کہ یہ اساتذہ کرام کیلئے ٹھیک نہیں ہے۔ ان کو Surety ہونی چاہیئے ان کی نوکری کی۔ ایک دفعہ نوکری میں آ گئے تو ہمیشہ قائم رہیں گے جب تک وہ اچھا رزلٹ دیں گے۔ وہ کبھی ایم این ایز، کبھی ایم پی ایز، کبھی منسٹرز صاحبان کے پیچھے بھاگتے رہتے ہیں کہ چھ مہینے کے بعد پتہ نہیں کہ ہمارا کنٹریکٹ Renew ہو گا یا نہیں ہو گا اور چونکہ ان کی وہ توجہ جو انہوں نے ایجوکیشن انسٹی ٹیوشن میں طالبعلموں کے اوپر دینی چاہیئے، وہ ساری توجہ وہ اپنے لوگوں کے حجروں اور ان کے دفتروں میں گھومتے رہنے پر مرکوز رکھتے ہیں، لہذا میری یہ بھی اس ہاؤس کے ذریعے ایک Recommendation ہے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you. Inayat Ullah Khan Jadoon Sahib.

جناب محمد جاوید عباسی: اور سب سے Important معاملہ، جناب سپیکر، ایک آخری پوائنٹ جو سب سے زیادہ ضروری مسئلہ ہے۔۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، اس کو آدھا گھنٹہ بولنے کا موقع دیں تو پھر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عنایت اللہ جدون صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: میں جناب سپیکر، رولز کی بات کرتا ہوں، A speech during the debate on a motion for adjournment shall not……

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان کا مائیک ذرا آن کریں۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، میں آنریبل ممبر جو کہ Mover ہیں، تو اس سلسلے میں جو رول 76 ہے تو "Provided that the mover and the Minister concerned may speak for thirty minutes each." تو under the rules he is allowed to speak for thirty minutes.

جناب سپیکر: یہ بہت بڑا ایجنڈا ہے، پھر وہ رہ جائے گا۔

جناب عبدالاکبر خان: اب تو آپ نے۔۔۔۔۔۔ (شور)

جناب سپیکر: نہیں چونکہ ڈیفر تھا، اسلئے ہم نے ------

جناب عبدالاکبر خان: سر، نہیں سر، You are right Sir, you are right، اب میں آپ کی توجہ رول 73 کے (3) کی طرف دلانا چاہتا ہوں جناب سپیکر، کہ "If not less than fourteen Members so rise, the Speaker shall announce that the leave is granted," which has already been granted to the mover, already granted "and the motion will be taken up as the last item for discussion for not more than two hours." Janab Speaker! It is not because it is an adjournment motion, the Assembly do now adjourn. آپ کا جو ایڈجرمنٹ موشن ہو گیا ہے تو رولز دیکھیں جی۔ "75. Limitation of time of discussion. - On motion to adjourn for the purpose of discussing a definite matter of urgent public importance, the only question that may be put shall be "that the Assembly do now adjourn". اب اسمبلی اس کے بعد کوئی اور بزنس نہیں کر سکتی، سر۔

(شور)

جناب محمد جاوید عباسی: میں جناب سپیکر، میں آدھا گھنٹہ نہیں لوں گا، میں اپنی بات -----

جناب عبدالاکبر خان: پورا گھنٹہ بولو گے۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: جاوید صاحب! آخری دو منٹ۔ کریں جی بسم اللہ۔

جناب محمد جاوید عباسی: اچھا جی۔ ایک تو جناب سپیکر، ویسے بھی آپ ماشاء اللہ بڑے فراخدل ہیں۔ بڑے دل والا اللہ نے آپ کو بنایا ہے تو پھر جب اوپر سے رمضان کا مہینہ ہو تو فراخدلی میں کمی نہیں کرنی ہے۔ آپ نے الحمد للہ یہ جو معاملہ، جو ایشو میں نے ----

جناب سپیکر: ٹائم 9:30 مقرر ہے، یہ سارے لوگ اگر وقت پر آ جایا کریں تو ہر کسی کو آدھا گھنٹہ ملے گا۔

جناب محمد جاوید عباسی: انشاء اللہ، اگر آپ آئندہ ----

جناب سپیکر: تو آپ آتے نہیں ٹائم پہ۔

جناب محمد جاوید عباسی: ہم آتے ہیں جی، حکومت والے بھی آ جائیں تو انشاء اللہ آئندہ شروع کریں گے جی۔

(تالیاں/قہقہے)

جناب سپیکر: سب کا یہی حال ہے، سب لیٹ آتے ہیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، سب سے زیادہ Important معاملہ ہے جو اس پورے ہاؤس سے، پورے جتنے میرے آنریبل ممبرز یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، ان سے Relate کرتا ہے۔ چونکہ پہلے اس طرح ہوتا تھا جناب، سب سے زیادہ مسئلہ اساتذہ کرام کا ہے، اگر ہم ان کے پرابلمز سامنے نہیں لائیں گے تو یہ خرچہ پندرہ ہزار تک پہنچ جائے گا Per طالبعلم اور رزلٹ جو ہے، اس کی Performance وہی ہے جو آج یہاں ہو رہی ہے، ہمارے ہاں سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے، ہمارا پہاڑی علاقہ ہے، جب یہ ریکروٹمنٹ ہوتی ہے تو اگر یونین کونسل کا ایک Criteria سامنے آجائے کہ کوٹہ یونین کونسل کا 80% ہونا چاہیئے، ہوتا یہ ہے کہ جب ریکروٹمنٹ ہوتی ہے، جو سٹی کے لوگ ہیں، وہ سارے لوگ آجاتے ہیں پہاڑی علاقوں میں، ان کیلئے ابھی تک نہ تو سکول بنے ہوئے ہیں، نہ ان کی رہائش گاہیں بنی ہوئی ہیں، نہ ان کے بچوں کیلئے کوئی تعلیم ہے۔ جناب سپیکر! دور دراز تو نہ کوئی لیڈیز جا سکتی ہیں اور نہ ہی کوئی مرد جا سکتا ہے اور وہ سکول سارے سال بند رہتے ہیں۔ میری بہت ہی مؤدبانہ ریکویسٹ ہے آپ کی وساطت سے جناب، یہاں جو میرے معزز ممبران صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں، ان سے کہ پہاڑی علاقوں کے سکول صرف ایک ہی صورت میں کھل سکتے ہیں اور الحمد للہ آج وہاں بچیاں اور بچے موجود ہیں، جنہوں نے کورس کیا ہوا ہے، کہ ریکروٹمنٹ، بھرتی کا جو میرٹ ہے جناب سپیکر، وہ یونین کونسل کا 80% ہونا چاہیئے، ان کا مقابلہ Within Union Council ہونا چاہیئے۔ اگر ان کا مقابلہ رورل، اربن ایریا، دونوں کو مکس کر کے کریں گے تو پچھلے بیس سالوں سے یہ حکومت تجربے کرتی آرہی ہے، یہ سکول اسی طرح بند ہیں، میں چاہوں گا کہ یہ اس صوبے کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ میں چاہوں گا کہ اس معاملے کو دیکھتے ہوئے ہمارے ممبران بھی اس میں ضرور شامل ہو جائیں اور جو آخری بات، جناب سپیکر نے کہا کہ میں دو منٹ میں ختم کروں، کہ ہمارے ہاں اس دن بھی قاضی اسد صاحب نے جو ایجوکیشن منسٹر ہیں، میں ان کا شکر گزار ہوں، ایک ایشورنس دلائی تھی کہ تمام علاقے کے لوگوں کو ہارڈ ایریا الاؤنس ملتے ہیں، ہمارے نہ تو صرف ہارڈ ایریاز ہیں بلکہ Snow bound areas بھی ہیں، وہاں چھ چھ مہینے برف رہتی ہے اور لوگ مشکل سے گزارہ کرتے ہیں، ان کیلئے پورے صوبے میں الاؤنسز موجود ہیں لیکن انہوں نے ہزارہ ڈویژن کو بالعموم اور بالخصوص ضلع ایبٹ آباد کو نکالا ہوا ہے۔ تو میں چاہوں گا کہ دونوں منسٹرز صاحبان بھی آج یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، جس طرح دوسرے اضلاع کے اساتذہ کرام کو ہارڈ ایریا الاؤنسز ملتے ہیں، وہ ضلع ایبٹ آباد تک بھی Extend کئے جائیں۔ جناب سپیکر، میں آپ کا بڑا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ جو دونوں منسٹرز صاحبان

ہیں، وہ میری Humble request ہے ان سے، اس کو Positive لیں گے اور آج ہی آرڈر دیں گے۔ Thank you very much.

Mr. Speaker: Thank you. Janab Inayat Ullah Sahib.

جناب عنایت اللہ خان جدون: شکریہ۔ جناب سپیکر، میں آپ کا مشکور و ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ بیرسٹر جاوید صاحب نے جو بھی بات کی، یہ صرف انہی کے حلقے تک محدود نہیں ہے، میں اس میں Add کرنا چاہتا ہوں کہ یہ پورے ضلعے کی طرف سے انہوں نے نمائندگی کی اور ہم ان کی باتوں کو بالکل سپورٹ کرتے ہیں اور ہم اس کو Back کرتے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ جو معاملہ Jobs کا ہمارے ہاں وہاں پہ موجود ہے، اس وقت اس میں سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ بہت سے ہمارے لوگ، اساتذہ جن کو پچھلے چار پانچ سال سے Jobs نہیں ملی ہیں، Over age ہو چکے ہیں اور ابھی وہ جہاں پہ جاتے ہیں، Apply کرتے ہیں، جو بھی کرتے ہیں تو وہ Over age ہو چکے ہیں جس میں ان کا کوئی قصور نہیں ہے۔ یہ ایک ڈیپارٹمنٹل پرابلم تھا یا جو بھی تھا جس کی وجہ سے یہ Jobs نہیں ہوئی ہیں۔ تو جناب سپیکر، میں ریکویسٹ کروں گا کہ یہ جو نوکریاں ہیں، منسٹر صاحب نے جس طرح ہم سے وعدہ کیا تھا کہ پندرہ بیس دن میں انشاء اللہ اس کا حل نکالیں گے تو جب اس مسئلے کا حل نکالیں تو اس میں اس کو بیچ وائز کریں، نہ کہ جو نئے ہیں، ان کیلئے بیچ وائز اس کو کریں تاکہ ان لوگوں کو بھی نوکریاں مل سکیں جن کا اس میں (تالیاں) کوئی قصور نہیں ہے، جو آج پی ٹی سی کورسز کر کے پانچ پانچ، چھ چھ سال سے گھروں میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ جناب والا، میں بھی یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرے ضلع میں اس وقت ہمارے پاس اتنے اساتذہ موجود ہیں اور اتنی Jobs بھی Available ہیں کہ اگر یہ نوکریاں دی جائیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم اپنے ضلع کے تمام گورنمنٹ سکول کو More or less انگلش میڈیم میں Convert کر سکتے ہیں، ہمارے پاس اتنے ٹیچرز، اتنا سٹاف ہو جائے گا۔ Already آپ کو جس طرح کہ علم ہو گا کہ ہزارہ اور بالخصوص ایبٹ آباد کا ایجوکیشن لیول پورے صوبہ سرحد میں سب سے بہتر ہے اور اگر یہ تھوڑا سا ہماری سپورٹ کی جائے تو ہم اپنے بچوں کو، اپنے اس ملک کے مستقبل کو، اپنے اس صوبے کے مستقبل کو بہتر ایجوکیشن دے سکتے ہیں۔ اس لیول کی انگلش میڈیم ایجوکیشن دے سکتے ہیں جو شاید ان کو Otherwise available نہیں ہو گی یا جس کو وہ برن ہال اور پبلک سکول جیسے اداروں میں جا کر Afford نہیں کر سکتے تو وہ ان کو ہم ایبٹ آباد میں سرکاری اور گورنمنٹ سکول میں مہیا کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ جناب والا، میں نے پہلے بھی اس فلور پر یہ ریکویسٹ کی تھی، بجٹ اجلاس کے دوران بھی ریکویسٹ کی تھی اور آج بھی

میں آپ کی وساطت سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ہاں جو ہمارا ڈسٹرکٹ جیل ہے ایبٹ آباد کا جناب سپیکر، اس پہ میں آپ کی توجہ چاہوں گا، ہمارا جو ایبٹ آباد ڈسٹرکٹ جیل ہے، میں نے یہ بجٹ سیشن کے دوران بھی عرض کیا تھا کہ یہ شہر کے بالکل بیچ میں، وسط میں واقع ہے اور یہ Pre-partition بنا ہوا ہے۔ اس وقت یہاں پہ آبادی بہت کم تھی، اب اس کے ارد گرد پورا شہر آباد ہو چکا ہے۔ حالیہ زلزلوں میں یہ جیل Damage ہو گیا تھا اور آج کل اس کی پوزیشن حالیہ بارشوں میں یہ ہے کہ اس کی دیواریں بھی گر چکی ہیں۔ اس کو Rebuild کرنے کیلئے کیلئے ایرا نے پیسہ مہیا کیا ہے۔ جناب والا، میں اس ہاؤس سے یہ اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ میرا وہ اس میں ساتھ دیں کہ یہ جو جیل ہے، اس کو ایبٹ آباد شہر سے باہر شفٹ کر دیا جائے جس کیلئے متبادل جگہ موجود ہے، سرکاری جگہ موجود ہے، جس کو لینے کیلئے کوئی سرکار کا خرچہ نہیں آئے گا، اس کو Rebuild کرنے کیلئے کیلئے پیسہ جو ہے، جو پیسہ ایرا نے Commit کیا ہے، وہ پیسہ وہاں باہر لگایا جائے اور موجودہ جو جیل ہے، اس کو 'وومن یونیورسٹی' کیلئے دیا جائے جہاں پر میری بچیوں کیلئے تعلیم کا بہت بڑا مسئلہ ہے، ہمارے پاس کوئی ایسا ادارہ نہیں ہے کہ جہاں پہ ہم بچیوں کو اس وقت ایڈمشن دے سکیں۔ ایبٹ آباد، 'گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد فار وومن' میں اس وقت سیکنڈ شفٹ میں 560 نمبر کا سیکنڈ شفٹ میں میرٹ چل رہا ہے جس کی وجہ سے بچیوں کو داخل کرنے کیلئے نہ کوئی جگہ ہے، اگر ہم وہاں پر Seats بڑھانا چاہتے ہیں تو اسی کی جگہ ایک سو پچیس بچیاں ایک کلاس میں پڑھ رہی ہیں، اب پوزیشن یہ ہے کہ نہ وہاں کلاس رومز ہیں، نہ باہر جگہ ہے اور اتنا اس وقت لیڈیز کی اور خواتین کی ایجوکیشن پہ جس طرح گورنمنٹ بھی توجہ دے رہی ہے اور والدین بھی توجہ دے رہے ہیں تو ایک Shortage ہے۔ تو میں یہ ریکویسٹ کروں گا کہ ہمارے جیل کو جس کا متبادل جگہ بھی موجود ہے، اس کیلئے پیسہ بھی موجود ہے جس میں گورنمنٹ کا کچھ نہیں لگ رہا، صرف آپ جو پرانا جیل ہے، وہ ہمیں بطور 'وومن یونیورسٹی' دے دیں تو ہمارے شہر کی ایجوکیشن کے بہت سے مسائل حل ہو جائیں گے۔ بہت بہت شکریہ، جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> اس سے پہلے کہ دوسرا بھائی بولے، ایک وفاقی وزیر صاحب، نجم الدین خان ادھر تشریف لائے ہیں، ان کی طرف سے تمام وزراء صاحبان، تمام ایم پی اے صاحبان بمعہ فیمیل ایم پی ایز صاحبان کو آج رات افطار ڈنر کیلئے پی سی میں دعوت دی جاتی ہے۔ Individually کارڈز بھی تقسیم ہو چکے ہیں لیکن یہ خود Personally اس ریکویسٹ کیلئے آپ کے پاس آئے ہیں تو اس ڈنر میں شرکت فرمائیں۔ جی عالمگیر خان۔ جناب، پہلے قاضی اسد صاحب کو ایک منٹ کیلئے، اس کے بعد عالمگیر خان۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: شکریہ، جناب سپیکر۔ جاوید عباسی صاحب کی ایڈ جرنمنٹ موشن کی وجہ سے، ایک بل لائے ہوئے تھے، بڑا Important بل تھا اسلامیہ کالج یونیورسٹی کا، میں رول 22 کے Proviso کے تحت آپ سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ اس بل کو کل کے ایجنڈا میں شامل کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: یہ کل کے ایجنڈے میں شامل کر لیا جاتا ہے۔ جی، عالمگیر خان۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: شروع کوم پہ نامه د الله چه بخښونکے او مهربانه دے۔ جناب سپیکر صاحب، زۀ ستاسو توجه د منسټر صاحب، بابک صاحب، بابک صاحب، ما ته غوږ کیږ ده۔ (قہقہے) او کنه دیخوا-----

(تالیاں)

جناب سپیکر: تاسو وزیران صاحبان که Serious کیږئ نه نو ستاسو په ځائے به دا ټولے خبرے زما د طرف نه درځی، لږ Serious کښینئ۔ جی، عالمگیر خان۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: جناب سپیکر صاحب، زما په حلقه کښے په پی ایف۔6 کښے په بهادر کلی، اچهر گورنمنټ گرلز پرائمری سکول نمبر 2 کښے ټولے پینځه ټیچرانے وے او سحر چه زۀ لاړم د څلورو ئے ټرانسفر کړے دے او ثابت سکول کښے یو ټیچره ناسته ده۔ په پینځو کښے د څلورو ټرانسفر شوے دے چهټیانو دوران کښے او صرف یوه ټیچره وه په ثابت سکول کښے، نو منسټر صاحب ته دا خواست کوم چه مهربانی د اوکړی چه د دے بندوبست او د دوئ دا ټرانسفر د بیا زما په طبع اوکړی۔ یو د متنو ته واستوی، یو د دیخوا ورسک ته واستوی چه د دے سزا دغه ته-----

ایک آواز: اوس به جوړوی ځان۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: او کنه چه څومره لرے لرے وی۔ منسټر صاحب! د دے هاؤس په وساطت درته یو ریکویسټ کومه چه د دوئ دا ټرانسفر په کومه طریقه شوے دے، دا به کینسل کوئ او دا به بیا زما په طبع باندے کوئ۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ ذرا نوٹ کر لیں۔ سب جواب آپ نے دینے ہوں گے۔ جی، شازیہ اورنگزیب، شازیہ اورنگزیب۔

محترمہ شازیہ اورنگزیب: شکریه، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، اولنئ خبره دا ده چه دا په دے تعلیم باندے دا دومره ډیرے مونږ خبرے کوؤ خو مونږه دا سوچ نه کوؤ، هر یو کس اودریږی د خپلے علاقے هغه خبرے کوی، دے سکول کښے دا چل دے او د ټولو نه مخکښے افسوس خو ما له په دے خبره باندے دے چه دا General discrimination د حکومتی پارټیانو طرف نه سټارټ کیږی۔ یو سرکاری سکول تاسو موازنه اوکړئ د یو پرائیویټ سکول سره چه د هغے څه فرق دے؟ او بل به تاسو اوګورئ په دنیا کښے چه په تعلیم کښے او په علم کښے کوم ملک مخکښے دے، هغوی د دنیا امامتونه کوی۔ مونږ ډیر بدقسمته ملک یو چه مونږه Think tanks د بهر نه Import کوؤ، خپل خلق مونږ دغے حالاتو ته یا دغے درجے ته نه رسوؤ چه هغه خپله یو Think tanks وی۔ مونږ له حب الوطن خلق پکار دی جی۔ دا چه کوم حالات دی، په دیکښے مونږ ته Think tanks بهر نه Import کولو حاجت شته خو زهٔ دا وایم چه دا General discrimination ختمیدل پکار دی۔ په دے باندے تقریرونه بالکل عبث دی۔ اوس دا وخت دے جی چه دا Discrimination د ختم کړے شی او سرکاری سکولونه د هغه ګریډ ته Up-grade کړی او دغه لیول ته د راولی چه کوم لیول باندے پرائیویټ سکولز کار کوی۔ Thank you very much.

جناب سپیکر: جی، میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل کاکا خیل (وزیر جیلخانہ جات): جناب سپیکر، عرض یہ ہے کہ میں ایبٹ آباد جیل کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: د ایجوکیشن متعلق دا ایډجرنمنټ موشن روان دے۔

وزیر جیلخانہ جات: ایبٹ آباد جیل کے متعلق میں تھوڑا سا-----

جناب سپیکر: نه، جیل پریږدئ، هغه به بیا وروستو کوئ۔

وزیر جیلخانہ جات: نہیں، نہیں-----ٔ

جناب سپیکر: نہیں، جیل چھوڑیں، ایجوکیشن، ایجوکیشن-----

سردار اورنگزیب نلوٹھہ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: نلوٹھہ صاحب، سردار نلوٹھہ صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھہ: شکریہ، سپیکر صاحب۔۔۔۔

وزیر جیلخانہ جات: جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک چیز میں دوسری چیز نہ گھسائیں تو یہ نوبت نہیں آئے گی۔ یہ آپ غلطی کرتے ہیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھہ: سپیکر صاحب، میں آپ کا بڑا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ایک انتہائی اہم معاملے پر۔۔۔۔۔

وزیر جیلخانہ جات: جناب۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، انہوں نے غلطی کی، نئے ممبر ہیں، گزارا کرنا پڑے گا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھہ: بولنے کی جو اجازت دی۔ جناب سپیکر، میں جاوید عباسی صاحب اور عنایت خان صاحب کی باتوں کو دہراؤنگا نہیں لیکن اتنی ریکویسٹ ضرور کرونگا کہ چونکہ ضلع ایبٹ آباد زیادہ تر پہاڑی علاقوں پر مشتمل ہے، میں منسٹر صاحب سے اور پورے ایوان سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ آپ نے جو میرٹ تشکیل دیا ہے، میرٹ 80 فیصد یونین کونسل لیول پر ہونا چاہیئے کیونکہ پہاڑی علاقوں میں باہر شہروں سے استانیاں اور استاد نہیں جاتے ہیں، نہ ان کی رہائش کا وہاں پہ بندوبست ہوتا ہے۔ میرے حلقہ پی ایف 47 میں اس وقت بھی پچیس پرائمری سکولز اس وجہ سے بند ہیں کہ ایبٹ آباد اور ہری پور کی استانیاں وہاں پہ تعینات ہیں جو کہ سکولوں میں نہیں جاتی ہیں۔ اسلئے میں گزارش کرونگا منسٹر بابک صاحب سے اور قاضی صاحب سے، الحمد للہ یہ دونوں بڑے نوجوان اور بڑی محنت کر رہے ہیں تعلیم کے میدان میں، میں توقع رکھتا ہوں کہ اگر ہم نے صوبہ سرحد میں تعلیم کے میدان میں اس ادارے کو اتنا فعال کر دیا کیونکہ تعلیمی اداروں کو ہمیں الحمد للہ فعال اور مضبوط کرنا چاہیئے، تو میں سمجھتا ہوں کہ ہماری یہ بہت بڑی کامیابی ہو گی۔ جناب سپیکر صاحب، میں یہ گزارش کرونگا کہ یونین کونسل میرٹ کی جو لسٹ آپ تیار کریں گے، اسی فیصد میرٹ یونین کونسل وائز ہونا چاہیئے اور بیس فیصد اوپن میرٹ ہونا چاہیئے۔

جناب سپیکر: جی، جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ یہ بیرسٹر صاحب اور ایبٹ آباد کے جتنے ساتھی ہیں، ان کی جو Concern ہے، ان کی پوری تائید کرتا ہوں کیونکہ یہ صرف ایبٹ آباد کا مسئلہ نہیں ہے، پورے پختونخوا کا مسئلہ ہے اور خصوصی طور پر جو دیہی علاقے ہیں، وہاں کے امیدوار بہت زیادہ متاثر ہو رہے ہیں اس میرٹ پالیسی کی وجہ سے جو 40 اور 60 فیصد ابھی رکھا گیا ہے، 40 فیصد یونین کونسل کی ہے اور 60 فیصد اوپن

میرٹ ہے تو یہی وجہ ہے کہ یہ ٹرانسفر کی جتنی چیزیں یہاں پہ ڈسکس ہوتی ہیں اور جتنے سکولز بند ہیں، صرف سوات کے دیہی علاقوں میں جو ڈیٹا ہمیں موصول ہوا، اس میں 64 سکولز ابھی Close ہیں اس وجہ سے کہ وہاں پہ Plain areas کے Candidates ہیں، وہ جاتے نہیں رورل ایریاز میں۔ تو اس میں جو بھی، I don't know کہ اس پہ رولنگ ہونی چاہیئے، کیا ہونا چاہیئے؟ بابک صاحب اس پہ روشنی ڈالیں گے۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھہ: ہاؤسنگ میں ووٹنگ ہو گی۔

جناب جعفر شاہ: ہاؤسنگ میں ووٹنگ ہو جائے، ہم چاہتے ہیں کہ یہ اسی فیصد یونین کونسل لیول پہ ہو، میرے خیال میں اکثریتی ممبران کی یہی رائے ہے اور اس چیز کو بہت Important سمجھ کر آج ہمیں فیصلہ کرنا ہے، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: یہ جناب قاضی اسد صاحب، وزیر تعلیم ہائرایجوکیشن نے جو موشن Move کی ہے، اسلامیہ کالج یونیورسٹی کا بل آج کے ایجنڈے پہ تھا لیکن آپ لوگ چونکہ زیادہ۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب، آج کے ایجنڈے کا جو آئٹم رہ جائے، اسے کل کے ایجنڈے میں شامل کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: جی میں وہی کہہ رہا ہوں کہ آج کا جو ایجنڈا رہ گیا ہے، اس کیلئے اب ایوان سے میں رائے لینا چاہتا ہوں کہ آج کا جو رہ گیا ہے، یہ کل کے ایجنڈے میں ہم شامل کریں۔ جو اس کے حق میں ہیں، وہ ہاں' میں جواب دیں اور جو حق میں نہیں ہیں، وہ 'ناں' میں جواب دیں۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ بل اور اس کے ساتھ دوسرا ایجنڈا کل لیا جائے گا، جی ہاں۔ جی، ملک قاسم خان صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر): جناب سپیکر صاحب، مجھے اجازت ہے۔

جناب سپیکر: جی، بشیر احمد بلور، سینیئر وزیر صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، میں نے ایک ریکویسٹ کی تھی کہ وہ جو لیڈیز کے بارے میں جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ آپ اگر کارروائی روک کر مجھے اجازت دیں تو میں ایک ریزولیوشن پیش کرنا چاہتا ہوں جو کہ تمام پارٹیز کے پارلیمانی لیڈروں نے Accept کیا ہوا ہے، تو اگر آپ اجازت دیں میں رول کی Suspension کیلئے درخواست کروں۔

جناب سپیکر: یہ میرے خیال میں ایڈ جرنمنٹ موشن پہ چل رہی ہے تو پہلے یہ ختم کرتے ہیں، اس کے بعد آپ کر لیں جی۔ جی، ملک قاسم خان صاحب۔ اس کے بعد۔

ملک قاسم خان خٹک: شکریه، جناب سپیکر۔ د جاوید عباسی صاحب چه دا کوم موشن دے، دا ډیر اهم موشن دے۔ دا صرف د ایبټ آباد سره تعلق نه لری، دا د ټولے صوبے مسئله ده۔ جناب والا، مونږه ته خو ډیر افسوس دا لګی چه دوئ وائی چه دا Appointments د یونین سطح باندے اوشی جناب والا، دا میرټ چرته لاړو؟ که چرے یو استاد په یو ځائے کښے بهرتی شی او هغه خپل پوسټ ته نه ځی نو دا د چا کمزوری ده؟ جناب والا، چه ټو پورے په دے صوبه کښے میرټ نه وی یقینی نو دا صوبه ترقی نه شی کولے، "علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین تک جانا کیوں نہ پڑے"۔ جناب والا، چه دا کوم د Batch-wise طریقه کار عباسی صاحب نشاندهی کړے ده، دا ډیره صحیح خبره ده۔ رفته رفته چه دا کوم زاړه خلق پاتے کیږی او نوے خلق راځی، د هغے نه بعد جناب والا، هغے کښے ډرائنګ ماسټرز، پی ای ټیز، دا په ډسټرکټ سطح باندے شوی دی، چه کوم لږ دوئ نه اوچت سکیل کښے دی، دا د په ډویژن سطح باندے شی ځکه چه اوسه پورے په ډیره صوبه کښے مختلف، زهٔ دے معززممبرانو ته وایم چه سکولونه خالی دی ځکه چه ځنے ضلعے داسے دی چه په هغے کښے Educated خلق نه ملاویږی، هغے کښے اعلیٰ تعلیم یافته خلق نه ملاویږی اوسه پورے او ځنے ضلعے داسے دی، زهٔ خپله د کرک ضلعے سره تعلق ساتم، زهٔ د هغے نشاندهی کوم چه مخکښے ډرائنګ ماسټرز، پی ای، سی ټی، ایس وی، دومره کوالیفائیډ پراته دی خو اوسه پورے جاب ورته نه ملاویږی۔ وجه دا ده چه صرف ډسټرکټ سطح ته دا کیډر اړولے شوے دے، دا د ډویژن سطح باندے شی او ټوله صوبه کښے د جناب والا، د یونین سلسله ختمه کړی۔ عرض کوم ټولو ممبران اسمبلئ ته چه دا وجه ده چه نن پرائیویټ سکولونه ډیر په ترقئ روان دی خو سرکاری سکولونه وروستو روان دی۔ دا میرټ د یقینی شی که چرے مونږه کښے میرټ نه وی، که چرے میرټ نه وی۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: ہاؤس ذراSerious ہو جائے، ہاؤس ذراSerious ہونے دیں۔

(شور)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بی بی! یا تو آپ واک آؤٹ کرتی ہیں اور یا بس یہی کرتی ہیں۔

ملک قاسم خان خٹک: دا د تعلیم غونډے یو اهمه مسئله زیر بحث ده، لږ مهربانی اوکړئ په ښه طریقه ئے واورئ۔ جناب والا، چه کله کومه صوبه کښے میرټ نه وی، په کومه ضلع کښے میرټ نه وی، خپله سوچ ورته کوئ چه هغه به ترقی څه اوکړی؟ او تعلیم غونډے اهم مسئله، دے ته ډیره توجه ورکول دی۔ دا سے نه چه دا کوم باندے ئے بابک صاحب لګولے دے، چه وزیر تعلیم ئے بابک صاحب وی او محکمه تعلیم وی، تاسو پخپله سوچ کوئ چه دا به څه کوی؟ شکریه، ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔

وزیر جیلخانہ جات: جناب، اجازت ہے؟ انہوں نے جو بات کی ہے، اس حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ابھی عبدالاکبر خان کو فلور دیا ہے، اس کے بعد دے دیں گے۔

وزیر جیلخانہ جات: مگر جناب، ان سے پہلے آپ مجھے فلور دے چکے ہیں۔

جناب سپیکر: بس غلطی وہ ہو گئی، دوبارہ غلطی کیوں کروا رہے ہیں مجھ سے؟ یہClear کر لیں، عبدالاکبر خان آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: میں بیٹھ جاؤں جی؟ اگر انہیں فلور دیتے ہیں تو میں بیٹھ جاؤنگا۔ خیر ہے جی، انہیں دے دیں۔

جناب سپیکر: اچھا آپ بیٹھ جائیں۔ جی میاں نثار گل صاحب۔ وزیران خو به ډیره ګزاره کوی، تاسو۔۔۔۔۔

وزیر جیلخانہ جات: نہ جی، میں گزارا کرتا ہوں جناب سپیکر۔ جب آپ نے مجھے فلور دے دیا، پھر واپس لے لیا تو کم از کم میں بھی تو اس میں بیٹھا ہوں۔ میرے بھائی نے جو بات کی، اگر آپ اس کو ٹائم نہ دیتے تو پھر میں جواب بھی نہ دیتا لیکن جب انہوں نے ایوان میں بات کی تو میں اسی ڈیپارٹمنٹ کا منسٹر ہوں، میں ان کو تسلی بخش جواب دونگا کیونکہ جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایڈ جرنمنٹ موشن آپ کے ڈیپارٹمنٹ کے متعلق ہے؟

وزیر جیلخانہ جات: نہیں، میرے ڈیپارٹمنٹ کے متعلق نہیں ہے لیکن انہوں نے جو پانچ منٹ جیلخانہ جات پر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب، جو ایڈ جرنمنٹ موشن چل رہی ہے، وہ اس پہ ہے؟

وزیر جیلخانہ جات: نہیں، انہوں نے پانچ منٹ جیلخانہ ایبٹ آباد کے متعلق تقریر کی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ نیا بندہ ہے، آپ پرانے، سینیئر بندے ہیں، ان کو تھوڑا Relax کر دیں۔

وزیر جیلخانہ جات: آپ نے ان کو موقع بھی دیا، پھر ان کو جواب بھی ملنا چاہیئے کہ میں نے وہاں پہ کچھ کام کیا ہے یا نہیں کیا ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب، اس وقت ایجوکیشن کے حوالے سے بات ہو رہی ہے تو Minister concerned ان کی طرف سے جواب دے دیں لیکن ایڈ جرنمنٹ موشن میں Minister concerned اور جو Mover ہے، ان کا الگ ٹائم ہے، باقی ممبرز کا ٹائم ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میاں صاحب بڑے Experienced آدمی ہیں، یہ اگر کوئی بات کرانا چاہتے تو اپنے منسٹر کو بریف دے دیں۔

جناب سپیکر: صحیح بات ہے، میں Minister concerned کو دونگا، اس پہ آپ نہیں بول سکتے۔ آپ بیٹھ جائیں جی، پلیز۔ (تالیاں) مولوی عبیداللہ صاحب۔

مولوی عبیداللہ: **نحمده ونصل علىٰ رسوله الكريم۔** جناب سپیکر صاحب، انتہائی افسوس کے ساتھ میں اسمبلی کے سامنے یہ کہہ رہا ہوں، رمضان کا مہینہ بھی ہے، جس طرح یہ ہم کیمرے کی زد میں ہیں، اسی طرح خداوند تبارک وتعالیٰ کا سب سے مضبوط قسم کا کیمرہ ہے، اس کی زد میں بھی ہم ہیں۔ ہمیں چاہیئے، خداوند تعالیٰ فرماتے ہیں "وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ ءَابَآئِهِنَّ أَوْ ءَابَآءِ" قرآن کا یہ فرمان ہے، یہ حکم ہے۔ خواتین کو یہ فرماتے ہیں کہ تم اپنی زینت کو، اپنے حسن کو، اپنی عورت کو اپنے شوہر کے سوا اور کسی کے سامنے مت واگزار کیا کرو، مت دکھایا کرو۔ (تالیاں) میں بڑے احترام سے اپنی بہن کو یہ کہتا ہوں، خدا سے ڈریں، دیکھیں، خدا کی گرفت بڑی سخت ہوتی ہے۔ إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ۔

جناب سپیکر: آپ ایڈ جرنمنٹ موشن کی طرف آ جائیں جی۔

مولوی عبیداللہ: اچھا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایڈ جرنمنٹ موشن پہ بولیں جی۔

مولوی عبید اللہ: کہیں خدا کا عذاب نازل نہ ہو ہم پر کیونکہ ایک عورت سامنے جاتی ہے، منہ کر کے بات کر لیتی ہے، اپنے حسن کو دوسروں کے سامنے کر دیتی ہے، یہ مناسب نہیں۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: ایڈ جرنمنٹ موشن پر آ جائیں۔

مولوی عبید اللہ: دیکھیں جی، یہ خاتون کا ایک طرز ہے۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: ایڈ جرنمنٹ موشن پہ آ جائیں ورنہ آپ بیٹھ جائیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب، یہ اپنی تحریک پر بات کریں، یہ موضوع سے ہٹ کر غلط باتیں کر رہے ہیں، انہیں روکیں۔۔۔۔

مولوی عبید اللہ: یہ اس خاتون کا ایک طرز ہے، یہ جو کہہ رہی ہے، اس پہ طنز کر رہی ہے۔ یہ ہم پر اللہ کی لعنت ہو گی۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب، یہ ہاؤس میں غلط باتیں کر رہے ہیں، یہ ذاتیات پر اتر رہے ہیں۔۔۔۔

(قہقہہ)

مولوی عبید اللہ: روزانہ اس قسم کی باتیں، یہ اللہ کے قہر کی طرف دعوت دینا ہے۔ جناب والا، ایڈ جرنمنٹ موشن کی طرف آتا ہوں۔ جناب والا، پاکستان اور چین کے درمیان شاہراہ ریشم کے ذریعے۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں جناب، انہوں نے غلط باتیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں کرتا ہوں نا، آپ پلیز بیٹھ جائیں تھوڑا، یہ بیٹھ تو جائیں، مجھے بات تو کرنے دیں، آپ سب سے زیادہ بد معاشی کرتے ہیں، مجھے بات تو کرنے دو۔

(تالیاں)

مولوی عبید اللہ: بات سنیں کوئی بڑی چادر لا کر اس کے اوپر ڈالیں تاکہ پردے میں ہو جائے۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بھی بیٹھ جائیں۔

مولوی عبید لااللہ: کوئی بڑی چادر اس پر ڈلوائیں تاکہ پردے میں ہو جائے۔

جناب سپیکر: بس آپ بھی بیٹھ جائیں، جو ناشائستہ الفاظ انہوں نے کہے ہیں، وہ حذف کئے جائیں۔

مولوی عبید اللہ: جناب والا۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس ایڈ جر نمنٹ موشن پہ خالی بولیں، اس سے آگے ایک لفظ نہیں۔

مولوی عبیداللہ: جناب والا، چین اور پاکستان کے درمیان شاہراہ ریشم کے ذریعے سے بہت بڑی ایک ٹریڈ چل رہی ہے، ست ایک مقام ہے جہاں پہ کسٹم دیا جاتا ہے، میں آپ کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ ست میں جتنا کسٹم لیا جاتا ہے، مرکزی حکومت لیتی ہے، جب ست سے وہاں ٹریڈ آجاتا ہے ہمارے کوہستان میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: اب ایجوکیشن پہ بات ہو رہی ہے، ایجوکیشن پہ۔ یہ ایڈ جر نمنٹ موشن ایجوکیشن پہ ہے۔

مولوی عبیداللہ: یہ جنرل موشن ہے، عام بس، اس میں آپ کے علم یہ ضروری بات میں لانا چاہتا ہوں، موشن ہے، اس میں بات کہہ لوں، یہ ضروری بات ہے جو کہ میں یہاں لانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: دا څه وائی یار؟ عبدالاکبر خان! اس کو ذرا Clear کر لیں۔

مولوی عبیداللہ: Clear ہے۔ دا ایډجرنمنټ موشن دے کنه، په دے کښے خبرے کومه زۀ۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! اس پوائنٹ کو ذرا Clear کریں۔ ایجوکیشن کے علاوہ۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، عام ایڈ جر نمنٹ موشن کا یہ ہے کہ جس آنریبل ممبر نے Move کی ہے، اسی پر آپ بولیں گے۔ آپ ایڈ جر نمنٹ موشن سے، جو Contents ہیں، ان Contents سے آپ دوسری چیز نہیں لے سکتے کیونکہ اس ہاؤس نے ایڈمٹ کی ہے اسی کو، جو آنریبل ممبر نے Move کی تھی اور آپ نے ہاؤس سے پوچھا تھا اور ہاؤس نے ووٹ دیا تھا کہ 'ہاں' ہم اس کو ایڈمٹ کراتے ہیں، تو آپ اس سے Deviation تو نہیں کر سکتے یا کسی اور موضوع پر اگر بولیں تو اس کیلئے پریولج موشن دے دیں، ایڈ جر نمنٹ موشن دے دیں یا دوسری کچھ چیز دے دیں اور اس کو آپ Allow کریں لیکن As for as this adjournment motion is concerned, it is a specific matter of urgent public importance.

جناب سپیکر: Clear ہو گیا۔ ابھی اسی پر کچھ بولنا ہے تو ٹھیک ہے، نہیں تو Next پہ آجائیں۔

مولوی عبیداللہ: پھر میں کر لونگا، ابھی میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: پھر دوسرے پر آپ آجائیں۔ ہاں انور خان، پلیز۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ د دے نه مخکښے جی ما په دے هاؤس کښے ستاسو په وساطت باندے یو قرارداد پیش کړے وو،

زمونږه په دير کښے ګورنمنټ ګرلز ډګری کالج تيار شوے دے ، د هغے بلډنګ تيار دے ، ماسره منسټر صاحب په دے فلور باندے ستاسو په مخکښے دا وعده کړے وه چه ته دا خپل قرارداد واپس واخله، مونږه په ديکښے کلاسونه شروع کوؤ جی۔ نن په ايډمشن باندے دوه مياشتے جی تيرے شوے ، تاحال د هغے د پاره د پرنسپل يا د سټاف هيڅ قسم بندوبست نه دے شوے جی۔ دويمه خبره دا ده جی چه په هغه سکول کښے چوکيداران نشته۔ ډير قيمتی بلډنګ جوړشوے دے ، نن سبا جی په دير کښے حالات خراب دی، سکولونو ته بمان ايښودے کيږی، سکولونه الوزولے کيږی، دغه د کروړونو روپو بلډنګ خوشے پروت دے ، سبا خدانخواسته جی، يو طرف ته د جينکو هغه قيمتی کال چه منسټر صاحب په دے فلور باندے زما سره دا وعده کړے وه او ما خپل قرارداد پيش کړے وو چه په ديکښے به مونږه کلاسونه شروع کوؤ، نن جی د فرسټ ايئر هلته د جينکو قيمتی کال ضائع کيدو والا دے۔ يو خو جی فوراً په هغه کالج کښے د فرسټ ايئر کلاسونه د شروع شی، صرف يو پرنسپل د ورله ورکړی جی او د چوکيدارانو انتظام د ورله اوشی، داسے نه چه د کروړونو روپو بلډنګ دے ، سبا هغه هم چا الوزولے وی۔ دويمه خبره دا ده جی چه د يخنئ موسم راروان دے ، زمونږه په دير کښے په ډيرو سکولونو کښے جی که تۀ اوګورے ، فرنيچر خو پريږده جی، مخکښے به ټاټونه ورکول، هغه ټاټونه هم نشته دے۔ هلکان په اوړی کښے خو بهر ناست وی، سايے ته ناست وی، نن په سکولونو کښے هلته دا حال دے جی۔ منسټر صاحب په دے فلور باندے وعده کړے وه، زۀ يو ځل بيا تاسو ته دا درخواست کومه جی چونکه زمونږه د قوم، د صوبه سرحد د ټولو نه زيات بجټ ايجوکيشن ډيپارټمنټ باندے خرچ کيږی، په يو ماشوم باندے چه هزار روپئ خرچه کيږی، که تاسو پرائيويټ سکولونه اوګورئ جی، پرائيويټ سکول کښے زمونږ په دير کښے چه کوم سکولونه دی، تين سو روپئ نه واخله تر ايک هزار روپئ ټيوشن فيس دے ، نور د هغه سکولونو رزلټ تاسو اوګورئ او ګورنمنټ، زما خو دا پروپوزل دے جی که محکمه تعليم يا د ايجوکيشن ډيپارټمنټ دا حال وی نو ګورنمنټ د يو ټهيک ټهاک پاليسی جوړه کړی، دا قيمتی بلډنګونه چه کوم ضائع کيږی، دا د حکومت هغه سکولونو ته ليز باندے ورکړی او د سکول

ماشومانو ته چه کوم ټیوشن فیس د حکومت دے، سیدها سادها هغه ټیوشن فیس د ورکوی۔ ټوله محکمه Politicize شوے ده جی۔ حکومت د دغه هلکانو ته ټیوشن فیس ورکړی او دا سکولونه چه کوم، دے خلقو چه کوم سیاسی هغه جوړ کړے دے چه د دے نه دغه اوکړی۔ په دے طالبعلمانو باندے جی چه چه هزار روپئ خرچ کیږی۔ دغه سکول، کالج زما خبره ده جی، دے کالج کښے بل څه کلاسونه جی۔ تهینک یو، سر۔

Mr. Speaker: Thank you. Badshah Saleh Sahib.

ملک بادشاہ صالح: ډیره مهربانی، شکریه۔ جناب سپیکر صاحب، دا کوم بحث چه نن په ایجوکیشن باندے کیږی جی، نو په تعلیم باندے چه کوم بحث کیږی جی چه ټول په قرآن پاک کښے اللہ تعالیٰ چه کوم زیات حکم مسلمانانو ته ورکړے دے، د ټولو نه زیات، د مونځ، د روژے او د زکواة، د هر څه نه سیوا هغه د علم حکم دے چه اللہ تعالیٰ څوبیس سورتونو کښے ډائریکټ یا' ان ډائریکټ 'د علم حکم ورکړے دے جی۔ کومو قومونو چه علمونه حاصل کړل او هغوی په علم پوهه حاصل کړه جی، نو تاسو ته به پته وی چه هغوی ټوله دنیا باندے حکومتونه اوکړل۔ کله چه باره سو مسلمانانو سره علم وو جی، نو تاسو وینئ چه یو طرف ته هغوی بلقان ته اورسیدل، بل طرف ته فرانس ته اورسیدل، بل طرف ته روس ته اورسیدل۔ کله چه علمی کمزوری په مسلمانانو کښے راغله نو د هغوی حالت اوس جی ستاسو مخکښے دے۔ مسلمان په دے حالت کښے په دنیا کښے چه دے حد ته اوس رسیدلے دے چه بم په ځان پورے تړی او ځی او ځان هم الوزوی او مسلمانان هم الوزوی۔ هغه علمی کمزوری دے حد ته رارسیدلے ده۔ تاسو ته دا هم پته ده چه اولنئ غزوه د بدر د مسلمانانو په تاریخ کښے یو غټ جهاد تیر شوے دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ټائم لږ مختصر دے، هغے ته راشئ، سبجیکټ ته، سبجیکټ باندے مختصر۔

ملک بادشاہ صالح: هغے کښے هم چه خلق گرفتار شو او چه کوم پکښے۔۔۔۔

جناب سپیکر: د ډیپارټمنټ اصلاح د پاره خبره اوکړه۔

ملک بادشاہ صالح: ښه جی۔ کوم خلق چه گرفتار کړے شو نو هغوی کښے هم چه چا ته علم یاد وو نو هغوی ته ئے وئیل چه تاسو به لس مسلمانانو ماشومانو ته علم ورکوئ نو ستاسو دغه جزیه ده او فدیه هم دغه ده جی۔ کوم حالات زمونږ په دے صوبه کښے شروع دی نن سبا، دا کوم څه چه شروع شوی دی جی، زمونږ سکولونه چه کوم الوزی جی، کوم نقصان چه کیږی، دا بیرته څه داسے خلق بیا راننوتی دی چه زمونږ مسلمانانو چه چا څه لږ علم، څه پوهه حاصله کړے ده، نه هغه شے ترے واپس اغستل غواړی جی، هغه علم کمول غواړی۔ نو مونږ له او حکومت له او ټولو له په دے باندے متفقه طور کښینا ستل پکار دی جی بغیر څه د لالچه، بغیر څه د سیاسی مقصد نه چه مونږ علم طرف ته توجه ورکړو جی۔ په سکولونو کښے د استاذانو چه کوم کمے دے، زما په حلقه کښے جی په یو سکول کښے هیډ ماسټر نشته او نه پکښے پرنسپل شته جی۔ په یو حلقه کښے چه څومره هائی سکولونه دی جی، صرف پینسټھ سکولونه داسے دی زمونږ چه هغه په دے تیر شوی دور کښے د هغے نه ډیټیل باندے ئے خلق بوتلی دی۔۔۔۔

جناب سپیکر: وزیر تعلیم صاحب! د دوئ دا خبره واورئ، دا ټول ایډجرنمنټ موشن ستاسو په محکمه باندے دے۔ تاسو ته هم دا سوال دے چه دے به نه چھیړئ، نن به دے پریږدئ چه دے واؤرئ۔

ملک بادشاہ صالح: سر، پینسټھ سکولونه زمونږ په دے حالت کښے دی چه په تیر شوی دور کښے کوم حکومت چه اوس سابقه دے، هغوی په ډیټیل د هغے نه خلق بوتلی دی او په هغے کښے ئے کښینولے دی جی۔ ما پخپله 'دون' ورته وائی په شرینگل یونین کونسل کښے جی، په ډیټیل خلق بوتلی وو۔ تیر شوی امتحانونو کښے داسے ټائم هم راغلے وو جی چه هغے کښے څوک استاد نه وو چه د هغه وړو نه ئے امتحان اغستے وے جی۔ زهٔ تلے یم، بیا د بل سکول نه مے استاذ راوستے دے، چه ته کښینه او د دوئ نه امتحان واخله جی، نو زهٔ خو خبرے۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس۔۔۔

ملک بادشاہ صالح: خو مشران هم شته۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس ټھیک شوه۔

ملک بادشاہ صالح: زمونږ خو پوهه خلق هم شته جی، زمونږ د سکولونو تعلیمی حالات۔۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you, thank you very much…..

ملک بادشاہ صالح: زمونږ د ماشومانو پرهائی د دے وجے نه متاثره کیږی نو د دے وجے نه که په دے باندے توجه ورکړے شی نو ډیره مهربانی به مو وی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: راجہ فیصل زمان صاحب۔ بنچ کو ذرا Thumbing کریں، بڑی مدت بعد اٹھے ہیں۔ راجہ صاحب۔

راجہ فیصل زمان: سر، مختصر بات یہ ہے، میری گزارش ہے منسٹر صاحب سے،ایک تو یہ جب بھی، کنٹریکٹ دیکھیں، کنٹریکٹ میں سب سے بڑی غلطی یہ ہوتی ہے کہ ٹیچر Appoint ضرور ہوتا ہے لیکن وہ وہاں سے ٹرانسفر کرا کے اپنی مرضی کی جگہ چلا جاتا ہے۔ اس کو اس کنٹریکٹ میں پابند کیا جائے کہ جب تک اس کا کنٹریکٹ ہوگا، اگر وہ اس جگہ کو چھوڑے گا تو اس کی نوکری بھی ختم ہوگی، یہ اس میں شامل کرنا ضروری ہے۔ پھر ہم ہی Politicians ہوتے ہیں، ہم مجبور ہوتے ہیں یا بلیک میل ہوتے ہیں اور ہم ہی آکر یہ سب کچھ کراتے ہیں۔ میری گزارش یہ ہوگی منسٹر صاحب سے بھی کہ جو بندہ بھی Vacant post پہ ٹرانسفر کرتا ہے، اس کو ضرور کر کے دیں، اس Condition کے ساتھ کر کے دیں کہ سکول بند نہیں ہوگا۔ اگر سکول بند ہوگا تو Vacant post پر بھی ٹرانسفر نہیں ہوگی۔ میری یہ گزارش ان سے ہے کہ آپ نے یونین کونسل کی سطح پہ لوگوں کو رکھنے کا سوچا ہے لیکن ایسی یونین کونسلیں بھی ہیں، جس طرح ایبٹ آباد کے میرے بھائیوں نے بتایا ہے کہ وہ اتنی بڑی بڑی ہیں کہ ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں بندہ جا نہیں سکتا۔ اگر ایک گاؤں میں ایک بچی پی ٹی سی موجود ہے، وہاں پڑھانا چاہتی ہے تو آپ اس کو ضرور وہاں پہ کوشش کر کے Accommodate کریں۔ میرٹ کا میں ضرور کہتا ہوں، میرٹ آپ دیکھیں گے تو ہم ہری پور سے آپ کو 80% نمبرات والی لڑکی دے دیں گے لیکن وہ وہاں جا کر پڑھائے گی نہیں، پڑھائے گی اسی گاؤں کی بچی جو اس گاؤں میں رہتی ہے۔ لہذا آپ کوشش کریں کہ یہ جو گاؤں پہاڑی علاقے ہیں، جہاں جہاں بچیاں گاؤں میں موجود ہیں، پڑھانا چاہتی ہیں، خواہشمند ہیں، وہ وہاں پہ پڑھائیں، نہ کہ دور سے جا کے پڑھائیں اور فری تنخواہیں گھر بیٹھ کے لیں۔ میری یہ آپ سے گزارشات تھیں جی۔

Mr. Speaker: Thank you. Mufti Janan Sahib.

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب، دا خبره خو ډیرو ورځو نه چھیړلے کیږی او بار بار وئیلے کیږی خو د هر یو سړی زړه درد اوکړی، هر هغه سړے چه اوګورے هغه دغه ژړه کوی چه زما سکولونه خالی دی او تعلیمی ادارے خالی دی۔ زهٔ دا عرض کوم چه پی ایف 43، د هنګو دواړو حلقو هائی سکولونو کښے یا درے استاذان دی یا څلور، زیات نه زیات شپږ استاذان دی ورکښے۔ سائنس ټیچر، هیډ ماسټر، هیڅ څوک ورکښے نشته دے خو که دلته په دے باندے ډیر بحث اوکړو، زهٔ وایم چه دا بحث به داسے فائده مند ثابت نه شی۔ دے ته د حکومت، سره د دے حلقو د ممبرانو یو کمیټی جوړه کړلے شی چه په دے باندے یو سوچ اوکړلے شی چه آیا دا خامئ کوم ځائے نه دی؟ داسے استاذان هم شته دے چه هغوی کورونو کښے ناست دی او یو ساز باز ئے کړے دے، تنخواه نیمه ستا او نیمه زما۔ تنخواه مکمله طریقے باندے اخلی او روغه میاشت کښے دا نور کسان د هغوی په ځائے باندے دستخطونه کوی۔ چه کله څوک ذمه دار خلق ورشی، هغوی رجسټر اوښائی چه ټوله میاشت کښے دا حاضر دے او حال دا وی چه میاشت کښے هغه دوه ورځے هم نه وی حاضر شوے، نو زهٔ دا عرض کوم چه تعلیم یو اهمه او یو بنیادی د دے ملک د بچو یوه مسئله ده، په دے باندے د د حکومت، سره د دغه کسانو یو کمیټی جوړه کړلے شی او په دے د سفارشات مرتب کړلے شی او آئنده لائحه عمل د دے د پاره وضع کړلے شی۔

جناب سپیکر: شکریہ، مفتی صاحب۔ سردار شمعون یار خان۔

سردار شمعون یار خان: شکریہ جناب سپیکر، کہ آپ نے مجھے ایک اہم موضوع پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میرا تعلق حلقہ پی ایف 45 ایبٹ آباد سے ہے، جہاں پہ تین سال پہلے ایک زلزلہ آیا اور اس میں اس حلقے کے اور اس کے ساتھ ساتھ ایبٹ آباد کے بھی بعض حلقوں میں سکولوں کی عمارات کو شدید نقصان پہنچا اور اس نقصان سے یہ ہوا کہ ابھی تک جو ایک محکمہ بنا، اس نے صرف ان کی چیکنگ کی اور ابھی تک ان کے اوپر کام شروع نہیں ہوا اور تین سال گزرنے کے بعد بھی وہاں پہ صرف دو سکول بن سکے ہیں، مکمل ہوئے ہیں۔ اس طرح کی اگر کارکردگی رہی تو میں سمجھتا ہوں کہ وہاں پر جو بچے تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں، ان کیلئے یہ ناممکن ہوگا کہ وہ اس سٹیج پہ پہنچ سکیں اور وہ تعلیم حاصل کر سکیں، تو میں آپ سے گزارش کرونگا

اس وساطت سے کہ محکمے کو ہدایت کی جائے کہ جلد سے جلد اس طرح کے کاموں کو مکمل کرے اور اس کے ساتھ میں محکمہ تعلیم اور منسٹر صاحب کو یہ بات بتانا چاہونگا کہ گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول خان پور جس کی عمارت دو سال سے تعمیر ہے اور وہاں پر اساتذہ نہ ہونے کی وجہ سے وہ سکول بند ہے اور اساتذہ اس وجہ سے نہیں ہیں کہ ہمارے ضلع ایبٹ آباد میں چار سال سے بھرتیاں نہیں ہوئی ہیں، تو میں ایک بار پھر گزارش کرونگا کہ یہ ایبٹ آباد کیلئے، خاص طور پر ہمارے ایبٹ آباد شہر کیلئے، ڈسٹرکٹ کیلئے اساتذہ کو بھرتی کیا جائے اور اس میں Priority رکھی جائے کہ یونین کونسل کی سطح پر ان کو بھرتی کیا جائے کیونکہ ہم سب کے علم میں ہے اور راجہ صاحب نے جس طرح ذکر کیا کہ دوسرے اساتذہ ہیں، وہ وہاں پہ نہیں جاتے، ان کی مشکلات ہوتی ہیں کئی قسم کی، تو میں آپ کی وساطت سے اور اس ایوان کی وساطت سے یہ بات محکمے کو بتاتا ہوں کہ وہ سنجیدگی کے ساتھ کارروائی کرے۔

Mr. Speaker: Thank you. Sanjeeda Yousaf Bi Bi.

محترمہ سنجیدہ یوسف: شکریہ سپیکر صاحب، کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ گزشتہ دنوں جو ڈی آئی خان میں حادثہ ہوا تھا اور بم بلاسٹ ہوا تھا تو اس میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: خالی اس پہ آ جائیں، ایجوکیشن پہ جی، ایڈجرنمنٹ موشن پہ آ جائیں۔

محترمہ سنجیدہ یوسف: اس کے حوالے سے میں یہ بات کرنا چاہوں گی کہ یہ پرائیویٹ سکولز جو ہر جگہ پہ قائم ہیں، تو ان سکولوں نے بھی تعلیم کا بیڑہ غرق کیا ہوا ہے۔ ان کی کوئی پالیسی نہیں ہوتی بلکہ گلی کوچوں میں پرائیویٹ سکول بنا لیے جاتے ہیں اور لوگ اپنی سہولت کیلئے بچوں کو وہاں پہ داخل کرواتے ہیں تو اس کیلئے بھی کوئی Criteria یا کوئی ایسا انتظام ہونا چاہیئے کہ ان سکولوں کی بھی چیکنگ ہو اور ان میں اساتذہ، جیسا کہ ایف اے یا میٹرک کی ٹیچرز بھی وہاں ہوتی ہیں، کم تنخواہوں پہ مقرر ہوتی ہیں اور وہ چونکہ انگلش میڈیم ہوتے ہیں تو ان کا یہ ہوتا ہے کہ وہ بچوں کو صحیح پڑھا نہیں سکتی ہیں لیکن والدین سہولت کیلئے انہیں گھروں کے پاس داخل کر دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ ڈی آئی خان کے ہائی اور سیکنڈری سکولز میں فرنیچر وغیرہ کی یہ حالت ہے کہ ٹاٹ بھی نہیں ہیں وہاں پر اور ہائر سیکنڈری سکولوں کی لڑکیاں زمین پر بیٹھتی ہیں اور ہائی سکولز کی جو بچیاں ہیں تو ان کیلئے میٹرک تک کوئی فرنیچر نہیں ہے بلکہ یہ ہوتا ہے کہ ایک ہی مد میں فنڈ دیا جاتا ہے پرائمری سکولوں کو، ہائی سکولوں کو۔ جو ٹب ہیں یا اس طرح کے حمام وغیرہ ہیں یا کوئی اس طرح کا فرنیچر، یہ فرنیچر نہیں ہوتا بلکہ یہ سامان دیا جاتا ہے جو کہ دیہاتوں کے ناظم ہیں یا چودھری ہیں تو ان کی گائیں، بھینسیں ان میں پانی پی رہی ہوتی ہیں اور وہ اس طریقے سے استعمال ہوتا ہے۔ تو اس چیز کو بھی

دیکھا جائے کہ جس سکول میں جس چیز کی ضرورت ہے، جس طرح فرنیچر کی اشد ضرورت ہے یا ٹاٹوں کی ہے تو اس مد میں فنڈنگ کی جائے اور فنڈ کو استعمال کیا جائے تاکہ اس کی ضرورت پوری ہو سکے۔

Mr Speaker: Thank you. Dr. Haider Ali Khan.

ڈاکٹر حیدر علی: سپیکر صاحب، ډیره مننه جی۔ زما گزارش دا دے د تعلیم په حواله چه د سوات او باجوړ نه کوم خلق د دے کرائسس په وجه Displace شوی دی او لاندے ضلعو ته راغلی دی، هغوی ته په داخلو اغستو کښے ډیر لوئے تکلیف دے۔ زۀ خواست کوم د متعلقه وزراء صاحبانو نه چه هغوی هدایت اوکړی دغه لاندے ضلعو ته چه هغه د سوات او د باجوړ سټوډنټانو ته په ترجیحی بنیادونو باندے انتظام اوکړی او هغوی ته داخلے ملاؤ شی۔ بل مے جی دا تجویز دے چه څو پورے په ډسټرکټ لیول باندے د ایجوکیشن په محکمه کښے یو Effective monitoring او Accountability system نه وی جوړ شوے، تر هغے پورے زمونږ تعلیم، خصوصی پرائمری تعلیم چه کوم زمونږ د تعلیم بنیاد فراهم کوی او هغه نن سبا چه کوم حالات روان دی چه د نیم تعلیم یافته، د هغے نه غیر تعلیم یافته ښه دی، لښکرے جوړے دی چه هغه زمونږ د معاشرے د پاره غنیمت نه بلکه یو عذاب جوړ شوے دے او دا کومه لوبه چه روانه ده، په دیکښے د دے غیر معیاری تعلیم او د هغه غیر معیاری استاذانو د ټیچنگ یو بهرپور لاس دے۔ زما خواست دے چه په ترجیحی بنیادونو باندے د په ډسټرکټ لیول باندے مانیټرنگ او Accountability system د ایجوکیشن ډیپارټمنټ جوړ شی چه په هغے کښے Representatives هم شامل وی نو دا به د تعلیم په مد کښے ډیره ښه وی۔ ډیره مننه۔

Mr. Speaker: Zamin Khan, please.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! که ما له مو موقع راکړه نو-----

جناب سپیکر: او دریږه، دۀ پسے بس، Sum up کوئ به ئے تاسو۔

جناب محمد زمین خان: ډیره مهربانی جناب سپیکر، چه تاسو د ایجوکیشن په دے محکمه ما له د بحث کولو اجازت راکړو۔ جناب سپیکر، زما چه کوم تشویش دے، کوم Concern دے، هغه د دے نورو ممبرانو سره، خصوصاً د عباسی صاحب چه کوم Mover دے، د هغه سره هم اهنگ دے۔ هغه د ایجوکیشن په

محکمه کښې د بهرتو متعلق خبره کړے ده نو یقیناً چه د هغوی چه کوم تجویز د ے چه دا بهرتی د یونین کونسل وائز کیږی او میرټ ته د کم سیټونه ورکړے کیږی، نو مونږ د هغوی سره ځکه اتفاق کوؤ چه کوم غرئیزے علاقے دی، دور افتاده علاقے دی، پسمانده علاقے دی نو هلته چه لاندے ، د ډسټرکټ د لاندے نه یا د ټاؤن ډسټرکټ نه چرته بهرتی شوی وی نو هغه استاذان بیا په هغه متعلقه سکولونو کښې ډیوټی نه کوی او زما په حلقه کښې خصوصاً داسے سکولونه شته چه تر اوسه پورے یو استاد هم پکښې نشته۔ که یو استاذ نیم پکښے وو جناب سپیکر، هغه ستاسو په وساطت سره د منسټر صاحب په علم کښې راوستل غواړمه چه هلته کښے اکثر داسے سکولونه دی چه یو یو استاد به پکښے وو، په ما پسے به راغلو ما ته به ئے وئیل چه ما له لیکل راکړه، ما له سفارش اوکړه، زهٔ لرے ځائے کښے یم، ما لاندے راوله۔ ما به ترے تپوس اوکړو په هغه سکول کښے بل استاد شته؟ وئیل به ئے چه نه جی نشته۔ ما به ورته انکار اوکړو چه زهٔ تا لاندے ځکه نه شم راوستے چه هلته به د سکول بچی څه کوی؟ هغه استاذانو زهٔ بائی پاس کړے یمه او هغه راغلے دے منسټر صاحب نه ئے هغه خپل ټرانسفر کړے دے۔ یقیناً چه مونږ په Embarrassing situation کښے یو چه آیا د قوم د دغه بچو د مستقبل سوچ اوکړو او که نه دلته سیاسی وابستګو ته سوچ اوکړو؟ زما په دیکښے صرف منسټر صاحب ته دغه عرض دے چه مونږ د دغه استاذانو په بدلولو باندے سیاست نه کوؤ، نه پرے خپل عزت جوړوؤ، صرف د دغه قوم د مستقبل سوچ به کوؤ چه هلته کښے بدلیانے کیږی نو د متعلقه ممبر په وساطت سره د کیږی ځکه چه د هغه حلقے د هغے هغه پسماندګئ د مسائلو نه خو هغه معزز ممبر خبر وی۔ هلته خلق راځی بیا، یو طرف ته استاد راځی، بل طرف ته د هغے علاقے هغه خلق راځی او بیا متعلقه ممبر ته ناست وی نو دا مے ورته عرض دے، دا مے ورته درخواست دے چه دا کومے بدلئ دوئ په دغه طریقه باندے کړے دی نو دا د واپس کینسل کړی جی او آئنده د پاره د بغیر د ممبر د سفارش نه بدلیانے نه کیږی چه د دے قوم مستقبل بچ شی۔ ډیره شکریه۔

Mr. Speaker: Thank you. Waqar Khan.

جناب عبدالاکبر خان: جناب۔۔۔

جناب سپیکر: اودریږه عبدالاکبرخان، دهٔ پسے۔ وقارخان، وقارخان۔

جناب وقاراحمد خان: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ زهٔ خو د خپل بیرسټر صاحب او د دے نورو ورونړو هغه یو تجویز سره اتفاق کومه چه زمونږ د علاقے خصوصاً د سوات او دا پهاړی علاقے چه دی، دا ډیرے پسمانده دی نو په دیکښے میرټ یونین کونسل وائز اسی فیصد او بیس فیصد د شی او بل یو مے دا سوال دے جی ستاسو په توسط سره، ډائریکټیو پکښے سی ایم صاحب نه هم ایشو شوی دے، ایجوکیشن ډیپارټمنټ نه هم ایشو شوے دے خو چه هغه ډائریکټیو خلق یوسی زمونږ د علاقے هغه څپلی شوی ماشومان وائس چانسلرانو له، نو هغوی ورپورے خاندی او هغوی ته ایډمشن نه ورکوی نو ستاسو په ذریعه زما دا ریکویسټ دے چه هغه کسانو ته د داخلے دلته ملاؤ شی او د دوئ دا تعلیمی سال د ضائع کیدو نه بچ شی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: جناب عبدالاکبر خان،پلیز۔

جناب عبدالاکبر خان: شکریہ،جناب سپیکر۔ یہ میرے بھائی نے جو ایڈجرنمنٹ موشن Move کی تھی اور جو ہاؤس نے ایڈمٹ کی تھی، آج بحث ہو رہی ہے، جناب سپیکر، یہ انتہائی اہم ایڈجرنمنٹ موشن ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آج اس ہاؤس کے ہر ممبر کے حلقے میں یہ پرابلم ہے۔ جناب سپیکر، پراونشل گورنمنٹ سب سے زیادہ جو پیسہ خرچ کر رہی ہے سیکٹر وائز، وہ ایجوکیشن پر خرچ کر رہی ہے، نہ صرف Salaries میں بلکہ ڈیویلپمنٹ میں بھی۔ جو اے ڈی پی ہے، اس میں زیادہ پیسہ ایجوکیشن سیکٹر کو جاتا ہے۔ جناب سپیکر، سکولز منظور ہوتے ہیں، اے ڈی پی پاس ہوتی ہے یہاں پر، سکولز بن جاتے ہیں لیکن پھر وہ سکولز خالی پڑے رہتے ہیں۔ کیوں؟ کیا پیسہ نہیں ہے اور کیا لوگ نہیں ہیں؟ دیکھیں جی، پوسٹ خالی تب ہو گی کہ یا تو حکومت کے پاس پیسہ نہ ہو اور پیسہ نہ ہونے کی وجہ سے وہ تنخواہ نہ دے سکے تو لوگوں کو بھرتی نہیں کیا جاتا، یا بھرتی کیلئے Requisite qualifications کے لوگ نہیں ملتے تو Shortage ہوتی ہے تو وہ پوسٹ خالی رہ جاتی ہے۔ یہاں تو جناب سپیکر، جیسے ہی سکول Complete ہوتا ہے، اس کو جب ورکس اینڈ سروسز ڈیپارٹمنٹ Handover کرتا ہے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو، اسی وقت اس کی ایس این ای فنانس ڈیپارٹمنٹ کے پاس آ جاتی ہے اور مہینے دو مہینے میں پوسٹس Sanction ہوتی ہیں لیکن اگر چھوٹی پوسٹ ہے تو وہ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ لوگ نہیں ہوتے یعنی انہوں نے ریکروٹمنٹ نہیں کی ہوتی۔ اگر ہائی

گریڈ کی ہیں، ہائر سیکنڈری میں ایس ایس کی ہیں یا لیکچررز کی ہیں یا ایس ای ٹی کی ہیں، چونکہ وہ پبلک سروس کمیشن کے Purview میں آتی ہیں، اسلئے وہ اتنی Absorb نہیں کر سکتا، پبلک سروس کمیشن کی Capacity اتنی نہیں ہے۔ میں جناب سپیکر، پھر اس ہاؤس میں چیلنج کرتا ہوں کہ جو چیزیں آپ نے ان کو دی ہیں، تیس سال میں آج آپ کی Requisition، وہ تیس سال میں بھی ختم نہیں کر سکتے۔ چلو تیس چھوڑیں، دس سال میں تو کم از کم ختم نہیں کر سکتے کیونکہ جناب سپیکر، 1973 میں پبلک سروس کمیشن، جو Civil Servants Act بنا تھا تو جناب سپیکر، اس وقت اس صوبے کی اتنی زیادہ Vacancies نہیں تھیں اور اس وقت 17 and above ان کو دیا گیا تھا کہ یہ کریں گے، کتنی تھی، دس پندرہ، بیس صوبے کی تھیں۔ اب جناب سپیکر، آپ نے نائب تحصیلدار بھی پبلک سروس کمیشن کو دے دیا، ابھی آپ نے اے ایس آئی بھی پبلک سروس کمیشن کو دے دیا یعنی ہر ایک پوسٹ آپ نے پبلک سروس کمیشن کو دے دی اور ان کی Capacity اتنی ہی ہے جو 1973 میں تھی۔ اب جناب سپیکر، وہ کیا آپ کیلئے ریکروٹمنٹ کرے گا؟ تو بڑا Impediment وہ یہی ہے کہ وہ نہیں کر سکتے، وہ اتنا اس کو Absorb نہیں کر سکتے۔ آپ کو کچھ کرنا ہوگا یا ان کو Purview سے نکالنا ہوگا یا ڈائریکٹ ریکروٹمنٹ کرنی ہوگی یا جس طرح آپ میٹرک کیلئے پروفیسر لوگ اور ڈائریکٹر ایجوکیشن اور ان کی کمیٹی بناتے ہیں، جو کوالیفائیڈ لوگ ہیں، وہ کوالیفائیڈ لوگ جب ان کو Select کرتے ہیں، ان کو Appoint کرتے ہیں جناب سپیکر، تو میرے خیال میں یہ Sufficient ہے کہ اگر جو Requisite qualification ہے، ایم اے سیکنڈ ڈویژن Relevant subject میں، ڈگری ان کے پاس ہے اور دوسرے جو Highest board ان کو Select کرتا ہے، ان کو Appoint کرتا ہے تو پھر وہ ان لوگوں کو رکھے، ایک۔ دوسرا جناب سپیکر، جب لوئر کیڈر کا ہے، پہلے جناب سپیکر، بیچ وائز لوگ بھرتی ہوا کرتے تھے کہ اگر کسی نے 1996ء میں پی ٹی سی کیا ہے یا سی ٹی کیا ہے تو وہ پہلے ہوتا تھا، 1997 والا اس کے بعد ہوتا تھا، 1998 والا پھر اس کے بعد ہوتا تھا، اب پچھلی حکومت نے وہ طریقہ ختم کر دیا جناب سپیکر۔ اب پی ٹی سی کیلئے Basic qualification Metric with PTC یا PST Degree اور وہ سرٹیفیکیٹ ہے، یہ اس کی Basic qualification ہے، اب ایک لڑکا Basic qualification کا حامل ہے لیکن اس نے 1996ء میں پی ٹی سی کیا ہے اور میٹرک پاس کیا ہے اور 2006ء میں ابھی جو نیا فارمولا ہے، اس کے تحت اب اگر ایک ایم اے کا لڑکا آ گیا تو وہ بیچارہ رہ گیا، وہ اس میں پھر بھرتی نہیں ہو سکتا۔ اب جناب سپیکر، جب آپ Basic qualification کسی چیز کیلئے رکھتے

ہیں تو Highest، اگر Highest، چونکہ بے روزگاری اتنی زیادہ ہے کہ ایم اے پاس اب تو کلاس فور نوکریوں کیلئے بھی آرہے ہیں، تو اب اگر وہ آتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کے جو میٹرک پاس ہیں، وہ ختم ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے اگر دس سال انتظار کیا اور تیسری بات جناب سپیکر، اصلی جو چیز ہے کہ یونین کونسل کی سطح پہ جو میرٹ رکھا ہے، میں سمجھتا ہوں جناب سپیکر، یہ انتہائی اہم اقدام ہے کیونکہ اکثر سٹی کے لوگ قابل ہوتے ہیں یا پتہ نہیں جس طریقے سے وہ مارکس لے لیتے ہیں تو پھر وہ میرٹ میں ہمارے ان دیہاتیوں سے زیادہ آگے ہوتے ہیں لیکن جب ان کی Appointment ہوتی ہے تو آپ یقین کریں جناب سپیکر، کہ پچاس فیصد، ساٹھ فیصد وہ سکولوں میں نہیں آتے، وہ سکولوں میں کام نہیں کرتے۔ وہ یا اپنی ٹرانسفر کراتے ہیں یا بالکل گھر میں بیٹھ کر تنخواہ لیتے ہیں۔ تو ان دیہاتوں کیلئے، ان پہاڑی علاقوں کیلئے، ان جگہوں کیلئے جہاں پر سٹی کا ایک لڑکا نہیں جاتا، جہاں پر ان کے رہنے کیلئے کوئی جگہ نہیں ہوتی، جہاں پر ان کے کھانے پینے کا انتظام نہیں ہوتا تو ان لوگوں کیلئے یہ جو یونین کونسل والا طریقہ ہے، یہ انتہائی اہم طریقہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اب جتنے بھی زیادہ یونین کونسل وائز رکھ لیں، جتنا زیادہ رکھ لیں، میں کہتا ہوں پہلے تو 30 :70 یا 25 :75 تھا، ایک بھائی نے کہا کہ 20 :80، میں تو کہتا ہوں کہ 10 :90 کر لیں کیونکہ یہ اسی یونین کونسل کا حق ہے، اس یونین کونسل کے لوگوں کا حق ہے۔ (تالیاں) پھر وہاں کی جو Social condition ہے، وہاں اگر میرے گاؤں کا ایک لڑکا میرے گاؤں کے سکول میں بھرتی ہوتا ہے، اگر وہ نہیں آتا تو جناب سپیکر، پھر وہاں کے لوگ اس سے پوچھ سکتے ہیں کہ تو وہاں اپنی ڈیوٹی کیوں سرانجام نہیں دیتا؟ جناب سپیکر، جگہیں اسلئے خالی ہیں کہ جگہیں زیادہ ہیں، لوگ کم ہیں، اب اگر آپ کے پاس سو Vacancies ہیں، اگر آپ کے پاس سو سکولز ہیں یا سو Vacancies ہیں، پچاس آپ کے ساتھ اساتذہ ہیں تو یہ پچاس اساتذہ Naturally اپنی Choice کی جگہ پر جانے کیلئے کوشش کرینگے لیکن جب آپ کے پاس سو Vacancies کیلئے سو لڑکے ہیں یا سو اساتذہ ہیں تو پھر ان میں اگر آپ ٹرانسفر کرینگے تو دوسرے کے اوپر کرینگے تو پھر وہ Resist کریگا یہاں پر۔ اگر مثال کے طور پر سو میں پچاس آپ کی جگہیں خالی ہیں تو Naturally اپنی Choice کی جگہ پر جانے کیلئے لڑکا کوشش کریگا کہ اپنی Choice کی جگہ پر جائے۔ اسلئے میں سمجھتا ہوں جناب سپیکر، کوئی مشکل کام نہیں، ایک مہینے کے اندر اندر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ خاصکر جو سیکنڈری ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ہے، یہ فیصلہ کرے، پی ٹی سی ہزاروں Trained بیٹھے ہیں، ہر یونین کونسل میں Trained بیٹھے ہیں اور یہ کوئی مشکل کام ان کیلئے نہیں۔ اب اگر یہ

کوشش کریں تو ایک مہینے کے اندر اندر اس صوبے کے کم از کم سارے پرائمری سکولوں کیلئے یہ اساتذہ بھرتی کر سکتے ہیں کیونکہ اساتذہ بھی ہیں، ان کی جو تنخواہیں ہیں، وہ فنانس ڈیپارٹمنٹ نے Sanction کی ہیں، بلڈنگز بھی ہیں اور افسوس کا مقام ہے کہ کلاس فور تو پہلے لیا جاتا ہے لیکن اساتذہ اس میں نہیں ہوتے۔ کلاس فور کو تنخواہیں ملتی ہیں لیکن استاد اس میں نہیں ہوتا کیونکہ استاد کیلئے بھرتی نہیں ہوتی ہے اس وقت تک۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ کیلئے کوئی مشکل کام نہیں، آپ ایک ایڈورٹائزمنٹ دے دیں اور میرے خیال میں اتنے ہزاروں لوگ آپ کے پاس آئیں گے۔ ٹھیک ہے، آپ یونین کونسل وائز، بیچ وائز میرٹ کر لیں، 20 :80 کر لیں، جس طرح بھی کریں لیکن وزیر صاحب آج ہمارے ساتھ ایک وعدہ کرینگے کیونکہ ہمارے کانوں میں کچھ بھنک پڑی ہے کہ یہ میرٹ کے علاوہ کچھ اور طریقہ اختیار کر رہے ہیں تو یہ آج Straightaway کہیں گے کہ میں میرٹ سے ہٹ کر کوئی Appointment نہیں کرونگا، جو میرٹ ہوگا، اسی پر Appointment کرونگا۔ اسی طرح جناب سپیکر، میں سی ٹی اور باقی جو مڈل کیڈرز کے ہیں، سی ٹی اور پی ای ٹی، اے ٹی وغیرہ، یہ بھی آپ کیلئے کوئی مشکل نہیں۔ خدا کی قسم تنخواہیں پڑی ہوئی ہیں فنانس ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ، آپ کیوں خالی چھوڑ رہے ہیں؟ ایک مہینے میں آپ سب کچھ کر سکتے ہیں۔ شکریہ، جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب ثاقب خان چمکنی۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: ډیره مهربانی، سپیکر صاحب۔ زما مشر رور عبدالاکبر خان ډیر مدلل طریقے سره خپل تقریر اوکړو او ایجوکیشن ډیپارټمنټ ته ئے یو تجویز ورکړو جی۔ زۀ به هم غواړمه چه په هغے باندے د دوئ په اجازت سره، ستاسو په اجازت سره یو څو تجاویز زۀ هم تاسو ته درکړم۔ ړومبے سر، مونږ خبره کوؤ جی د میرټ او بیا مونږه یو شے راولو او هغه ډسټرکټ کوؤ چه بهائی، دا د یونین کونسل په سطح باندے او دا په دغه باندے شی، نو هغه Statement بیا Contradictory شی۔ زمونږه ضرورت د استاذانو دے او بیا که کیدے شی، هر چرته چه پکار دے او چه چرته کیدے شی نو د کوالیفائیډ استاذانو دے نو پکار دا ده چه دا ټوله زمونږه چه صوبه ده، دا مونږه زون وائز Consider کړو په نسبت د یو Generalize policy۔ بعض ځایونه دی زمونږ، دا رونړه دی د کوهستان، سوات، چترال، چه هغوی ته مسئلے داسے دی چه هغوی سره هلته

ځائے نشته، استاذان نشته دے نو که تاسو دا پالیسی په یونین وائز جوړوئ نو دا کسان به څه کوی؟ دا میرټ چه یونین وائز شی نو دا کسان به استاذان د چرته نه پیدا کوی؟ زۀ خپل مثال تاسو ته درکومه، زۀ د کوهستان نه یم، زۀ د دغه پیښور یم، زما کلی سره تقریباً شل کلو میټره د پیښور ښار نه میره کچوړی کښې هلته ما ته د استاذانو مسئله ده او خاصکر د فیمیل استاذانو مسئله ده۔ وجه ئے څه ده؟ چه هلته به درے کلو میټره پیدل ځے، نو یو کس هم نشته دے چه هغه به هلته هغه ځائے ته ډیوټئ د پاره ځی، نو علاج ئے څه دے؟ پکار دا ده چه Preference ورکړی او هغه کسانو له د ورکړی چه کوالیفائیډ خلق یونین کونسل کښې موجود وی۔ نو هغه یونین کونسل له د بالکل Preference ورکړی چه هغوی ته دا مسئله نه وی او خاصکر د فیمیل ایجوکیشن سائډ ته، دے د پاره دا پالیسی پکار ده چه یونین کونسل کښې که داسے کوالیفائیډ خلق وی نو هغه د وی، هغوی له د Preference ورکړی په ریکروټمنټ کښې او په ټرانسفر کښې د هم ورکړی خو چه کوم ځائے کښې دا خلق Available نه وی نو بیا صرف د ایجوکیشن دا ګورنمنټ جاب چه دے، دا کنټریکټ دے، دا معاهده ده، دا د Employee او Employerیو بل سره معاهده ده، چه کله تاسو دا کنټریکټ سائن کړئ او نوکری مو واغسته نو کوم ځائے کښې هم چه حکومت تاسو لیږی، دا به ستاسو معاهده وی۔ بدقسمتے دا دے چه هر یو سړے دا کوشش کوی چه ښار ته لاړ شم د الاؤنسز د وجے نه۔ جناب سپیکر صاحب، ما د دوه هفتو نه پینځه قراردادونه پیش کړی دی او هغه تر اوسه پورے راغلی نه دی، پکار دا ده چه مونږ الاؤنسز زیات کړو چه دا Disparities ختم شی او خلقو ته Incentive ملاؤ شی۔ اوس یو زنانه ده، درے کلو میټره په دے پیښور ښار کښې ځی، پیدل ځی د دواړو اړخ نه، هغه به تاسو څنګه ګرموئ او هغه ځائے ته ځی لګیا ده چه کوم ځائے کښې هغے ته ټرانسپورټ هم نشته، هیڅ هم نشته او مونږ ورته وایو چه ورشه نوکری اوکړه۔ نو زما خواست تاسو ته دا دے چه دا Generalized policy نه ده پکار۔ زمونږه دومره حیثیت نشته دے، مونږه دومره Developed نه یو چه مونږ Generalize کړو۔ دا یو یونین کونسل میرټ که کوی، که کوالیفائیډ خلق وی، دا یو سیکټر وائز، زون وائز یو پالیسی پکار ده۔ دویمه

خبره اوشوه د پبلک سروس کمیشن جی، زهٔ به خواست کوم چه تاسو ما ته ټائم راکړئ چه زهٔ په هغے باندے خبره اوکړم۔ نن سبا زمونږ د ټولو نه لویه مسئله یوه دا ده، د زړو حکومتونو او زمونږه هم چه په مونږ ډیر زیات پریشر وی د ووټر طرف نه هم او د خپل ملګرو د طرف نه هم چه که څه هم کوی، میرټ برائے نام دے۔ هغوی وائی چه زمونږه کار اوکړئ، مونږ له نوکری راکړئ، میرټ د سر اوخری او بدقسمتے داسے دے چه میرټ مونږه ګورو نه۔ نو هلته مونږه نه زیاتے هم کیږی، د خدائے هم به ګنهګار شو او د خپل قوم هم ګنهګار شو، نو د پبلک سروس کمیشن او دغسے ادارے Encourage کول پکار دی چه په هغے باندے چیک اینډ بیلنس ایښودل پکار دی چه په میرټ باندے کیږی۔ چه د هغوی Capacity دا ده، دا نشته دے چه دومره کسان د بهرتی کړی نو د دے علاج دا نه دے چه دا کمیشن د مونږه ختم کړو۔ د دے علاج دا دے چه د هغے Capacity زیاته کړئ۔ دا ډسکشن مخکښے شوے دے، لږ هوم ورک ورکښے ما کړے دے۔ نن سبا پبلک سروس کمیشن کښے Pendency چه ده، څلور سوه ده او معلومات چه مے کړی دی نو هغه څلور سوه Pendency چه ده، هغه به د ستمبر پورے ختمه شی۔ نو سر، دا خو داسے ښکاری چه د پبلک سروس کمیشن نه زیات د ډیپارټمنټس پرابلم دے چه ډیپارټمنټ ته دا اندازه نشته دے چه زمونږه په دے کال کښے څومره پوسټونه به خالی کیږی، څومره به ریټائر کیږی، څومره به زمونږه نور پکاریږی؟ چه په هغے کار اوشی۔ لاء اینډ آرډر، ایجوکیشن ډیپارټمنټ، پولیس ډیپارټمنټ چه په کال کښے شپږ ځله دا ریکوزیشن لیږی چه مونږه له د دا کار، مونږه له د د لس کسانو امتحان اوشی، شل کسان خو د کال په سر باندے، د کال پنځوس چه وی، سل کسان وی، دوه سوه وی، هغه د په یو ټائم باندے ورکړی چه په یو ټائم باندے د دوئ امتحانونه اوشی، په یو ټائم باندے د دوئ انټرویوګانے اوشی او چه کوم ټائم په Scrutiny باندے، په Examination باندے ضائع کیږی چه هغه بچ شی چه Capacity build شی چه نن لس ممبران کار کوی نو پکار ده چه پنځوس کار اوکړی خو د کوم Organization چه د میرټ دا کار کولے شی نو پکار ده چه هغه مونږ Encourage کړو۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: محترمہ عظمیٰ خان بی بی۔

محترمہ عظمیٰ خان: شکریه، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، دلته ډیرو ممبرانو دا خبره اوکړه چه یو ځائے کښے ټرانسفرز کیږی نو د هغے ځائے ایم پی ایز په سفارش باندے به کیږی نو زۀ دوئ نه تپوس کوم چه دے ایم پی ایز کښے دوئ مونږ شامل کړو او که نه؟ مونږ خو چه یو ټرانسفر کوؤ نو مونږ ته وائی چه د دے ځائے د ایم پی اے نه تپوس اوکړئ نو زۀ وایم چه هغه ایم پی اے دے نو زۀ ایم پی اے نه یمه؟ دے د پاره تاسو سپیشل هدایت اوکړئ چه ټرانسفر کیږی نو مونږه دواړو نه به تپوس کیږی۔ (تالیاں) بله به زۀ سپیکر صاحب، دا خبره اوکړم، هغه بله ورځ ما د موقعے اغستو ډیر کوشش اوکړو خو تاسو رانکړه۔ بابک صاحب خبره اوکړه چه ټرانسفرز د ډیپارټمنټ کار دے۔ سپیکر صاحب، بابک صاحب دا خبره اوکړه چه ټرانسفر د ډیپارټمنټ کار دے او هغوی ته ئے پریږدئ۔ زۀ به څنګه یو ای ډی او ته دا ټرانسفر پریږدم چه هغه یو Neutral سړے نه دے؟ زما د علاقے نه سم دم ای ډی او ټرانسفر کړے شی او خپل سړے پړے کښینولے شی نو زۀ به په هغه اعتبار څنګه اوکړم؟ تاسو یو Neutral سړے راولئ په هغه علاقے باندے، هلته کښے ئے Appoint کړئ نو زۀ به د هغه په ټرانسفر کښے کار نه لرم۔ زما دریمه خبره دا ده سپیکر صاحب، چه دے نه مخکښے یو ځل یو بله پالیسی منظور کړے شوے وه چه ایس ای ټی پوسټ او سی ټی پوسټ د پاره به ئے اپ ګریډیشن ورکولو، په دیکښے پی ای ټی او ډیم ایم والا اساتذه شامل نه وو نو زۀ غواړم چه دا د هم پکښے شامل کړے شی۔ دا یو In-equality د ټیچرز مینځ کښے راځی نو زۀ غواړم چه دا Solve کړے شی او Equal rights ډی۔ایم او پی۔ای۔ټی ټیچرز ته هم ورکړے شی څنګه چه ایس۔ای۔ټی او سی۔ټی والا ته ورکړے شوی دی۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: نرگس ثمین بی بی۔

بیگم نرگس ثمین: بسم الله الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب، زۀ ستاسو توجه یو ډیر اهم مسئلے طرف ته راګرځول غواړم۔ زۀ چه کوم علاقے کښے اوسیږم، زما رائټ طرف ته او لفټ طرف ته د سکولونو یو جال خور شوے دے چه کوم ټول

پرائیویټ سکولونه دی،د هغے رقبه تقریباً یو یو کنال باندے مشتمل ده او هغه سکولونه داسے دی، تاسو به وایئ چه چرته چیلئ ګډے خلق تړی، د فیسونو د خاطره ماشومان ئے په یو کمره کښے تقریباً تیس تیس، پینتیس پینتیس کښینولے دی،فیسونه ئے د خپلے مرضئ ایښودی دی۔کوم چه غریبانان ماشومان دی چه هغوی نه شی Afford کولے نو هغوی ته وائی چه تاسو دوه یا درے ماشومان د کوره راولئ، داخل ئے کړئ نو دا فیسونه به مونږ تقسیم کړو۔ دا یوه ډیره اهم مسئله ده زمونږه علاقو طرف ته او داسے په پی ایف ون کښے چرته سعید آباد ، ملک آباد او بشیر آباد دے ، هلته هم سرکاری سکولونه نشته او پرائیویټ سکولونو والا خپل بزنس جوړ کړے دے۔ دا تعلیمی ادارے نه دی، دا دوئ د تجارت په شکل کښے استعمالوی۔ د هغے علاقے نه، پی ایف ون او پی ایف 6 نه زیات تر ماشومان او دا ښځے مونږ له راځی او مونږ ته دغه وائی چه مونږه په دے خپلو بچو باندے سبق وئیل غواړو خو مونږه ئے فیسونه نه شو Afford کولے۔ نو زهٔ د ایجوکیشن منسټر ته دا ریکویسټ کومه چه دوئ د یو داسے کمیټی جوړه کړی چه هغوی چیکنګ او مانیټرنګ کوی د دے پرائیویټ سکولونو۔ داسے یوه بله مسئله ده، زهٔ چه پرون لاړم ډیفنس کالونئ کښے یو وړوکے نرسری سکول دے د ماشومانو، نو هغه ما خپله ماشومه بوتله چه د هغے Age تین سال دے نو ما ته وائی چه بی بی، بیس هزار ایډمشن او دو هزار Monthly به د دے فیس وی، دا به ورکوے۔ نو زهٔ د ایجوکیشن منسټر صاحب ته بیا ریکویسټ کوم چه د هر چا تنخواه خو دومره ډیره نه ده چه دوئ به بیس هزار ایډمشن اخلی او دوئ به دو هزار د هغه دریو کالو ماشوم ایډمشن اخلی، کم از کم دے سکولونو د پاره یو ټیم مقرر کړئ چه دوئ ځی او د دوئ دا چیک اینډ بیلنس کیږی چه د غریبانانو خلقو بچی هم د سبق حاصلولو قابل شی۔ ډیره شکریه۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you, Bi Bi. Ateeq-ur-Rehman Sahib.

<u>جناب عتیق الرحمان</u>: مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ ډیر اهم مسئلے باندے بحث شروع دے ، دے سره زمونږ د صوبے مستقبل وابسته دے۔ جناب سپیکر صاحب، چه څنګه د ګورنمنټ سکولونو حال دے ، مونږه دا نه شو وئیلے چه مونږه به ترقی

یافته دور کښے د هغه خلقو مقابله اوکړو چه کوم مونږ نه ډیر وړاندے دی۔ زمونږه د ایجوکیشن سټینډرډ چا نه پټ نه دے ، که زۀ دا اووایمه چه انتهائی زیات کمزورے دے یا ناقص دے نو دا به غلطه نه وی۔ جناب سپیکر صاحب، سکولونه په ښه ایډمنسټریشن باندے چلیږی، په ښه استاذانو باندے چلیږی۔ زمونږه د سکولونو حال که اوګورئ نو هغے کښے استاذان نشته، درے درے کلاسونه ئے یو ځائے کړی دی او هغے ته ئے یو استاذ اودرولے دے او هغے درے درے کلاسونو ته یو ټیچر سبق ښائی۔ جناب سپیکر صاحب، فرنیچر نشته، کتابونه نشته نو مونږ ته انتهائی زیات مشکلات دی۔ چه کوم زمونږه بنیاد دے ، د هغے بنیاد چه کله دا حال وی نو د هغے نه پس به د هغے بلډنګ څه پوزیشن وی؟ جناب سپیکر صاحب، زۀ به د خپلے حلقے حوالے سره دا خبره اوکړم چه په هنګو کښے زما حلقه او ورسره د مفتی صاحب په حلقه کښے نوے فیصد د زنانه سکولونه بند پراته دی، دا زمونږه د ایجوکیشن سټینډرډ دے۔ هم دے د پاره مونږه تړ و دو کوؤ چه مونږه به مردانه او زنانه دواړو یو سټینډرډ ساتو۔ جناب سپیکر صاحب، زۀ ستاسو په وساطت سره، د دے ایوان په وساطت سره ایجوکیشن منسټر صاحب ته او ډیپارټمنټ ته دا وئیل غواړم چه زمونږ د هنګو کوم سکولونه بند پراته دی، په هغے کښے د سټاف کمے دے ، هغه د زر تر زره پوره کړے شی چه زمونږه سکولونه کهلاؤ شی او زمونږ د هنګو غریب ماشومان سبق حاصل کړے شی۔ مهربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> *جناب میاں افتخار صاحب، منسٹر انفارمیشن۔ اس کے ساتھ میری بھی ایک گزارش ہے کہ پرائیویٹ سکولز چند مہینوں میں بہت تیز Grow up کر جاتے ہیں لیکن ہمارے سرکاری سکولز کئی سالوں سے دن بدن گرتے جارہے ہیں،اس پر مختصر سی آپ کی رائے بھی چاہونگا۔* (تالیاں)

<u>*میاں افتخار حسین(وزیر اطلاعات):*</u> مهربانی، سپیکر صاحب۔ رښتیا خبره دا ده چه دومره ښے خبرے دے ټولو ملګرو اوکړے ، دا ایجوکیشن زمونږ نه ډیره زیاته توجه غواړی، ښه ده چه دے خبرو ته خلقو توجه اوکړه ګنی اکثر خلق په ټرانسفر او په پوسټنګ کښے ډیره دلچسپی لری۔ دا یو دوه خبرے جی داسے وے چه زما په وختو کښے شوے وے او د کیبینټ په حواله باندے د هغے یو Decision راغلے وو۔ دلته بحث اوشو، ما خپله خبره کول غوښتل چه د هغے لږ وضاحت اوشی۔

هغه بله ورځ هم یوه خبره شوے وه د پبلک سروس کمیشن په حواله باندے جی، دیکښے شک نشته دے، د هغے په Credibility باندے مونږ ګوته اوچتول نه غواړو سره د دے چه هغے باندے هم ډیرے خبرے موجود دی خو د هغے دوئ اعداد و شمار اولګولو۔ تقریباً زما په وختو کښے چه ما ته یاد شی چه زۀ د شلو ورځو وزیر وومه د ایجوکیشن نو دوه نیم زره پوسټونه زمونږه Requirement وو چه دوئ مونږ.ته راکړی بلکه ثاقب صاحب څلور سوه اووئیل، دوه نیم زره خو صرف د ایجوکیشن هغوی سره پینډنګ پراته وو او د مجبورئ نه ئے اوس بیا هغوی له کنټریکټ ورکړو چه کوم پبلک سروس کمیشن استاذان ورنکړے شو نو اوس بیا ایجوکیشن ډیپارټمنټ هغه کنټریکټ د مجبورئ نه هغے خلقو له ورکړو ایس ای ټیز چه سکولونه خالی پاتے کیدل، اوس هم زر یو نیم زر نه زیات سکولونه خالی پاتے دی نو زۀ خپله هم محسوسومه او د کیبنټ دننه د دے خبرے اظهار شوے وو او دا یو تجویز زیر غور دے چه د پبلک سروس کمیشن دا چه کوم تعداد دے نو دا د زیات کړے شی او په ځائے د دے چه مخصوص تعداد په میاشتو میاشتو صرف د سلو او د یو نیم سلو کسانو فارغوی او ضرورت د زرګونو دے نو پکار دا ده چه درے څلور د دوئ حصے جوړے شی او هره یوه حصه خپل خپل خلق هم په دے بنیاد باندے فارغوی چه د سلو په ځائے پینځه سوه او شپږ سوه کسان هغوی فارغوی۔ Capacityسیوا کول غواړی خو ورسره ورسره جی دا تجویز هم زیر غور وو چه ډیپارټمنټ ته دا اختیار هم ورکړے شی۔ د هغے بنیاد دا سے نه دے چه په ډیپارټمنټ کښے د هغے قابل خلق نشته۔ په پبلک سروس کمیشن کښے هم هغه خلق دی د کوالیفیکیشن په بنیاد کوم چه ډیپارټمنټ سره دی او په ډیپارټمنټ کښے هغه ایماندار خلق شته که چرته حکومت په دیکښے سنجیده وی چه ډیر په ایماندارئ د دا کار سرته اورسی۔ بل ډیپارټمنټ چه د خپل ضرورت په بنیاد څومره ښه پوهیږی، دومره د ډیپارټمنټ نه غیر خلق د هغے په ضرورت هغه رنګ نه پوهیږی نو دا به ډیره ښه خبره وی خو دا زیر غور دے او زۀ د دے هاؤس ټول ملګرو ته دا یقین دهانی په دے بنیاد ورکوم چه مونږه کوشش کوؤ چه د دے مسئلے حل رااوباسو چه یا د پبلک سروس کمیشن Capacityسیوا کړو او یا هغه ضرورت چه د ډیپارټمنټ په تهرو پوره

کیدے شی، هغه اختیار د ډیپارټمنټ ته ورکړے شی۔ په دے دواړو باندے کار روان دے او چه کله سر ته اورسی نو دا هاؤس به مونږه په هغے باندے خبر کړو۔ جناب سپیکر صاحب، بله خبره چه د یونین کونسل په سطح کومه کیږی، په دیکښے شک نشته چه زمونږه د ډیرو ملګرو ډیر Genuine پرابلم دے۔ کوم ځایونو کښے چه لکه چترال شو، زمونږه هغه علاقے شوے چه غرئیزے علاقے دی، هغے ته تګ راتګ ډیر ګران دے خو دا خبره ولے زیر غور راغله چه د یونین کونسل دا کوټه د دوباره ډسکس شی او دا د Re-schedule شی۔ دا په دے بنیاد اوشوه سپیکر صاحب، چه تاسو په خدائے یقین اوکړئ چه د ایجوکیشن د معیار تپوس اوشو نو سکولونو کښے خو هسے هم استاذان نشته، سرئے خوړلے دے خو چه کوم استاد شته، هغه پخپله لسم فیل دے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ډیر افسوس دے۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: اوس چه لسم فیل استاد وی، زۀ به د هغه نه څه توقع کوم چه دے به څه سبق بنائی؟ (تالیاں) آخر څه معیار خو پکار دے۔ داسے خو هم نه ده چه بس زما د ماما ځوئے دے او زما د کاکا ځوئے دے او شابه یونین کونسل کښے په کوټه کښے ئے ځائے کړه۔ یو استاد ځائے کړه او سل شاګردان تباه کړه، دا نصاف دے؟ انصاف دا دے چه د بل ځائے نه د استاذ راشی خو هغه د قابل وی او زما بچو ته د ټهیک سبق اوبنائی۔ دا څه بنیاد دے نو دا څنګه خبره شوه چه زۀ وایم چه شپیته فیصده د په اوپن میرټ وی د ضلعے نو دا ضلع هم د هغه ځائے ده کنه۔ که زۀ وایم چه ایبټ آباد نو د ایبټ آباد ضلع ده کنه۔ داسے نه چه د پیښور ضلعے نه به سړے ځی۔ اوس دے ایبټ آباد ضلع کښے لوکل سطح باندے یونین کونسل ته څلویښت فیصده Alreadyاجازت شته او جناب سپیکر صاحب، زۀ ډیر په معذرت سره وایم، د شوق په بنیاد دا بیله خبره ده خو چه دوئ دا څلویښت فیصده د کوټے په بنیاد هم میرټ کوی او د یونین کونسل نه خلق اخلی، بیا هم د هغے معیار خلق نه ملاویږی چه کوم معیار د استاد د پاره پکار دے خو چونکه مجبوری ده نو د مجبورئ په بنیاد دا خبره اوشوه چه شپیته او څلویښت فیصده، مخکښے پچیس او پچهتر وه، مونږه ډیر سوچ نه پس دا Sixty او Forty کړے ده۔ یو ځل خو د دا فارموله لاګو شی نو بیا به پته لګی۔ دا خو

لاګو شوے نه دهـ چه Seventy five او Twenty five لاګو شوے ده، استادان شته خو د جهان نالائقه، استادان شته خو لسم فیلـ د یونین کونسل بیا یو بل پرابلم دے چه یونین کونسل کښے استاد سبق نه شی ښودلے، تهٔ ئے چرته ټرانسفر کولے هم نه شےـ نه جی، بس دا نالائقه استاد هم د دے یونین کونسل په قسمت رسیدلے دے ځکه چه د دهٔ کوټه د یونین کونسل وه نو دے به ټول عمر دا یونین کونسل تباه کویـ نو داسے هم بیا سړے نه شی کولے چه دے د دے ځائے نه د بل ځائے ته واړویـ نو زهٔ بخښنه غواړ م خو زهٔ وایم چه دا یو ځل د د ځلوېښت او د شپیتو په بنیاد باندے عمل اوشی نو د ډسټرکټ که مثال یو سړے وائی چه ما ته ډیره مسئله ده، مسئله به ضرور وی خو دا مسئله، دا معیار هم یو ځل خو اوچتول غواړی او دا یوه خبره د دے هاؤس، باقاعده زهٔ د ایجوکیشن وزیر صاحب، چه زمونږه د ټولو مشترکه Responsibility ده چه کوم سکول خالی دے او کوم استاذ ورته اولیږلے شو او هغه لاړ نه شو نو پکار دا ده چه دا استاذ بیخی د نوکرئ نه اویستلے شیـ آرډر ولے دا سړے نه منی؟ او بیا چه کوم استاذ ټرانسفر شو او هم د هغه ځائے ممبر راځی او دے وائی چه د دهٔ دا ټرانسفر کینسل کړه، پکار دا ده چه په هاؤس کښے د هغه ممبر نوم هم واغستے شی چه دے خو دا سکول چلیدو ته پرېږدی نهـ دا ټول سکولونه چه نه چلیږی، د یکښے زمونږه د ممبرانو لاس دےـ که مونږه چرته په ایماندارئ دا خبره اوکړه چه کوم سکول کښے استاذ، یو سکول کښے به استاذان لس وی، زهٔ به بل استاذ هم ورته راولم چه دے په ډیټیل پوسټ راوله خیر دے خو چه زما نوم پرے جوړ شیـ په سکول کښے استاذان ډیر دی، د لسو په ځائے شل دی خو چه په کوم سکول کښے استاذ نشته دے نو هغه د خالی شی، خیر دے او د دریږیـ نن چه څومره سکولونه ولاړ دی، د هغے استاذان شته خو په ډیټیل پوسټونو باندے په نورو ځایونو کښے کار کوی او دا د چا په خواهش کوی؟ یا د هغه ځائے د ایم پی اے په خواهش کوی یا د بااثره سړی په خواهش باندے کویـ زهٔ به دے هاؤس ته اپیل اوکړم چه د دغے نوکرو د میرټ په بنیاد نه، تاسو یوځل ایمان تیر کړئ او تاسو دے ته اوګورئ چه بس د بچو مستقبل ډیر اهم دے نه چه استاذ خوشحالول اهم دیـ پکار دی چه په کوم ځائے کښے د کوم استاذ ډیوټی ده چه په هغه ځائے

کښې ډیوټي کوي۔ نه په ډیټیل پوسټ اجازت پکار دے او چه د کوم سړی ټرانسفر اوشي چه هغه هلته کښې استاذی نه کوی نو Suspension نه دے پکار چه هغه حکم نه مني د خپلے محکمے ، د هغے د پاره د دا حل راوښکلے شی څکه چه کنټریکټ خو هسے هم دے ، پکار ده چه هغه د د هغه ځائے نه اوښکلے شی۔ زۀ به د دے سپیکر صاحب هغه خبرے ته راشم چه وائی د پرائیویټ او د سرکاری سکولونو په معیار کښې فرق ولے دے ؟ د ټولو نه اول خو د پرائیویټ او د سرکار ترمینځه ، مونږه سرکاری ادارے خپلے ادارے ګڼړو نه، چه هیډ ماسټر په سکول کښې وی، هغه دا نه وائی چه دا سکول زما دے خو د پرائیویټ سکول هیډ ماسټر که دا نه وائی چه زما دے نو مالک ئے په سر ناست دے ، هغه هیډ ماسټر په هغه ورځ باندے نه وی۔ کوم استاذ چه سبق نه ښائی، په هغه ورځ باندے د هغه نوکری ختمه۔ زما د سرکار په سکول کښې استاذ که سبق ښائی او که نه ښائی، زۀ ورته څه وئیلے نه شم۔ که هیډ ماسټر ایډمنسټریشن قائمولے شی او که نه شی قائمولے ، زۀ ورته څه نه شم وئیلے۔ د سرکار د دے په بنیاد، چه که چرته د سرکار او د پرائیویټ موازنه اوشي، خلق وائی تنخواګانے ، تنخواګانے د پرائیویټ سکولونو زیاتے نه دی، د پرائیویټ سکول استاذ ته Protection نشته دے خو استاذ غیر محفوظ حسابوی نو څکه په ایمانداریٔ باندے کار کوی او زما د سرکار استاذ ته Protection شته، تنخواه ئے زیاته ده، Facilities شته او بیا جناب سپیکرصاحب، په چهټیانو کښې هم ورته برابر خپله Salary ملاویږی۔ د پرائیویټ استاذانو سره دا خبره شته دے چه چهټیانے وی نو ستا تنخواه به نه وی، هغوی په دے شرط اغستے کیږی او بیا هغه ته دا هم پته ده چه زما نوکری هم د دے یو سړی په لاس کښې ده نو هغه هغه اداره خپله اداره ګڼړی او دا پرائیویټ خلق ورځ تر ورځه په دے ترقی کوی۔ بل د ژبے هم فرق دے۔ زمونږه وخت نوے وخت دے ، د انګلشن نه ډیر زیات متاثره دے او چونکه ضرورت هم دے۔ دنیا سره د Competition کولو د پاره نن چونکه انګلش د دنیا ژبه څکه ده چه د ډالر په ذریعه باندے امریکے د ټولے دنیا اکانومی قبضه کړے ده او نن انګلش د ډالر ژبه ده۔ نو چه کله د ډالر ژبه شی نوهغه لازم خبره ده چه هغه زمونږه د اکانومی په بنیاد د ټولو خلقو ضرورت دے۔ نو په پرائیویټ سکولونو

کښې د انګلش استاذان، د هغوی معیار او بیا ورپسې د هغوی نه ټپوس کول او انګلش لازمی کول، دا زمونږه په معاشره کښې د هغې اهمیت سیوا دے۔ زمونږ په سرکاری سکولونو کښې تر اوسه پورې د انګلش هغه رنګ بندوبست نشته۔ مونږه دا خبره مخکښې هم کړې ده او اوس هم دا کول غواړو چه یو په مورنئ ژبه کښې تعلیم ډیر اهم دے ځکه چه په دنیا که یو قوم هم ترقی نه ده کړې چه تر څو پورې هغوی په مورنئ ژبه کښې تعلیم نه دے کړے۔ چین ترقی کړې ده نو په خپله مورنئ ژبه کښې ئے کړې ده۔ جاپان ترقی کړې ده نو په خپله مورنئ ژبه کښې کړې ده۔ روس ترقی کړې ده نو په خپله مورنئ ژبه کښې ئے کړې ده۔ دا به زهٔ په احساس کمترئ کښې یم چه د خپلې ژبې مخالفت کوم۔ اول د مور ژبه ده، په مورنئ ژبه کښې قومونه ترقی کوی۔ پکار ده چه اول په تعلیمی ادارو کښې د کے جی نه مورنئ ژبه لازمی شی او ورپسې انګلش لازمی شی چه دا فرق د مینځ نه اوځی۔ (تالیاں) چه دا فرق د مینځ نه اوځی چه زمونږه په سکولونو کښې د هم انګلش معیار وی نو جناب سپیکر صاحب، بیا زهٔ نه شم وئیلے، نن د ګورنمنټ کالج رزلټ اوګورئ نو د نورو کالجونو نه د هغې رزلټ د ټولو نه زیات ښه زرلټ وتے دے، زهٔ هغوی ته هم سلام پیش کوم۔ خلق په ګورنمنټ کالجونو باندے اعتراضات کوی، نن د پېښور ګورنمنټ کالج د هغوی چه په ایف ایس سی کښې فرسټ کوم راغلے دے هم د ګورنمنټ کالج هلک دے، چه سیکنډ راغلے دے هم د ګورنمنټ کالج هلک دے او چه تهرډ راغلے دے هم د ګورنمنټ کالج هلک دے-----

<u>جناب سپیکر</u>: ډیر ښه، ډیر ښه۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: دا د هغه ځائے د استاذانو کمال دے او د ماحول کمال دے نو زهٔ به دا اووایم سپیکر صاحب، چه پېښور زمونږه د ټولے صوبے کور دے او ګورنمنټ کالج یو کالج دے، په دے پېښور کښې چه کم ازکم درے څلور ګورنمنټ کالجونه کهلاؤ شی ځکه چه هغې خپل معیار هم ثابت کړو نو چه کوم پرائیویټ سکولونه خپل معیار ښه ثابت کړی نو خلق ورته وائی، دا دهٔ ډیره ښه کارګزاری اوکړه نو پکار ده چه سرکاری اداره ښه کارګزاری اوکړی نو چه هغه استاذانو ته هم سلام پیش شی، هغه پرنسپل ته هم سلام پیش شی او د ګورنمنټ کالجونو

تعداد هم سیوا شی چه خلقو ته هم لارے کھلاؤ شی۔ زهٔ یو ځل بیا دا خپله خبره په دے باندے به ختم کړم چه د تعلیم، وائی:

ے میرے ہاتھ میں قلم ہے میرے ذہن میں اجالا　　مجھے کیا دبا سکے گا کوئی ظلمتوں کا پالا
مجھے فکر امن عالم، تجھے اپنی ذات کا غم　　میں طلوع ہونے والا تو غروب ہونے والا

(تالیاں)

جناب سپیکر: ډیر ښه، ډیر ښه۔ تھینک یو، میاں صاحب۔

حاجی شیر اعظم خان وزیر (وزیر محنت): جناب سپیکر صاحب، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: د ایجوکیشن د Improvement خبره به کوے فریاد به نه کوے۔ جی، بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر): جناب سپیکر صاحب، میاں صاحب خبره د پښتو کوی او تقریر نه پس شعر د اردو وائی، دا کمال ئے اوکړو، کمال۔

وزیر اطلاعات: ما وئیل چه دوئ به د پښتو په شعر نه پوهیږی نو د دے د پاره مے په، بیا به په پښتو کښے وایمه۔

جناب سپیکر: شیر اعظم خان وزیر صاحب! د ایجوکیشن د Improvement په باره کښے۔

وزیر محنت: اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ Yes, I know what is going relevantly, (قہقہے) دا ایډجرمنټ موشن دے نو په دے مختلف قابل قدر منسټران صاحبان، ایم پی ایز صاحبان، معزز اراکین خپل Ideas ورکوی۔ زما عرض دا دے چه په دے باندے عبدالاکبر خان ډیرے د مطلب خبرے اوکړے او بیشکه میاں صاحب هم تفصیل سره په دے باندے روشنائی واچوله خو په دیکښے یو دوه خبرے چه دی، هسے هم ایجوکیشن ډیر اهم دے، دا زمونږه د بچیانو د مستقبل سره تعلق لری خو زیات اهم په دے دوه خبرو دے چه میاں صاحب د کیبنټ په حواله سره یوه خبره اوکړه، هغه سلسلے کښے I want to make the thing more clear. هغے کښے دا فیصله وه، دغه بحث هم شوے وو، دا کیس ټو کیس خبره نه ده لکه دهٔ چه اووئیل۔ پیښور،

نوښار، مردان کوم چه ایډوانس ایریاز دی په ایجوکیشن کښے ، هغوی ته به دا فارمولا Suit کوی، کومه چه میاں صاحب خبره اوکړه But this is not the case in the entire province, this is not the case. (تالیاں) په سدرن ایریاز کښے نن ورځ د 98-1997 بیجونه چه کوم دی د پی ټی سی والا ، هغه په انتظار باندے دی په یونین کونسل Base باندے۔ هغه په دے انتظار کښے دی چه مونږه ته به پوسټنګ ملاویږی۔ اوس که د میاں صاحب په خبره باندے اعتبار اوشی، په دے باندے فیصله اوشی، په دے باندے Agree شو نو هغوی به ټول بے روزګاره شی۔ It does not mean چه دوئ ټریننګ اوکړو، دوئ Waste لاړل۔ نه، که چرته قصور دے نو هغه د ماسټر نه دے ، هغه د هغه ادارے دے۔ ایلمنټری کالج اپ ګریډ د کړی، د هغے حیثیت د چیک کړی۔ ایلمنټری کالجز، سکولز له د ترقی ورکړی۔ هغے له چه ترقی ورکړی، هغے سره به ماسټران، صحیح ماسټران، کوالیفائیډ ماسټران رااوځی نو اوس مخکښے چه کوم شوی دی، د هغوی ټریننګ شوے دے-----

جناب سپیکر: تاسو وایئ چه د ټریننګ کمزوری ده، د ټیچرز ټریننګ کمزوری ده؟

وزیر محنت: Yes ، دغه کوږ ځی، دغه کوږ ځی۔ ما دا عرض اوکړو چه بنوں ډسټرکټ کښے د سن 1998 پی ټی سی ټرینډ خلق په انتظار کښے دی۔ که داسے اوشی څنګه چه میاں صاحب وائی، هغه به Avoid شی۔ هغه لاړل بے روزګار شول، هغه ټریننګ ئے هم لاړلو او هر څه لاړل او د ګورنمنټ پیسه لاړله او هر څه لاړل-----

(شور)

وزیر محنت: اچھا، نو This is why------

وزیر اطلاعات: پوائنټ آف آرډر۔ Self explanation باندے خبره کوم-----

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

وزیر محنت: اکبر خان! یو منټ، نو، نو-----

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

وزیر اطلاعات: په پوائنټ آف آرډر باندے خبره کوم جی۔۔۔۔

وزیر محنت: یوه خبره کوم، مسټر سپیکر۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: Self explanationباندے خبره کوم۔

جناب سپیکر: په ایډجرمنټ موشن کښے پوائنټ آف آرډرز نه شی اوچتے دے، کښینئ۔ اسرار الله خان گنډاپور صاحب۔

وزیر محنت: یوه خبره جی کوم ۔ سپیکر صاحب، دا خبره به په کیبنټ کښے دوئ کوی۔

جناب سپیکر: ټائم ختم دے، بابک صاحب به هم خبره کوی، تاسو کښینئ جی، بس۔

وزیر محنت: جناب سپیکر صاحب، ما خبره کوله، تاسو ما له ټائم راکړئ جی۔

جناب سپیکر: تاسو بل خوا لاړئ جی۔ اسرار الله خان گنډاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکریہ، سر۔ سر، میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ چونکہ اس پر بہت بحث ہو چکی ہے، میں صرف آپ کی توجہ چاہونگا اور منسٹر صاحب کی خصوصی توجہ چاہونگا اور یہ چند میری تجاویز ہیں اس حوالے سے سر، ایک تو اس میں میری یہ گزارش تھی کہ ہم یہاں پر بحث کر چکے ہیں کہ معیار اچھا نہیں ہے اور وہاں پر سب کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ میرا جو۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یہ بہت Important ایشو ہے، یہ قوم کے مستقبل کا ایشو ہے، اس کو ذرا Serious لے لیں، خاموش ہو جائیں سب۔ آرڈر پلیز۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: ہم سب کی سر، یہی خواہش ہوتی ہے کہ جو ٹیچرز ہیں، وہ قریبی اپنے سکولوں میں رہیں۔ اس سلسلے میں سر، میں یہ بھی کہونگا کہ جو ابھی موجودہ Ratio ہے، ایک نسبت چالیس، اگر اس کو ایک نسبت تیس پر لے آئیں تو فنانس یقیناً پوسٹیں Create کرلے گا اور وہ جو ٹیچرز ہونگے، وہ اپنے قریبی جگہوں پر بھی آجائینگے تو میری منسٹر صاحب کو یہ تجویز ہوگی کہ یہ جو Ratio ہے چالیس سٹوڈنٹس پر ایک ٹیچر، اس کو گھٹا کر تیس پر لے آئیں۔ ساتھ ہی سر، ابھی اس ہاؤس میں زون پالیسی کی بات ہوئی، میں سمجھتا ہوں کہ وہ Practicable نہیں ہوگی کیونکہ یہ ایجوکیشن Devolved department ہے اور ڈسٹرکٹ کو جا چکا ہے اور اگر ہم اس پر دوبارہ Zoning کے طریقے سے پوسٹیں

لائے ینگے تو جو ایریاز Thickly populated ہیں، جیسے ہماری پشاور ویلی ہے، وہ ساری پوسٹیں یہاں پر Concentrate ہو جائینگی۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ Devolved department ہے اور جو ڈسٹرکٹ ہے، وہ پرانے طریقہ کار کے مطابق وہی رہے۔ نیچ وائز پالیسی کی بات ہوئی کہ اس کو 60، 40 کے Ratio پر لایا گیا، 40% یونین کونسل اور 60% غالباً انہوں نے نیچ وائز رکھا ہے، میں سر، یہ چاہونگا کہ اس کو مزید گھٹایا جائے، جیسے ہاؤس میں بات ہوئی ہے، پرانے نیچ جو ہیں، Over age ہو رہے ہیں اور ان بچاروں کا مستقبل داؤ پر لگا ہوا ہے۔ ساتھ سر، یہ ہوتا ہے کہ جب یہ پوسٹیں ڈسٹرکٹ میں جاتی ہیں تو بھی اگر کوئی ایم پی اے Concerned Union کے ساتھ کھیلوار کرنا چاہے، وہ کر سکتا ہے اور اس کا ایک آسان سا طریقہ ہے۔ میرے حلقے کی پوسٹیں ہیں، میں یہ کرونگا کہ اس یونین میں اگر پوسٹیں فارغ ہیں تو جس یونین میں بھرتی کرنا چاہتا ہوں، پہلے میں وہ ٹرانسفر کر دیتا ہوں متعلقہ یونین میں جس میں پوسٹیں فارغ ہیں تو جب ایڈورٹائز ہونگی تو اس میں کوئی جائے گا بھی نہیں اور جو میرا یونین ہے، جس میں میری خواہش ہو گی، اس میں بندے بھی بھرتی ہو جائیں گے۔ تو اگر اس تناظر میں اسکو دیکھا جا رہا ہے کہ ہم یونین وائز کر کے اسی یونین کے لوگ بھرتی کریں گے، ایسا نہیں ہوتا ہے سر۔ Actual practice یہ ہے کہ جس یونین میں میں پوسٹنگ کرنا چاہتا ہوں، پہلے ٹرانسفر کرا دیتا ہوں، اس میں پوسٹیں فارغ کرا کے، پھر اس میں لوگ لے آتا ہوں اور اس کے ساتھ سر، پوسٹنگ اور ٹرانسفرز آج کل چونکہ منسٹر صاحب نے Ban لگایا ہوا ہے، تو میری ان سے یہ درخواست ہو گی کہ ایک سے پندرہ ستمبر تک یہ Ban lift کرائیں، ان پر بھی بوجھ نہیں پڑے گا، متعلقہ ای ڈی او سے ہم ٹرانسفر کرائیں گے اور اسکے بعد Through out the year، Suppose اگر وہ Ban رکھنا چاہتے ہیں، پھر رکھیں لیکن ایک پریڈ ایسا ہونا چاہیئے کہ جس میں ڈسٹرکٹ ای ڈی او جو ہوتا ہے Concerned، اس کے پاس یہ اختیار ہو کہ وہ اس میں پوسٹنگ ٹرانسفر کرا سکیں۔ شکریہ سر۔

جناب سپیکر: جناب بابک صاحب، بابک صاحب، ایجوکیشن منسٹر۔ اور بیٹھ جائیں۔ جناب منسٹر ایجوکیشن۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ثانوی تعلیم): مهربانی سپیکر صاحب، ډیره زیاته مهربانی۔ سپیکر صاحب، زما یقین دا دے چه د مختلفو تنقیدونو، د مختلفو بنو بنو تجویزونو سره سره نن چه په دے اهمه مسئله باندے خومره ډیر بحث اوشو نو یقیناً ډیره زیاته د خوشحالئ خبره هم ده او دا دومره د اهمیت حامله مسئله ده که په دے مسئله باندے مونږه هر خومره بحث اوکړو نو هغه بحث به په دے مسئله

باندے کم وی او دا ډیره زیاته د خوشحالئ خبره ده چه هغه مسئله چه هغے مسئلے سره نن ټول پښتون قوم مخ دے ځکه چه تاسو ته معلومه ده چه د لته کښے د شعور هم کمے دے زمونږه په پښتونخوا کښے د پښتنو په خاوره کښے او د تعلیم هم کمے دے او د هغے مسئلے نه نن یوه دومره لویه سنګینه مسئله جوړه شوے ده چه د پښتنو د بقاء د جنګ شکل ئے اختیار کړے دے، زما یقین دا دے، نو زهٔ خو ډیر زیات مشکور یمه۔۔۔۔

<u>ملک قاسم خان خٹک:</u> پوائنټ آف آرډر، د پښتون قوم د پاره د' بے شعوره' لفظ استعمال کړے شو۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> بے شعوره ئے نه دے وئیلے، وائی چه شعور کم دے۔

(شور)

<u>Mr. Speaker:</u> Order please, order please. Babak Sahib! carry on.

<u>وزیر برائے ثانوی تعلیم:</u> د تعلیم کمے او د شعور کمے، دا نه جرم دے او دا نه ګناه ده، دا حقیقت دے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> هغوی ته پته ده، کوئسچنز چه څه شوی دی، د هغے جواب ته راشئ۔

<u>وزیر برائے ثانوی تعلیم:</u> زما رونړو چه په کوم انداز کښے تنقیدونه اوکړل، سکندر عرفان صاحب، زهٔ به ورن بائی ورن راځمه۔ بالکل دیکښے هیڅ شک نشته دے چه په اکثرو تنقیدونو کښے یو قدر مشترک وو او یو ګله مشترکه وه په تنقیدونو کښے او هغه دا وه چه په ټرانسفر کښے او پوسټنګ کښے د زمونږه نه تپوس اوشی۔ دا یو قدر چه وو دا تقریباً په ټولو تنقیدونو کښے مشترک وو۔ زهٔ بالکل دے سره اتفاق کومه چه انشاءالله زهٔ به په ټرانسفر کښے او پوسټنګ کښے تپوس کومه خو زهٔ په دے هاؤس کښے یو تپوس کومه د دے ټول هاوس نه چه دا د کومے مسئلے سره مونږه مخ یو چه زهٔ تپوس اوکړمه د دے آنریبل ممبرز نه نو آیا دا مسئله به حل شی؟ نه، سپیکر صاحب، بالکل نه۔ دا کومه مسئله چه په دے ټوله صوبه کښے جوړه ده، دا صرف جوړه په دے ده چه دا خبره په تپوس جوړه ده چه مونږه تپوس کوؤ، د خوښے خلق راولو او د خوښے خلق بوځو، بے ځایه مداخلت کوؤ، بے ځایه خلق ټارچر کوؤ۔ دا ټوله مسئله چه جوړه ده، دا صرف په

تپوس جوړه ده۔ خو بیا هم سپیکرصاحب، که سستم بچ کول دی نو خپل آنریبل دا هاؤس چه دے دا رضا ساتل دی۔ زۀ په دے هاؤس کښے دے ټول معزز ملګرو، ممبرز ته دا یقین دهانی ورکومه خو ذمه واری به د دوئ په خپل سر وی، د دے سستم د Collapse کیدو دا ذمه واری چه ده، دا به د دوئ په خپل سر وی خو زۀ ورسره دا وعده کومه انشاءالله چه په پوسټنګ او ټرانسفر کښے به زۀ د دے هاؤس نه تپوس کومه انشاءالله که خیروی۔ (تالیاں) سپیکرصاحب، میاں صاحب ډیره زیاته ښکلے خبره اوکړه۔ دا د میرټ خبره مونږه یو طرف ته کوؤ چه مونږه به معیاری تعلیم ورکوؤ۔ زمونږه نظر څه پکار دے؟ زمونږه نظر او زمونږه پالیسی او زمونږه فیصله دا پکار ده چه مونږ د دلته کښے یو سټینډرډ ایجوکیشن Provide کړو، مونږ د یو معیاری تعلیم ورکړو او که مونږ د خپل Near and dears occupy کړو؟ دا فیصله به مونږه کوؤ۔ زما یقین دا دے، بیا بیا هغے خبرے له راځم دا کومے ډیرے لوئے مسئلے سره چه زمونږه دا ټوله صوبه نن مخ ده۔ په هغے کښے کم از کم که مونږ د دے خبرے د مصلحت ښکار کیږو چه مونږ به خپل Near and dears accommodate کړو او میرټ به بائی پاس کوؤ، زما یقین دا دے چه دا د دے ټولے صوبے د بچو سره انصاف نه دے، دا د دے ټولے صوبے سره زیاتے دے، دا ظلم دے د دے تعلیمی نظام سره او نه دے پکار چه مونږه دا ظلم اوکړو۔ پکار دا ده، لکه څنګه چه میاں صاحب خبره اوکړه۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: میاں صاحب یوه بله خبره هم اوکړه چه د پرائیویټ سکول مالک شته او د سرکار د سکول مالک نشته، په دے خبره اوکړئ۔

<u>*وزیر برائے ثانوی تعلیم*</u>: هم دے خبرے لره راځمه جی۔ تاسو نن اوګورئ څنګه چه میاں صاحب خبره اوکړه چه د بدقسمتئ نه زمونږه اکثریتی د سکول استاذان چه دی نو هغه یا لسم دی او یا لسم فیل دی۔ تاسو د دے خبرے نه اندازه اوکړئ چه زما د سکول ټیچر د تعلیم معیار دا دے۔ دا خبره ممکنه نه ده چه زۀ به Schooling باندے Stress کومه او زۀ به داسے Aware خلق پیدا کومه، زۀ به داسے Educated خلق پیدا کومه چه زما د سکول د ټیچرز تعلیم دا دے۔ دا

خبره ممکنه نه ده۔ پکار ده چه مونږ کم از کم په میرټ باندے Compromise اونکړو ځکه چه دا به د خپلے صوبے د بچو سره انصاف نه وی۔ سپیکرصاحب، د ټولو نه لویه مسئله چه جوړه ده د خفګانونو چه نن تاسو وینئ، دا صرف په دے چه یو ایم پی اے صاحب ما له درخواست راکړی چه دا ای ډی او خامخا راوله۔ ما تاسو ته اووئیل چه زهٔ به سسټم هم بچ کومه او زهٔ به خپل هاؤس هم رضا ساتمه خو که دا ټپوس یو وارے زهٔ بیا اوکړمه چه زهٔ د هغه ایم پی اے صاحب ای ډی او راولمه خو هغه زما نه خوشحاله دے، زما سندرے وائی خو که د هغه ایم پی اے صاحب په خوښه باندے زهٔ اے ډی او را نه ولمه، زما یقین دا دے چه دا حالت وی چه دا تاسو نن کوم په اسمبلئ کښے وینئ۔ د هغے د پاره مونږه موزونه طریقه دا ویستلے ده چه د مینجمنټ او د ټیچنګ کیډر انشاءاللّٰه مونږه جدا کړو چه ایګزیکټیو پوسټونه چه څومره دی، په ضلعوکښے د بالکل د ټیچنګ کلاس خلق به هغے ته نه راځی۔ بیا به نه دا ګلےوی او نه به سسټم ته دومره نقصان رسی۔ مینجمنټ کیډر مونږه جدا کړو انشاءاللّٰه، هغه High capable او High academic rich خلق به هلته راځی بیا به دا خبره نه وی چه یو ټیچر د دے ځائے نه هلته پاڅوه، هغه ای ډی او جوړوه، بل ټیچر پاڅوه اے ډی او، بل ټیچر پاڅوه هغه ډی ډی او جوړوه، یا ډی او جوړوه۔ سپیکرصاحب، دغه مسئله به انشاءاللّٰه د مینجمنټ او د ټیچنګ کیډرز د Classification سره او د Bifurcation سره به حل شی که خیروی۔ دلته راجه فیصل زمان صاحب هم خبره اوکړه سپیکرصاحب، خو لکه څنګه چه ما خبره اوکړه، د هر آنریبل ممبر صاحب تنقید له او تجویز له چه که زهٔ راځم، صرف سپیکر صاحب، په دے یوه نتیجه باندے رسو چه زهٔ خواست کومه، عبدالاکبر خان صاحب خبره اوکړه چه ما سره د منسټر صاحب وعده اوکړی، ما وعده اوکړه په دے هاؤس کښے چه زهٔ به ستاسو نه ټپوس کوم خو دا هاؤس به ما سره وعده کوی چه دوئ به بے ځایه په دے څیزونو کښے مداخلت نه کوی۔ زهٔ ورله مبارکی ورکومه انشاءاللّٰه چه دا سسټم به هم بچ شی او د تعلیم نظام به هم ښه شی۔ (تالیاں) دا صرف په دے نه کیږی چه مونږه به نن دلته کښے راشو، په اسمبلئ کښے به خواږه خواږه تقریرونه اوکړو، خواږه خواږه تنقیدونه به اوکړو، ممبر صاحب چه به یوه خبره واخلی هغه به زهٔ سر ته کولے نه

شمه او چه زۀ ئے سر ته نه کړمه، بیا به زما په ذات پسے خبره کوی۔ زۀ ډیر په افسوس سره دا خبره کوم چه دا زما د پارټئ آنریبل ممبر دے، پکار دا ده، زما پارلیمانی پارټی هم شته، که زما په ذات باندے اعتراض وی، زما په خاندان ئے اعتراض وی نو دا حق هر چا ته شته هغه خپل خو ځائے پیژندل پکار دی چه ځائے څه دے؟ دا مونږه پبلک پراپرټی یو، دا ټول هاؤس چه دے، دا د صوبے د ټولے نه لوئے کور دے۔ دلته کښے به مونږه هغه مسئله چهیړو چه د کومے مسئلے تعلق ډائریکټ د عوامو سره وی۔ پکار نه ده چه په دے آنریبل هاؤس کښے د مونږه د چا په ذات ګوته اونیسو یا د چا په ذات باندے ټکونه اوکړو یا د چا کپړو ته شوتی اوکړو۔ زۀ ډیر په معذرت سره دا خبره کوم، پکار ده چه مونږه او تاسو ټول د یو بل د ذات هم خیال اوساتو او د یو بل د خاندان هم خیال اوساتو او د هغے معیار هم خیال اوساتو۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا ټهیک ده جی۔ دے سبجیکټ ته راشئ، تاسو د Separation خبره اوکړه کنه، دا اوس شروع ده؟ In practice دے، In practice دے؟

وزیر برائے ثانوی تعلیم: جناب سپیکر، In practice هم دے، انشاءالله په پائپ لائن کښے هم دے، ډیر زر به۔ جاوید عباسی صاحب چه کومه خبره اوکړه، په اکثرو ضلعو کښے تاسو که اوګورئ زمونږه د پی ایس ټی ایډورټائزمنټ هم شوے دے، په هغے باندے انټرویوز هم شوی دی، دا زما یقین دے چه تاسو پخپله په اخباراتو کښے کتلی وی خو زۀ په دے هاؤس کښے د یوے خبرے اعتراف کومه او هغه دا چه زمونږه د ایجوکیشن د سسټم دا څومره لویه ناکامی چه ده، دا زمونږه ای ډی اوز، په ایګزیکټیو پوسټونو باندے چه کوم خلق ناست دی، زما یقین دا دے چه که تاسو په سیکرټریټ کښے اوګورئ، د ښه، High Academic خلق ناست دی، په ډائریکټریټ کښے هم دغه خبره ده۔ نن ای ډی اوز چه کوم دی، دا یو ډیر لوئے Hurdle دے او دا کومے ګلے، کومے شکوے، دا کوم اعتراضات چه راپورته کیږی، صرف او صرف په دے وجه راپورته کیږی چه زمونږه ای ډی اوز یا زمونږه د ایګزیکټیو پوسټونه دا هولډر چه کوم خلق دی، زۀ په دے هاؤس کښے دا اعتراف کوم چه دا نااهله دی او انشاءالله د مینجمنټ کیډر د دے تعین سره به دا مسئله زمونږه حل شی۔ سپیکر صاحب، عتیق الرحمان

صاحب خبره اوکړه، زهٔ دے یوے خبرے سره بالکل اتفاق نه کوم چه زما آنریبل ممبر صاحب به ارو مرو یوه خبره کوی چه زما په ضلع کښے ټول سکولونه خالی دی، زهٔ خواست کومه هغے ممبرانو صاحبانو ته چه د چا په حلقو کښے کوم کوم سکولونه خالی دی پکار ده چه هغه Specify کړی، هغوی د کوئسچن په توگه باندے واخلی۔ دا خبره زما یقین دا دے چه مناسب نه ده چه یو آنریبل ممبر صاحب دا خبره او کړی چه زما د حلقے ټول سکولونه خالی دی یا 90%، دا خو جی ممکنه نه ده۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: د دے حل درله زهٔ درکوم۔ دغه ممبران صاحبان ټول لیکلی به ما له راکړی او بابک صاحب به د هغے په ډیر لږ وخت کښے تکمیل کوی۔ دا خبره د لته ختمه شوه، مخکښے ځئ جی۔

وزیر برائے ثانوی تعلیم: مهربانی، سپیکر صاحب۔ عبدالاکبر خان صاحب یوه خبره اوکړه چه منسټر صاحب اراده لری چه He is going to do some thing fishy fishy, I think he told. زهٔ یوه خبره کوم په دے هاؤس کښے جی، اعتراف کوم چه دا کریډټ د عوامی نیشنل پارټئ او د پاکستان پیپلز پارټئ Coalition Government ته ځی او زهٔ چیلنج کوم دا خبره چه دا د ایس ایس او د ایس ای ټی کوم ریکروټمنټ او کوم Appointment مونږه اوکړو، دا خبره زهٔ چیلنج کوم او دا خبره زهٔ Repeat کوم چه یو سنگل کیس د څوک دا سے را اوباسی چه په هغے کښے مونږ میرټ Bypass کړے دے نو بیا به زهٔ د عبدالاکبر خان صاحب خبرے سره Agree شم۔ مونږه دے ټولے صوبے ته دا باور ورکوؤ چه کله مونږ د دے خبرے دعویٰ کوؤ او کله مونږ د دے خبرے وعده کوؤ چه مونږ دے صوبے له معیاری تعلیم ورکړو نو انشاءالله مونږ به د انصاف تقاضے هم برابروؤ او زمونږ د میرټ چه کومه Criteria ده انشاءالله، د هغے د لاندے به، زهٔ په آخیره کښے سپیکر صاحب، زما نه خبره اوږدیږی او زهٔ دا خبره اوږدومه نه، Individually دا د یو آنریبل ممبر صاحب چه کومه خبره وه، زهٔ یو خواست کوم ټول آنریبل هاؤس ته چه نه ده پکار۔ دا صوبه زمونږ د ټولو مشترکه کور دے، دا هاؤس چه زمونږه او ستاسو د دے صوبے ټولو نه لویه جرگه، پکار دا ده خو واقعی مونږ په دے خبره فکر مند یو او پکار هم ده سپیکر صاحب، چه مونږ نن په

دے صوبہ کبنے د تعلیم د Ratio د زیاتوالی د پارہ، د شعور د خوروِلو د پارہ مونږه او تاسو ټول سنجیدہ شو ځکہ چہ د دے کوم حالت نہ مونږتیرېږو نو زما یقین دا دے چہ د چا څہ گلہ وی، څہ شکوہ وی، زۀ تاسو سرہ دا وعدہ کوم چہ انشاء اللہ داسے بہ هیڅ قسم خبرہ نہ وی خو چہ د خپلہ لاسہ تاسو ما مجبوروئ، سپیکر صاحب، زمونږ پہ دے ټرانسفر باندے Ban لگیدلے دے، تاسو یقین پہ لوئے رب اوکړئ چہ زۀ تاسو تہ نہ وایم، دا زمونږه پہ Surroundings کبنے تاسو اوگورئ، دا ټول آنریبل هاؤس ما لہ دا Applications راکړی دی، سوال دا دے چہ هغہ Pledges، هغہ وعدے، هغہ Commitmentsچہ کوم دی، هغہ بہ زۀ هم آنر کوم خو زۀ بہ تقاضا، تمنا او دا توقع د دے خپل هاؤس نہ هم ساتم چہ انشاءاللہ ما باندے بہ هم هغہ Voilation نہ کوی نو انشاءاللہ سسټم بہ هم روان وی، تاسو بہ هم زما نہ خفہ نہ یئی او زما یقین دا دے چہ پہ دے صوبہ کبنے مونږ د یو معیاری تعلیم ورکولو د پارہ پہ دے پوزیشن کبنے هم راشو انشاءاللہ چہ زمونږ نہ وروستو کوم خلق راځی، زما پورہ پورہ یقین دے انشاءاللہ چہ بیا بہ مونږ پسے خبرے نہ کوی۔ ډیرہ مهربانی، سپیکر صاحب۔

Mr. Speaker: Thank you, Babak Sahib.

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! ہم نے جو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھیں جی، آپ بیٹھیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، ہم نے تحریک التواء میں جو بات کی ہے، اس میں ایک بات کا بھی ذکر نہیں ہے، اس میں وہ باتیں لائی ہیں آپ نے جو میں نے Generally ہاؤس میں ڈسکس کی ہیں۔ جناب سپیکر، اس کا ہم نے آٹھ دس دن انتظار کیا۔ میں نے جو بات اس میں لائی ہے، انہوں نے میاں صاحب کی بات کا جواب دیا، انہوں نے عبدالاکبر خان کی بات کا جواب دیا، میری آپ سے ریکویسٹ ہے جناب، کہ جب اتنا Serious معاملہ ہے، آپ نے بھی کہا ہے، منسٹر صاحب نے بھی کہا اور منسٹرز صاحبان نے بہت اچھی تقریریں کی ہیں، ان کا خیال تھا کہ میرٹ پہ ہوا ہے حالانکہ ہم نے میرٹ کا نام نہیں لیا، ہم نے یونین کونسل کے کوٹے کی بات کی تھی۔ ہم نے کہا کہ اگر کوٹے میں لوگ نہیں آتے تو پھر جنرل میں لے جائیں۔ ان کا خیال ہے کہ شاید ہم نے یہ کہا ہے کہ میٹرک پاس ہے۔ ہم نے یہ بات کسی ایک جگہ میں بھی نہیں کی۔ جناب سپیکر، میرے تین، چار پوائنٹ تھے، ان میں ایک کا بھی منسٹر صاحبان نے جواب نہیں دیا۔

پہلے میں نے کہا ہے جناب، کہ میرے اضلاع میں پانچ سو آدمی، انہوں نے پچھلی دفعہ ہمیں یہاں تسلی دی تھی کہ پندرہ دن کے اندر اندر بھرتی کریں گے، آج یہ نہ سمجھو کہ وہی بات ہے جو انہوں نے کہی تھی تو پھر تو میرا وہ پوائنٹ ہے۔ دوسرا جناب سپیکر، ہم نے کہا تھا کہ یہ نیچ وائز ہونی چاہیئے۔ وہ بھی جناب، منسٹر صاحب نے اس پر گول کر دی، کوئی اس پہ ہمیں ڈیٹیل نہیں دی۔ بہت اچھی باتیں انہوں نے اور کہیں ہیں لیکن جو ہمارا Concern تھا، اس کو انہوں نے ایڈریس نہیں کیا۔ تیسرا ہمارا بہت اہم Concern تھا۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ جو سکول میں کمی والی بات ہے نا، جہاں پہ بچے ہیں اور ٹیچرز بالکل نہیں ہیں، وہ تو۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: سر، یہ تو جب پانچ سو اساتذہ ہیں ایک ایک ڈسٹرکٹ میں، اگر پانچ سو اساتذہ نہیں ہونگے تو وہاں سکولوں کا کیا ماحول ہوگا؟ میں یہاں پہ دعویٰ کر سکتا ہوں کہ یہ منسٹر صاحب یہاں آئیں اور کوئی ٹیم بنالیں، میں ان کو اپنے علاقوں میں لے کے جاتا ہوں۔ ادھر روزہ بھی ان کا ٹھنڈا گزرے گا، حالات وہاں اچھے ہیں الحمد للہ اور دوسرا آپ دیکھیں کہ کئی سکول صرف اسلئے بند ہیں کہ وہاں ایک بھی استاد موجود نہیں ہے۔ آپ یہ کہتے ہیں کہ آپ کوسچن لائیں، ہم یہ اس فرنٹ۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس پہ میری رولنگ آچکی ہے۔ اس پہ آپ کو اگر یاد ہو، میری رولنگ آ گئی۔

جناب محمد جاوید عباسی: جی، سر۔۔۔۔

جناب سپیکر: جس کے حلقے میں سکول کے بچے ہیں۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: میں حلقے کی بات نہیں کر رہا ہوں سر،۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹیچرز نہیں ہیں، وہ لکھ کے مجھے دے دیں اور ابھی آخری بات پہ آ جائیں جو آپ کا جواب نہیں دیا۔

جناب محمد جاوید عباسی: جی سر، جو تیسری بات ہے جناب، یہ میں کہہ رہا ہوں کہ اگر منسٹر صاحب میری وہی بات پڑھ لیتے تو جواب دینے میں انکو آسانی ہو جاتی۔ اگر کاپی نہ ہو، ہو سکتا ہے کہ ڈیپارٹمنٹ بہت بڑا ہو اور بہت زیادہ کام ہو۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایڈجرنمنٹ موشن کی کاپی ذرا ہے آپ کے پاس؟

جناب محمد جاوید عباسی: اگر کاپی ان کے پاس نہ ہو تو میں اپنی کاپی بھی ان کے پاس پہنچانے کیلئے تیار ہوں اور تیسری بات ہم نے یہ جناب سپیکر،۔۔۔۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ بیٹھ جائیں نا، یہ ان کا پیش کردہ ہے، وہ Mover ہیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: ہم کسی طور پر ان کی بات کو Support کریں گے کیونکہ ہم یہ کبھی نہیں چاہیں گے کہ ان کے میرٹ کی Voilation ہو۔ ہم کبھی نہیں چاہیں گے کہ استاد ایسا ہو جو اس Criteria پر نہ اترا ہو۔ جناب میاں صاحب، آپ پہاڑی علاقے سے، شاید آپ نے اپنے علاقوں سے، آٹھ آٹھ کلو میٹر دور جا کر، دس دس کلو میٹر دور جا کر، جناب، وہاں کسی کے پاس رہنے کیلئے جگہ نہیں ہے، گھر نہیں ہے، کسی کے پاس وہاں سکول نہیں ہے۔ یہ ہم میں سے کسی کی بیٹی ہو سکتی ہے جو سکول ٹیچر ہو، جو دس سے پندرہ کلو میٹر میاں صاحب، چل کے جاتی ہے اور واپس آتی ہے۔ یہ اس کیلئے ممکن نہیں ہے کہ وہ روز جا سکے۔ ہم نے اس لئے ریکویسٹ کی تھی کہ آپ ایک ایسا Criteria بنائیں جہاں ٹیچرز Available ہوں اور آپ کے Criteria پر اترتی ہوں، ان کو یونین کونسل کے طور پہ رکھا جائے اور اگر وہ آپ کے Criteria پہ نہیں اتریں تو پھر جو ڈسٹرکٹ وائز آپ کا Criteria ہو، وہ ہمیں منظور ہے۔ لہذا آپ مہربانی کریں صرف دو، تین Valleys کو دیکھیں، یہ سارے دوست ہمارے بیٹھے ہوئے ہیں، پہاڑی علاقے میں تیس تیس کلو میٹر دور ایک ایک یونین کونسل پھیلی ہے جناب سپیکر، وہاں رہنے کیلئے گھر نہیں ہے، وہاں ان کے بچوں کے رہنے کی جگہ نہیں ہے، لہذا میری یہ ریکویسٹ ہے کہ ایک تو ہمیں یہ یقین دلایا جائے کہ جو ہمارے پانچ سو اساتذہ کی آسامیاں خالی ہیں، ان پر بھرتی ہو گی، دوسرا دیہی گاؤں کا جو اور تیسرا یونین کونسل کا Criteria ہونا چاہیئے۔

جناب سپیکر: منسٹر ایجوکیشن! نیچ وائز پہ آپ آ جائیں۔ آپ بیٹھ جائیں جی۔ نیچ وائز جو بات ہے، اس پہ آ جائیں۔

وزیر برائے ثانوی تعلیم: ہاں، بالکل۔ میرے پیارے بھائی جاوید عباسی صاحب نے بڑی اچھی تقریر کر لی ہے اور ہم ان سے Expect بھی کر رہے ہیں کہ مسلم لیگ (ن) کے پارلیمانی لیڈر ہوں تو ہمیں بہت اچھے لگیں گے۔ (تالیاں) سر، یہ جہاں تک جاوید عباسی صاحب کی تحریک التواء اور جو بعد میں ایڈجرنمنٹ موشن کا تعلق ہے، تو ای ڈی او ایبٹ آباد میں چوالیس پی ایس ٹی خالی آسامیوں کو پر کرنے کیلئے موجودہ بھرتی کی پالیسی کے مطابق اشتہار دیا تھا جس کے مطابق %25 اوپن میرٹ اور %75 یونین کونسل میرٹ کی بنیاد پہ درخواستیں مانگی گئیں۔ اس کے خلاف ایبٹ آباد کے چھ امیدواروں نے ہائیکورٹ ایبٹ آباد بنچ میں رٹ دائر کر لی کہ ہماری بھرتی سی ٹی کی طرح نیچ وائز ہونی چاہیئے۔ اس رٹ کی سماعت مذکورہ عدالت

میں ہو گئی اور 24-01-2007 کو ہائیکورٹ نے ان امیدواروں کے حق میں فیصلہ دے دیا کہ پی ایس ٹی کی بھرتی بھی ایچ وائز کی جائے۔اس فیصلے کے خلاف محکمہ تعلیم نے سپریم کورٹ میں سی پی ایل اے دائر کی اور یہ کیس فروری 2007 میں دائر کیا گیا ہے جس کا فیصلہ ابھی تک نہیں ہوا ہے۔چونکہ یہ معاملہ سپریم کورٹ میں زیر غور ہے یعنی Sub judice ہے اسی لئے-----

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> ایک بندہ بات کرے، ایک منٹ، ذرا Explain کریں۔

<u>وزیر برائے ثانوی تعلیم:</u> سپیکر صاحب، او بالکل زما یقین دا دے چه As per rules خو، عبدالاکبر خان صاحب ناست دے، دا خبره Sub judice ده خو بیا هم چه عبدالاکبر خان صاحب په دے خبره باندے Insist کوی څنګه چه ما خبره اوکړه جی، زهٔ معذرت سره خبره کوم چه ہمارا ای ڈی او تو میرے خیال میں جاوید عباسی صاحب لائے ہوئے ہیں، میں نے اس دن بھی عباسی صاحب کو Assure کیا تھا کہ انشاءاللہ بالکل Within fifteen to twenty days، اگر عباسی صاحب Count کریں تو میرے خیال میں ابھی Twenty days پورے نہیں ہوئے ہیں، میں Assure کرتا ہوں آپ کو کہ آپ کے جو Reservations ہیں، جو Observations ہیں آپ کی، انشاءاللہ بالکل وہ Meet ہونگی اور آپ مطمئن ہونگے میرے بھائی۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you Babak Sahib. The sitting is adjourned till 9:30 a. m. of tomorrow morning.

(اسمبلی کا اجلاس بروز بدھ مورخہ 4 ستمبر 2008ء صبح ساڑھے نو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)